www.KitaboSunnat.com

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ {74}

تَعْمَلُوْنَ	مَّا	عَنْ	غَافِلٍ	بِ	اللّٰهُ	مَا	وَ
تم کرتے ہو	اس (جو)	سے	بے خبر	ساتھ	اللہ تعالیٰ	نہیں ہے	اور
مضارع جمع مذکر حاضر	مجرور۔ موصولہ	حرف جر	اسم فاعل مجرور/خبر مَا	حرف جر (زائد)	مَا کا اسم	کلمہ نفی مشابہ بِلَیْسَ	عاطفہ

بامحاورہ ترجمہ: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے۔ سو وہ پتھر جیسے ہو گئے یا اس سے بھی زیادہ سخت اور بے شک بعض پتھروں سے نہریں جاری ہوجاتی ہیں اور بے شک بعض پتھر پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکلتا ہے اور یقیناً بعض پتھر اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ جو تم عمل کرتے ہو اس سے بے خبر نہیں ہے۔

لغوی نکات:

قَسَتْ {ق س و} باب (ن) ماضی واحد مؤنث غائب، اس کا فاعل قُلُوْبُکُمْ ہے، قَلْبٌ کی جمع مکسر، غیر عاقل ہونے کی وجہ سے فعل قَسَتْ واحد مؤنث استعمال ہوا ہے (سخت ہونا)

اَشَدُّ {ش د د} اسم تفضیل اصل میں اَشْدَدُ بروزن (اَفْعَلُ) تھا۔ (دال) کا (دال) میں ادغام کیا گیا اَشَدُّ ہوا۔ مبتدا محذوف (ھِیَ) کی اَشَدُّ خبر ہے (زیادہ سخت)

قَسْوَۃً مصدر ہے، یہاں بطور تمیز استعمال ہوا ہے تا کہ سختی کی شدت کو ظاہر کیا جائے [اَشَدُّ قَسْوَۃً، یعنی (سختی میں بہت زیادہ (پتھروں سے بھی سخت)

یَتَفَجَّرُ {ف ج ر} (تَفَعُّلٌ) (تَفَجَّرَ، یَتَفَجَّرُ) سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب (پھٹ کر جاری ہوجانا / چل نکلنا) (دلوں کی سختی کے مقابلے میں پتھروں کے سخت ہونے کے باوجود ان کی نرمی کو نمایاں کیا گیا ہے)۔

یَشَّقَّقُ {ش ق ق} (تَفَعُّلٌ) سے ماضی مضارع (تَشَقَّقَ، یَتَشَقَّقُ) سے فعل مضارع واحد مذکر غائب (ت) کو (ش) سے بدل کر شین کا (ش) میں ادغام کر دیا گیا اور اس طرح (ش) پر بھی شد آ گئی، تو یَشَّقَّقُ بن گیا اور باب تفعل لازم ہوتا ہے اس لئے معنی ہوگا (پھٹ جانا)

فَیَخْرُجُ فَ + یَخْرُجُ (ف، عاطفہ + یَخْرُجُ {خ ر ج} (ن) سے مضارع، واحد مذکر غائب (تو نکلتا ہے)

یَھْبِطُ {ھ ب ط} (ض) ھَبَطَ، یَھْبِطُ سے فعل مضارع + فاعل ھُوَ ضمیر ہے جو کہ اَلْحَجَرُ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ (گرنا، اوپر سے نیچے گرنا)

خَشْیَۃِ {خ ش ی} (س) سے مصدر خَشْیَۃِ۔ حالت جر (ڈر، خوف، ہیبت) خَشْیَۃٌ، اس خوف کو کہتے ہیں جس کے ساتھ تعظیم ملی ہوئی ہو۔ یعنی جس سے ڈرا جائے اس کی عظمت کا بھی خوب علم ہو۔ اسی لئے فرمایا گیا "اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِہِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْعُلَمٰٓؤُا“، اللہ تعالیٰ سے اس کے عالم بندے ہی (حقیقی معنوں میں) ڈرتے ہیں“۔

بِغَافِلٍ (بِ)، حرف جر زائد + (غَافِلٍ) {غ ف ل} باب (ن) سے اسم الفاعل ہے، اور مَا کی خبر ہے۔ اس کی جمع غَافِلُوْنَ ہے (بے خبر)

تَعْمَلُوْنَ {ع م ل} باب (س) (عَمِلَ، یَعْمَلُ) سے فعل مضارع جمع مذکر حاضر (عمل کرنا)

تفسیری نکات: اس آیت مبارکہ میں اللہ نے بنو اسرائیل کی سنگ دلی کو اجاگر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ اس سے کچھ بھی مخفی نہیں اگر کوئی سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر سے بچ کر وہ کوئی عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہ ہوگا تو یہ اس کی اپنی بھول ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور باطن دونوں کا جاننے والا ہے۔

اس واقعہ کے مطالعہ سے چند چیزیں سامنے آتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی قائل نہ تھی یا شک میں مبتلا تھی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے قاتل کے بارے میں انکشاف کرنے کا تضحیکی مطالبہ کیا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی اور کلیم اللہ ہونے کے باوجود اس قتل کی واردات کرنے والے کو جانتے نہ تھے یعنی وہ غیب نہیں جانتے تھے اور پھر قاتل بھی اتنا بااثر تھا کہ اس کے بارے میں انکشاف کسی محیر العقول اور زبردست طریقے سے ہی کیا جاتا تاکہ اس انکشاف سے نہ صرف قاتل بلکہ اس کے اثر سے اس کے بنی اسرائیلی حواری بے بس ہوجائیں اور کوئی حیل و حجت نہ کرسکیں۔ اس قدر لاجواب اور بے مثل انکشاف کے بعد بھی بنی اسرائیل کی قوم نے اللہ کے احکام کا مذاق اڑایا۔ اگرچہ اس قتل کی بابت پہلے ان میں آپس میں اختلاف اور جھگڑا بھی ہوا تھا جیسے کہ گزشتہ آیت نمبر 72 میں فَادّٰرَءْتُمْ کے لفظ سے عیاں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف کرنے کے بعد انہوں نے منہ پھیر لیا۔

اور اس آیت 74 میں ان کی بری عادتوں کو اجاگر کرنے اور ان کو سرزنش کرنے کے لئے ارشاد ہوا کہ ان کے دل پتھر ہوگئے۔ پتھروں والی سختی ان میں سما گئی، بلکہ پتھروں کی سختی کو بھی انہوں نے شرما دیا، ماند کردیا۔ حالانکہ پتھروں میں بعض وہ پتھر بھی ہیں جن سے نہریں جاری ہوتی ہیں، جگہ جگہ چشمے پھوٹتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پتھروں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ادراک اور سمجھ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ (الحشر: 21/59)

”اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہوجاتا“

آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ جو تم کرتے ہو، اس سے اللہ غافل نہیں۔ انسان کے ہر عمل کو اللہ جانتا ہے۔ اگر کوئی سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دے رہا ہے تو درحقیقت وہ اپنے آپ کو دھوکے میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا

أَ	فَ + تَطۡمَعُوۡنَ	اَنۡ	یُؤۡمِنُوۡا
کیا	پس + تم امید رکھتے ہو	کہ	وہ ایمان لے آئیں گے
ہمزہ استفہامیہ	حرف + مضارع جمع مذکر حاضر (ف)	مصدریہ ناصبۃ المضارع	مضارع منصوب (افعال)

لَکُمۡ وَ قَدۡ کَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ

لَ + کُمۡ	وَ	قَدۡ	کَانَ	فَرِیۡقٌ	مِنۡ + هُمۡ	یَسۡمَعُوۡنَ
لئے + تمہارے	حالانکہ	یقیناً	تھا	ایک گروہ	سے + ان میں	وہ سنتے تھے
جار + مجرور	حالیہ	حرف تحقیق	فعل ناقص ماضی	کَانَ کا اسم	جار+مجرور	فعل مضارع (فاعل) کَانَ کی خبر

کَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

کَلَامَ + اللّٰهِ	ثُمَّ	یُحَرِّفُوۡنَ + هٗ	مِنۡ	بَعۡدِ	مَا
کلام + اللہ کا	پھر	وہ بدل ڈالتے + اس کو	سے	بعد	جو
مضاف+مضاف الیہ (مفعول)	عاطفہ تراخی	فعل مضارع (فاعل) + مفعول	جار	مجرور	موصولہ

عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ {75}

عَقَلُوۡ + هٗ	وَ	هُمۡ	یَعۡلَمُوۡنَ
انہوں نے سمجھ لیا + اس کو	حالانکہ	وہ	وہ جانتے ہیں
فعل ماضی، فاعل (ض) + مفعول بہ	حالیہ	مبتدا	فعل مضارع، فاعل (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: پھر کیا تم امید رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مان لیں گے (یعنی ایمان کے سلسلہ میں تمہاری بات مان لیں گے) حالانکہ ان میں سے ایک گروہ اللہ کا کلام سنتا ہے پھر وہ اسے سمجھ لینے کے بعد اس کو بدل ڈالتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ (کہ اس طرح نہیں کرنا چاہیے)

لغوی نکات:

اَفَتَطۡمَعُوۡنَ [(أَ) ہمزہ استفہامیہ + فَ (عاطفہ) + تَطۡمَعُوۡنَ] {ط م ع} باب (ف) سے فعل مضارع معلوم جمع مذکر حاضر [(کیا) + تو + تم امید رکھتے ہو] (کیا تمہیں توقع ہے)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَنْ+یُؤْمِنُوْا [اَنْ + یُؤْمِنُوْا] {ء م ن} باب (افعال) (اٰمَنَ یُؤْمِنُ) سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔ شروع میں (اَنْ) مصدریہ ناصبۃ المضارع ہے اس لئے یُؤْمِنُوْنَ کا (ن) اعرابی گر گیا (کہ وہ ایمان لے آئیں گے)

کَانَ فعل ناقص، ماضی، واحد مذکر غائب، (ہے / تھا)

فَرِیْقٌ اسم جمع ہے بمعنی طائفہ، کان کا اسم ہے اسی لئے مرفوع ہے، (جماعت، گروہ)

مِّنْھُمْ (مِنْ + ھُمْ) ھُمْ ضمیر یہود کی طرف لوٹ رہی ہے (اُن میں سے)

یَسْمَعُوْنَ {س م ع} باب (س) فعل مضارع جمع مذکر غائب (وہ سنتے ہیں)

یُحَرِّفُوْنَهٗ (یُحَرِّفُوْنَ + هٗ) {ح ر ف} باب (تفعیل) (حَرَّفَ، یُحَرِّفُ، تَحْرِیْفٌ) سے مضارع، جمع مذکر غائب + هٗ ضمیر متصل (مفعول) (کلام اللہ) کی طرف لوٹ رہی ہے (کسی چیز کو اس کی جگہ سے عمداً بدل دینا، لفظاً یا معنیً) یہ تحریف ہے جو کہ حرام ہے۔

عَقَلُوْهُ (عَقَلُوْ + هٗ) {ع ق ل} باب (ض) سے فعل ماضی جمع مذکر غائب + هٗ (ضمیر) مفعول ہے جو کلام اللہ کی طرف لوٹ رہی ہے (سمجھنا)

وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ [وَ حالیہ + ھُمْ ضمیر منفصلہ (برائے معنی حصر) + یَعْلَمُوْنَ] {ع ل م} باب (س) سے فعل مضارع جمع مذکر غائب، ھُمْ مبتدا اور یَعْلَمُوْنَ خبر ہے یہ جملہ اسمیہ ہے۔ [اور (حال یہ ہے کہ) وہ (خوب) جانتے ہیں]

تفسیری نکات: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بتایا ہے کہ تمہاری خواہش تو یہ ہے کہ یہ لوگ (یہودی) ایمان لے آئیں حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کتاب الٰہی میں تحریف کرتے ہیں اپنے مطلب کے لئے اس میں تبدیلی کرتے ہیں کلام الٰہی کو سننے سمجھنے کے باوجود اس میں تحریف کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس طرح جو لوگ کتاب اللہ یا سنت (حدیث) میں اپنے مذہب کی خاطر تبدیلی کرتے ہیں وہ بھی ان یہودیوں کی طرح ہیں۔ جو سخت ترین گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	لَقُوْا	اِذَا	وَ
ان لوگوں سے جو	وہ ملتے ہیں	جب	اور
اسم موصول مفعول	فعل ماضی (بمعنی مضارع) (فاعل)	ظرف زمان (شرطیہ)	عاطفہ

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	اٰمَنَّا	قَالُوْٓا	اٰمَنُوْا
جب	اور	ہم ایمان لائے	کہتے ہیں	وہ ایمان لائے
اسم ظرف زمان	عاطفہ	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	فعل ماضی جمع مذکر (فاعل)	فعل ماضی (فاعل)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا

قَالُوْٓا	بَعْضٍ	اِلٰى	بَعْضُ + هُمْ	خَلَا
وہ کہتے ہیں	بعض (دوسرے)	طرف	بعض لوگ + ان کا	وہ علیحدہ ہوتے ہیں
فعل ماضی معنی مضارع	مجرور	حرف جر	فاعل مضاف + مضاف الیہ	فعل ماضی

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

عَلَىٰ + كُمْ	اللّٰهُ	فَتَحَ	بِ + مَا	تُحَدِّثُوْنَ + هُمْ	أ
پر+تم	اللہ نے	ظاہر کردیا	اس کے متعلق+جو	تم بتا دیتے ہو+ان کو	کیا
حرف جر + مجرور ضمیر (متصلہ)	فاعل	فعل ماضی	جار + مجرور (موصولہ)	فعل مضارع، فاعل +ضمیر (مفعول)	ہمزہ استفہامیہ

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ

عِنْدَ	بِ + ہٖ	لِ + يُحَآجُّوْ + كُمْ
نزدیک (پاس)	ساتھ (ذریعے) + اس کے	(تاکہ) + وہ جھگڑا کریں حجت بنا کر + تم سے
اسم ظرف (زمان) مضاف	حرف جر + مجرور ضمیر متصلہ	حرف جر + فعل مضارع جمع مذکر غائب (فاعل) + مفعول

رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ {76}

تَعْقِلُوْنَ	فَ + لَاَ	اَ	رَبِّ + كُمْ
تم عقل کرتے ہو	تو + نہیں	کیا	رب + تمہارے کے
فعل مضارع + فاعل	عاطفہ + حرف نفی	ہمزہ استفہامیہ	مضاف الیہ مضاف + مضاف الیہ

بامحاورہ ترجمہ: اور جب وہ ملتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب ان کے بعض، بعض کی طرف علیحدہ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم ان (مسلمانوں) کو بتا دیتے ہو؟ وہ جو اللہ نے تم پر ظاہر کیا ہے تاکہ وہ اس کی بنا پر تمہارے رب کے سامنے تم پر (حجت قائم کرکے) جھگڑا کریں، کیا تم نہیں سمجھتے۔

لغوی نکات:

لَقُوا {ل ق ی} باب (س) فعل ماضی جمع مذکر غائب، اصل میں لَقِيُوْا تھا، (ی) کا ضمہ (پیش) (ق) کو منتقل کیا پھر (ی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئی، باقی رہ گیا لَقُوْا، اس سے پہلے اِذَا آنے کی وجہ سے معنی مضارع میں ہوگیا (جب)+ وہ ملتے ہیں)

اٰمَنُوْا {أ م ن} باب (افعال) سے ماضی جمع مذکر غائب۔ (جو ایمان لائے)

قَالُوْٓا {ق و ل} باب (ن) قَالَ یَقُوْلُ (قَوَلَ، یَقْوُلُ) سے قَوَلَ کی تعلیل کی (و) کو مطابقت کے اصول کے تحت (یعنی اس سے قبل ق پر زبر کی مطابقت کی وجہ سے) (و) کو الف سے بدل دیا (جس کی جمع) قَالُوْا ہے (فعل ماضی جمع مذکر غائب) (کہتے ہیں)

اٰمَنَّا {أ م ن} باب (افعال) اٰمَنَ، یُؤْمِنُ سے فعل ماضی جمع متکلم (ہم ایمان لائے)

خَلَا {خ ل و} باب (ن) خَلَوَ، یَخْلُوُ سے مطابقت کے اصول کے تحت تعلیل کے بعد خَلَا فعل ماضی واحد مذکر غائب لیکن شروع میں اِذَا کی وجہ سے ترجمہ مضارع میں ہوگا (وہ علیحدہ/ تنہا ہوتا ہے) یہاں سیاق و سباق کی وجہ سے ترجمہ جمع میں ہوگا [اور جب (وہ تنہا ہوتے ہیں)]

بَعْضُهُمْ بَعْضُ (مضاف)+ هُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ یہ فعل خَلَا کا فاعل ہے (ان میں سے بعض)

قَالُوْٓا یہاں خَلَا سے پہلے آنے والے لفظ "اِذَا" ہی کی وجہ سے معنی مضارع میں ہوگا (وہ کہتے ہیں)

تُحَدِّثُوْنَهُمْ {ح د ث} باب (تفعیل) (حَدَّثَ، یُحَدِّثُ) سے فعل مضارع جمع مذکر مخاطب + هُمْ ضمیر (مفعول) جو لوٹ رہی ہے، مسلمانوں کی طرف (تم ان کو بتاتے ہو، بیان کرتے ہو)

فَتَحَ {ف ت ح} باب فَتَحَ، یَفْتَحُ سے فعل ماضی واحد مذکر غائب [اس نے (کھول دیا/ ظاہر کردیا)]

لِیُحَآجُّوْكُمْ لِ + یُحَآجُّوْ + كُمْ [لِ (لام کَیْ/ ناصبۃ المضارع) + یُحَآجُّوْ + كُمْ] {ح ج ج} باب (مفاعلہ) بغیر ادغام حَاجَجَ، یُحَاجِجُ (ادغام کے ساتھ) حَآجَّ، یُحَآجُّ) (مُحَاجَّةٌ) سے مضارع جمع مذکر غائب ہے۔ اصل یُحَآجُّوْنَ تھا لیکن یہاں آخر میں (ن) گرا ہوا ہے۔ کیونکہ ماقبل (لِ) (لام کَیْ) ہے + كُمْ ضمیر مفعول ہے جو یہودیوں کی طرف لوٹ رہی ہے [تاکہ وہ (مسلمان) جھگڑا کریں/ حجت قائم کریں تمہارے (یہودیوں کے) اوپر]

عِنْدَ مفعول فیہ (اسم ظرف مکان) مضاف/ بمعنی قریب ہے۔ (پاس/ نزدیک)

رَبِّكُمْ رَبِّ + كُمْ۔ رَبِّ مضاف الیہ اور كُمْ کی طرف مضاف ہے اور كُمْ مضاف الیہ ہے (تمہارے رب کے)

تَعْقِلُوْنَ {ع ق ل} باب (ض) سے مضارع جمع مذکر حاضر (اَنْتُمْ فاعل ہے) (تم عقل کرتے/ سمجھتے ہو)

تفسیری نکات: بعض یہودیوں کی مکارانہ چال یہ ہے کہ جب وہ جو اہل ایمان کو ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور جب وہ دوسری طرف اپنے یہودیوں کے پاس جاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو حقائق یعنی محمد

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے برحق رسول ہونے اور قرآن مجید کے نزول کے متعلق تمہاری کتابوں میں بیان کر دیئے ہیں وہ حقائق مسلمانوں کو نہ بتایا کرو۔ ورگرنہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہماری طرف سے تسلیم شدہ اعترافات اور حقائق کو ہمارے خلاف حجت بنا کر پیش کریں گے۔ ان کے علماء اپنی ذاتی خواہشات کی خاطر تاویلیں کر کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے میں لگے رہتے تھے جس طرح ہمارے بعض مسلمان بھائی احادیث صحیحہ کی تاویل کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے مذہب کی کمزوری پر پردہ ڈال کر لوگوں کو قرآن وحدیث کی طرف نہ آنے دیں۔

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ

اَ	وَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ
کیا	اور	نہیں	وہ جانتے	کہ (یقیناً)	اللہ تعالیٰ
ہمزہ استفہامیہ	عاطفہ	حرف نفی	فعل مضارع جمع مذکر غائب (فاعل)	حرف مشبہ بالفعل	اَنَّ کا اسم

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ {77}

يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ
جانتا ہے وہ	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں
فعل مضارع (اَنَّ کی خبر)	موصولہ/مفعول بہ	فعل مضارع (فاعل)	عاطفہ	موصولہ	فعل مضارع (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے وہ (بات) جو وہ چھپاتے ہیں اور وہ جو ظاہر کرتے ہیں۔

لغوی نکات:

يَعْلَمُوْنَ {ع ل م} باب (س) (عَلِمَ، يَعْلَمُ) سے مضارع جمع مذکر غائب (وہ جانتے ہیں)

يُسِرُّوْنَ {س ر ر} باب (افعال) (اَسْرَرَ، يُسْرِرُ) ادغام کے عمل کے بعد (اَسَرَّ، يُسِرُّ) سے فعل مضارع جمع مذکر غائب (وہ چھپاتے ہیں)

يُعْلِنُوْنَ {ع ل ن} باب (افعال) اَعْلَنَ، يُعْلِنُ سے مضارع جمع مذکر غائب (وہ ظاہر کرتے ہیں)

تفسیری نکات: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ① اللہ تعالیٰ ہر پوشیدہ اور ظاہر باتوں کو خوب جانتا ہے اور اس حقیقت کو یہ یہودی وغیرہ بھی جانتے ہیں ② اللہ تعالیٰ کے فرامین میں تبدیلی کرنا سنگین جرم ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت اور عذاب کا موجب بنتا ہے ③ منافقت کرنا جہنم میں جانے کا سبب بنتا ہے۔ ④ حق کو چھپانا کبیرہ گناہ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ إِلَّآ

وَ	مِنْ + هُمْ	أُمِّيُّوْنَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ	إِلَّآ
اور	سے + ان میں	ان پڑھ ہیں	نہیں	جانتے وہ	کتاب کو	مگر
عاطفہ	جار + مجرور۔ خبر مقدم	مبتدا موخر	حرف نفی	فعل مضارع جمع مذکر غائب (فاعل)	مفعول	حرف استثنا

أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ {78}

أَمَانِيَّ	وَ	إِنْ	هُمْ	إِلَّا	يَظُنُّوْنَ
آرزوئیں	اور	نہیں	وہ	مگر	گمان کرتے
مستثنیٰ	حرف عاطفہ	نافیہ بمعنی مَا	ضمیر جمع مذکر	حرف استثنا	فعل مضارع جمع مذکر غائب (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: اور ان میں سے بعض ان پڑھ ہیں جو کتاب (الٰہی) کا کوئی علم نہیں رکھتے۔ سوائے جھوٹی آرزوؤں کے اور یہ محض گمان میں پڑے ہوئے ہیں۔

لغوی نکات:

أُمِّيُّوْنَ اُمِّیٌ کی جمع اُمِّیُّوْنَ ہے مادہ اُمٌّ ہے {ا م م} اُمِّی اس کو کہتے ہیں جو نہ لکھ سکتا ہو اور نہ ہی لکھے ہوئے کو پڑھ سکے۔ اُمٌّ اصل میں ماں کو کہتے ہیں یعنی جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ لکھ نہیں سکتا اسی طرح یہ جاہل شخص کی صفت ہے یہودی عرب والوں کو اُمِّی اس لئے کہتے تھے کہ وہ ان پڑھ قوم تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اُمِّی اس لئے کہ آپ اُمِّیُّوْنَ کے ایک فرد تھے یا آپ نے کسی مخلوق کی شاگردی کر کے علوم متعارفہ حاصل نہیں کئے تھے، البتہ بواسطہ وحی الٰہی آپ کو وہ علوم حاصل ہوئے جو پہلے یا بعد میں کسی کو حاصل نہ ہوئے نہ ہوں گے۔

الْكِتٰبَ مخصوص کتاب یہاں مراد ''توراۃ'' ہے۔

أَمَانِيَّ جمع ہے اس کا واحد اُمْنِيَّةٌ ہے مادہ {م ن ی} ہے، یہ غیر منصرف ہے اس لئے آخر میں تنوین نہیں آئی، باب تفعل تَمَنّٰی يَتَمَنّٰی اس سے ہے (خواہش کرنا، دلی خواہشات)

إِنْ حرف شرط ہے لیکن یہاں مَا نافیہ کے معنی میں ہے۔ کیونکہ اس کے بعد اِلَّا ہے۔ (اگرچہ)

يَظُنُّوْنَ {ظ ن ن} باب (ن) مضارع جمع مذکر غائب، ظَنٌّ سے پہلے اگر اِنْ آجائے تو ظَنَّ بمعنی وہم و شک ہوتا ہے، جس طرح یہاں ہے اور اگر ظَنٌّ کے بعد اَنَّ آئے تو بمعنی یقین ہوتا ہے اور اگر بمعنی وہم و خیال ہو تو ظَنٌّ کے بعد اَنْ آتا ہے۔ قرآن میں دونوں طرح ہے اسی طرح ظَنَّ بمعنی تہمت اور گمان غالب بھی آیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تفسیری نکات: یہودیوں کا ایک طبقہ اُمّی (جاہل) تھا جسکو کتاب اللہ کے بارے میں علم ہی نہ تھا کہ وہ کیا ہے محض جھوٹی آرزوؤں کے سہارے پر وہ زندگی گزار رہے تھے کہ ہم نے جنت میں جانا ہے، یہ انکی خام خیالی تھی۔ اگرچہ عام مشہور یہ ہے کہ اُمّی عرب قوم تھی، قرآن بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ (اللہ وہ ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں (رسول) مبعوث فرمایا)۔

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ۗ

ف	وَیْلٌ	لِ + الَّذِیْنَ	یَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ	بِ + اَیْدِیْ + هِمْ
تو	ہلاکت ہے	لئے + اُن کے	(جو) لکھتے ہیں	کتاب کو	ساتھ + ہاتھوں + اپنوں کے
عاطفہ	مبتدا	جار + اسم موصول مجرور	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)	مفعول ہے	جار + مضاف + مضاف الیہ (مجرور)

ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ

ثُمَّ	یَقُوْلُوْنَ	هٰذَا	مِنْ	عِنْدِ + اللّٰهِ	لِ + یَشْتَرُوْا	بِ + هٖ
پھر	وہ کہتے ہیں	یہ	سے	پاس، طرف + اللہ تعالیٰ کے	تاکہ + خریدیں وہ	ساتھ + اسکے
عاطفہ تراخی	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)	اسم اشارہ	جار	مضاف + مضاف الیہ	لام تعلیل + فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)	جار + مجرور

ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ

ثَمَنًا	قَلِیْلًا	فَ	وَیْلٌ	لَ + هُمْ	مِنْ + مَّا	كَتَبَتْ
قیمت	تھوڑی	تو	ہلاکت ہے	لئے + ان کے	(اس) سے + (جو)	لکھا
موصوف	صفت (مفعول)	عاطفہ	مبتدا	(خبر) جار + مجرور	جار + (موصول) مجرور	فعل ماضی

اَیْدِیْهِمْ وَ وَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ {79}

اَیْدِیْ + هِمْ	وَ	وَیْلٌ	لَ + هُمْ	مِنْ + مَا	یَكْسِبُوْنَ
ہاتھوں نے + ان کے	اور	ہلاکت ہے	لئے + ان کے	(اس) سے + جو	وہ کماتے ہیں
مضاف + مضاف الیہ (فاعل)	عاطفہ	مبتدا	جار + مجرور (خبر)	جار + مجرور موصول	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: تو ان لوگوں کے لئے ہلاکت و بربادی ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے بدلہ میں (دنیا کی) تھوڑی قیمت خریدیں تو ان کے لئے ہلاکت ہے جو ان کے ہاتھ لکھتے ہیں اور اس پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی خرابی ہے جو وہ کماتے ہیں (معاوضہ لیتے ہیں)

لغوی نکات:

وَیْلٌ {و ی ل} یہ اسم مرفوع ہے۔ (مبتدا)، اس لفظ میں انتہا درجہ کی تہدید پائی جاتی ہے (ہلاکت و بربادی)

یَکْتُبُوْنَ {ک ت ب} باب (ن) فعل مضارع معلوم جمع مذکر غائب (وہ لکھتے ہیں)

بِاَیْدِیْھِمْ بِ + اَیْدِیْ + ھِمْ، یَدٌ کی جمع اَیْدِیْ ہے، مؤنث ہے، یہ اُن اسماء میں سے ہے جن کا لام کلمہ محذوف ہوتا ہے۔ (اپنے ہاتھوں سے)

ھٰذَا اسم اشارہ واحد، اس کا مشار الیہ (جو ان کے ہاتھ لکھتے ہیں)

لِیَشْتَرُوْا لِ + یَشْتَرُوْا {ش ر ی} باب افتعال سے مضارع جمع مذکر غائب، اصل میں یَشْتَرِیُوْنَ تھا۔ شروع میں لام تعلیل کی وجہ سے ن اعرابی گر گیا پھر ی پر ضمہ ثقیل تھا، اس کو نقل کر کے ماقبل کو دیا پھر ی کو واؤ سے بدلا، دو واؤں کا التقائے ساکنین ہوگیا پہلی کو گرا دیا، یَشْتَرُوْا ہوگیا۔ (خریدنا)

ثَمَنًا قَلِیْلًا ثَمَنٌ کی جمع اَثْمَانٌ (موصوف) + قَلِیْلًا، صفت۔ موصوف صفت ملکر یَشْتَرُوْا کا مفعول ہوا۔ (تھوڑی قیمت)

تفسیری نکات: یہود دنیا کے منافع وفوائد کے لئے تورات میں تحریف سے کام لیتے۔ دنیا کی معمولی قیمت کے عوض لوگوں کو غلط فتوے صادر کرتے تو اللہ کی طرف سے ان پر سخت وعید نازل کی گئی کہ جو ہاتھ سے لکھتے ہیں اور جو کماتے ہیں ان سب کے لئے وَیْلٌ بربادی ہے۔ ہمارے لئے اس میں درس عبرت ہے کہ اگر ہم بغیر علم کے لوگوں کو غلط فتوے دیں گے یا اللہ تعالیٰ کے احکام کو دنیاوی مفاد کی خاطر بدلیں گے تو ہمارے لئے بھی ایسی ہی وعید ہے جو کہ جہنم میں جانے کا سبب بنے گی۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا

وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً ؕ

وَ	قَالُوْا	لَنْ	تَمَسَّ + نَا	النَّارُ	اِلَّآ	اَیَّامًا	مَّعْدُوْدَۃً
اور	کہا انہوں نے	ہرگز نہ	چھوئے گی + ہم کو	آگ	مگر	چند دن	گنتی کے
عاطفہ	فعل ماضی (فاعل)	ناصبۃ المضارع	فعل مضارع + مفعول مقدم	فاعل (موخر)	حرف استثنا	مستثنٰی، موصوف	صفت

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا

قُلْ	اَ + تَّخَذْتُمْ	عِنْدَ + اللّٰہِ	عَھْدًا
کہہ دیجئے	کیا + پکڑا تم نے، لے رکھا ہے	(پاس) ہاں + اللہ کے	کوئی عہد (وعدہ)
امر حاضر واحد	استفہام + فعل ماضی (فاعل)	ظرف مضاف + مضاف الیہ	مفعول

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ

ف+لَنْ	يُّخْلِفَ	اللّٰهُ	عَهْدَ+هٗ	اَمْ
تو + ہرگز نہ	خلاف ورزی کرے گا	اللہ	عہد کی + اپنے	یا
عاطفہ + ناصبۃ المضارع	فعل مضارع (اِفعال)	فاعل	مضاف + مضاف الیہ (مفعول)	حرف عطف

تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ {80}

تَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	مَا	لَا	تَعْلَمُوْنَ
کہتے ہوتم	اوپر	اللہ کے	جو	نہیں	جانتے ہوتم
فعل مضارع (فاعل)	حرف جار	مجرور	موصولہ یا موصوفہ	نافیہ	فعل مضارع، جمع مذکر حاضر (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: انہوں (یہودیوں) نے کہا کہ ہم کو جہنم کی آگ چند مخصوص ایام کے علاوہ نہیں چھوئے گی، تو اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ان کو فرما دیجئے کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد لیا ہوا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرے گا یا تم اللہ پر وہ چیز کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

لغوی نکات:

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ لَنْ ناصبۃ المضارع ہے اور تَمَسَّنَا {م س س} باب (ف) فعل مضارع، نفی مؤکد بلَن، واحد مؤنث غائب، (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول مقدم اور اَلنَّارُ مؤنث سماعی اس کا فاعل مؤخر ہے، (ہرگز ہم کو آگ نہ چھوئے گی)

اَيَّامًا يَوْمٌ کی جمع ہے اَيَّامًا اصل میں اَيْوَامٌ تھا واؤ کو ی بنایا اور یاء کو ی میں ادغام کر دیا، اَيَّامٌ ہوگیا بوجہ ظرف منصوب موصوف (کئی دن) اور مَعْدُوْدَةً، باب (ن) اسم مفعول واحد مؤنث (عدد) اس کی جمع مَعْدُوْدَاتٍ ہے صفت۔ (گنتی شمار)

لَنْ يُّخْلِفَ {خ ل ف} باب افعال، مضارع نفی تاکید بلن، واحد مذکر غائب منصوب بوجہ لَنْ (ہرگز خلاف ورزی نہ کرے گا اللہ تعالیٰ)

تفسیری نکات: بنی اسرائیل اپنے آپ کو اللہ کے لاڈلے اور محبوب سمجھتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر بے شمار انعام کئے تھے اور اس بنیاد پر انہوں نے بے شمار باتیں گھڑ لی تھیں کہ اوّل تو ہم نے جہنم میں جانا نہیں ہے اور اگر اللہ آگ (جہنم) میں ڈالے گا، تو اُتنے دن جتنے دن انہوں نے بچھڑے کی پوجا کی تھی پھر وہ نکال دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے ان کے ساتھ کوئی عہد کیا ہوا ہے یا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اپنی طرف سے ایسی باتیں گھڑ لیتے ہیں جس کا ان کو بھی علم نہیں،

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان ہے جو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا۔

بَلٰی مَنۡ کَسَبَ سَیِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ

بَلٰی	مَنۡ	کَسَبَ	سَیِّئَةً	وَّ	اَحَاطَتۡ	بِ + هٖ
کیوں نہیں	جس نے	کمائی	کوئی برائی	اور	گھیر لیا	ساتھ + اس کے
حرف جواب	مبتدا، شرط	فعل ماضی (فاعل)	مفعول بہ	عاطفہ	فعل ماضی (مؤنث)	جار، مجرور

خَطِیۡٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ {81}

خَطِیۡٓـَٔتُ + هٗ	فَ	اُولٰٓئِكَ	اَصۡحٰبُ + النَّارِ	هُمۡ	فِیۡ + هَا	خٰلِدُوۡنَ
خطاؤں نے + اس کی	تو	یہی لوگ	والے + آگ	وہ	میں + اس	ہمیشہ رہیں گے
مضاف+مضاف الیہ (فاعل)	جزاء	مبتدا	مضاف+مضاف الیہ (خبر)	مبتدا	جار + مجرور	اسم فاعل جمع مذکر (رفع)، خبر

بامحاورہ ترجمہ: کیوں نہیں جس نے کوئی برائی کمائی اور اس کو اس کی غلطیوں نے گھیر لیا، تو یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس (دوزخ) میں ہمیشہ رہیں گے۔

لغوی نکات:

بَلٰی — حرف ایجاب یعنی ایسا حرف استفہام جس کے ذریعے گزشتہ بیان کردہ حقیقت کا پرزور اثبات ہو اور اس کے مقابلے میں آگے بیان ہونے والے الفاظ میں اس کی مزید تقویت دی گئی ہو۔ (کیوں نہیں؟)

کَسَبَ — {ک س ب} باب (ض) کَسَبَ یَکۡسِبُ سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب (کمائی کرنا، کسی چیز کا ارتکاب کرنا)

اَحَاطَتۡ — {ح و ط} باب (افعال) ماضی واحد مؤنث غائب (گھیر لیا، احاطہ کرنا)

خَطِیۡٓـَٔتُهٗ — (خَطِیۡٓـَٔتُ + هٗ) مرکب اضافی، اس کی جمع خَطَایَا ہے، اَحَاطَتۡ کا فاعل ہے، غلطیاں، قصور، گناہ)

هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ — هُمۡ ضمیر مستتر جمع مبتدا۔ اور خَالِدُوۡنَ۔ باب (ن) اسم فاعل جمع مذکر۔ (حالت رفع) (خبر) یہ جملہ اسمیہ ہوا (وہ ہی اس (جہنم) میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں)

تفسیری نکات: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں (خاص طور پر یہودیوں) کے اس قسم کے ان دعوؤں کی تردید کی ہے کہ وہ عقیدہ توحید اور اعمال صالحہ کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے بھی نجات حاصل کر سکتے ہیں یا پھر چند روز دوزخ میں رہنے کے بعد آخرکار وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ جیسا کہ ان کے اس گمان کو اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیت نمبر 80 میں کھول کر بیان

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے۔ یہاں فرمایا کہ برائی (شرک، گناہ) نے جن لوگوں کو گھیر لیا ہے، وہی جہنم میں جائیں گے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
اور	جو لوگ	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک (اچھے)
مستانفہ	اسم موصول مبتدا	فعل ماضی (جمع) (فاعل)	عاطفہ	فعل ماضی (جمع) (فاعل) (س)	مفعول بہ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ع {82}

اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	الْجَنَّةِ	هُمْ	فِیْ + هَا	خٰلِدُوْنَ
وہ ہی	والے	جنت	وہ	میں + اس	ہمیشہ رہیں گے
اسم اشارہ بعید (مبتدا)	مضاف	مضاف الیہ (خبر)	ضمیر مبتدا	جار + مجرور	اسم الفاعل جمع مذکر (ن) (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے وہ لوگ ہی جنتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

لغوی نکات:

اَلَّذِيْنَ — اسم موصول جمع مذکر۔ (مبتدا) وہ لوگ

عَمِلُوا — {ع م ل} باب (س) سے فعل ماضی جمع مذکر غائب جملہ بن کر (خبر) ہوئی۔ (عمل کرنا)

خٰلِدُوْنَ — {خ ل د} باب (ن) سے اسم فاعل جمع مذکر حالت رفع۔ هُمْ۔ کی خبر ہے۔ (ہمیشہ رہنے والے)

تفسیری نکات: پہلے مشرکوں، یہودیوں کا تذکرہ تھا۔ اس آیت میں اہل ایمان اور صالح اعمال سے متصف لوگوں کا تذکرہ ہے کہ یہ گروہ جنتی ہے اور یہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ

وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ	بَنِیْ + اِسْرَآئِيْلَ	لَا	تَعْبُدُوْنَ
اور	جب	ہم نے لیا	پختہ عہد	بنی اسرائیل (سے)	نہ	تم عبادت کرو
مستانفہ	ظرف زمان	فعل ماضی (فاعل)	مفعول بہ	مضاف + مضاف الیہ (مفعول)	حرف نفی	فعل مضارع (فاعل)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا اللّٰہَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی

اِلَّا	اللّٰہَ	وَ	بِا + لْوَالِدَیْنَ	اِحْسَانًا	وَ	ذِی
مگر	اللہ کی	اور	ساتھ + والدین کے	احسان کرنا	اور	والوں (سے)
حرف استثناء	مفعول بہ	عاطفہ	حرف جار+مجرور (معطوف علیہ)	مفعول مطلق	عاطفہ	مضاف

الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا

الْقُرْبٰی	وَ	الْیَتٰمٰی	وَ	الْمَسٰکِیْنِ	وَ	قُوْلُوْا
قرابت	اور	یتیموں (سے)	اور	محتاجوں (سے)	اور	تم کہو
مضاف الیہ (معطوف نمبر 1)	عاطفہ	معطوف نمبر 2	عاطفہ	معطوف نمبر 3	عاطفہ	فعل امر جمع مذکر (فاعل)(ن)

لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ

لِ + النَّاسِ	حُسْنًا	وَّ	اَقِیْمُوْا	الصَّلٰوۃَ	وَ
سے + لوگوں	اچھی بات	اور	تم قائم کرو	نماز کو	اور
جار + مجرور	مفعول	عاطفہ	فعل امر جمع مذکر (فاعل) (افعال)	مفعول بہ	عاطفہ

اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ

اٰتُوْا	الزَّکٰوۃَ	ثُمَّ	تَوَلَّیْتُمْ
تم دو	زکوۃ کو	پھر	تم پھر گئے
فعل امر جمع مذکر (فاعل) (افعال)	مفعول بہ	حرف عطف	فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (فاعل) (تفعل)

اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ {83}

اِلَّا	قَلِیْلًا	مِّنْ + کُمْ	وَ	اَنْتُمْ	مُّعْرِضُوْنَ
سوائے	کم (تھوڑے)	سے + تم	حالانکہ	تم	پہلو تہی کرنے والے، اعراض کرنیوالے
حرف استثناء	مستثنٰی	جار + مجرور	حالیہ	مبتدا	اسم فاعل جمع مذکر/خبر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بامحاورہ ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے یہ پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور حسن سلوک کرنا ماں باپ سے، قرابت داروں سے (بھی) اور یتیموں اور مسکینوں سے (بھی) اور (یہ کہ) تم لوگوں سے اچھی بات کہنا اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا (لیکن اس کے بعد تم (اس سے) پھر گئے سوائے (تھوڑوں) کے اور تم تو ہو ہی پہلو تہی کرنے والے۔

لغوی نکات:

وَإِذْ	وَ + إِذْ، وَ-مُسْتَانفه نئی بات کے آغاز کے لئے + إِذْ (اسم ظرف زمان) اس سے قبل فعل امر اُذْكُرْ (محذوف ہے) اور یہ إِذْ اُس کا مفعول ہے، (یاد کرو) اس وقت کو۔
اَخَذْنَا	{ء خ ذ} باب (ن) اَخَذَ يَاْخُذُ سے ماضی جمع متکلم (ہم نے لیا) (پکڑا)
مِيْثَاقَ	{و ث ق} باب (ض) وَثَقَ يَثِقُ سے اسم آلہ یا مصدر اس کی جمع مَوَاثِيْقَ ہے مضاف (مفعول) (پختہ عہد یا مضبوط عہد)
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	(مرکب اضافی) بَنِيْ کی جمع (بَنُوْنَ) پچھلے لفظ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں بَنِيْنَ اور اگلے لفظ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے جمع کا (ن) حذف ہوگیا۔ (بنی اسرائیل سے)
لَا تَعْبُدُوْنَ	{ع ب د} باب (ن) سے فعل مضارع منفی، جمع مذکر حاضر (تم عبادت نہ کرو)
بِالْوَالِدَيْنِ	بِا + اَلْوَالِدَيْنِ، والد کا تثنیہ، حالت جر (والدین کے ساتھ)
اِحْسَانًا	{ح س ن} باب (افعال) فعل امر محذوف اَحْسِنُوْا کا مفعول مطلق بنتا ہے۔ (احسان کرنا)
ذِي الْقُرْبٰى	ذی + اَلْقُرْبٰى ذِیْ اسمائے ستہ سے مضاف + اَلْقُرْبٰى فُعْلٰى کے وزن پر باب (ك) سے مصدر۔ مضاف الیہ (قرابت والوں)
يَتٰمٰى	یتیم کی جمع ہے حالت جر کیونکہ اس کا عطف اَلْوَالِدَيْنِ پر ہے، جس بچے (نابالغ) کا باپ فوت ہوجائے وہ یتیم ہوتا ہے۔
قُوْلُوْا	{ق و ل} باب (ن) سے فعل امر جمع مذکر حاضر، (تم کہو)
حُسْنًا	{ح س ن} باب (ك) سے مصدر مفعول ہے، یہاں صفت ہے جب کہ اس کا موصوف محذوف ہے، اَیْ قَوْلًا حَسَنًا۔ اچھے انداز سے / اچھی بات (یعنی لوگوں سے اچھی بات کہو)
اَقِيْمُوا	{ق و م} باب (افعال) سے فعل امر جمع مذکر حاضر، (تم قائم کرو)۔ یعنی پڑھو۔ (نماز کو)
اٰتُوا	{ء ت ی} باب (افعال) اٰتٰى يُؤْتِىْ سے تعلیل کے بعد اٰتٰى يُؤْتِيْ سے فعل امر جمع مذکر۔ (دو تم)
الزَّكٰوةَ	{ز ك و} باب (ن) زَكَا يَزْكُوْ سے مصدر۔ مفعول، (بڑھنا، نشوونما پانا) مراد زکوۃ دو
مُّعْرِضُوْنَ	{ع ر ض} باب (اِفعال) سے اسم الفاعل مُعْرِضٌ کی جمع مُعْرِضُوْنَ، حالت رفع خبر، (اعراض کرنے والے)

تفسیری نکات: اس آیت میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی عہد شکنی کا تذکرہ فرمارہے ہیں کہ ہم نے ان (بنی اسرائیل) سے مضبوط عہد لیا تھا کہ تم نے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے اس طرح قرابت داروں سے اور یتیموں و مسکینوں سے بھی اچھا سلوک کرنا ہے اور لوگوں سے بھی اچھی بات کہنا ہے اور نماز قائم کرنا ہے اور زکوٰۃ بھی ادا کرنی ہے لیکن عہد کرنے کے باوجود یہ لوگ اعراض کر گے منہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھیر لیا تو یہ بڑا گناہ ہے کہ عہد کیا جائے اور پھر اس کو توڑا جائے اور یہی احکام ہماری شریعت میں بھی ہیں والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا نماز قائم کرنا زکوۃ دینا ہمیں بھی ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ لَا تَسْفِکُوْنَ

وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِیْثَاقَ + کُمْ	لَا	تَسْفِکُوْنَ
اور	جب	ہم نے لیا	پختہ عہد + تم سے	نہیں	تم بہاؤ گے
مستانفہ	ظرف زمان (مفعول)	فعل ماضی + فاعل	(مفعول بہ) مضاف+مضاف الیہ	حرف نفی	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل) (ض)

دِمَآءَکُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ

دِمَآءَ + کُمْ	وَ	لَا	تُخْرِجُوْنَ	اَنْفُسَ + کُمْ
خونوں کو + اپنے	اور	نہ	تم نکالوں گے	جانوں کو + اپنی
مضاف+مضاف الیہ (مفعول)	حرف عطف	حرف نفی	فعل مضارع جمع مذکر، فاعل	(مفعول) مضاف + مضاف الیہ

مِّنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ {84}

مِّنْ	دِیَارِ + کُمْ	ثُمَّ	اَقْرَرْتُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ
سے	گھروں + اپنے	پھر	تم نے اقرار کیا	اور	تم (خود)	گواہی دیتے ہو
حرف جار	مجرور۔ مضاف + مضاف الیہ	حرف عطف	فعل ماضی، فاعل	حالیہ	مبتدا	فعل مضارع جمع مذکر حاضر (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا کہ تم اپنوں کے خون نہ بہاؤ گے اور نہ اپنوں کو ان کے وطنوں (گھروں) سے نکالو گے، پھر تم نے اقرار کیا اور تم (اس بات پر) گواہ ہو۔

لغوی نکات:

لَا تَسْفِکُوْنَ لَا + تَسْفِکُوْنَ {س ف ک} باب (ض) سَفَکَ یَسْفِکُ سے (مضارع/منفی) جمع مذکر حاضر (نہ بہانا)

لَا + تُخْرِجُوْنَ {خ ر ج} باب (افعال) اَخْرَجَ یُخْرِجُ سے (فعل مضارع/منفی) جمع مذکر حاضر (تم نہ نکالو گے)

مِّنْ دِیَارِکُمْ (مِنْ + دِیَارِ + کُمْ) (مِنْ حرف جر، دِیَارِ مجرور مضاف + کُمْ مضاف الیہ) دِیَارِ، دَارٌ کی جمع ہے۔ (گھروں۔ وطنوں)

اَقْرَرْتُمْ {ق ر ر} باب (افعال) اَقَرَّ یُقِرُّ (اِقْرَارٌ) ماضی جمع مذکر حاضر (اقرار کرنا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَشْهَدُوْنَ {ش ہ د} باب (س) فعل مضارع جمع مذکر حاضر (فاعل) (گواہ ہونا)

تفسیری نکات: اس آیت میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی ایک اور عہد شکنی کی بات کر رہے ہیں کہ ان سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ اپنے ہی لوگوں کا خون نہ بہائیں اور نہ ہی ان کو ان کے گھروں سے نکالیں۔ پھر انہوں نے اقرار بھی کر لیا کہ ہاں ہم نے وعدہ کیا تھا اور اس بات پر گواہی بھی دی تھی لیکن پھر ان لوگوں نے وعدہ توڑ دیا تو وعدہ توڑنا اللہ کے ہاں بہت سنگین جرم ہے اللہ اس کے بارے میں ضرور پوچھیں گے۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ

ثُمَّ	اَنْتُمْ	هٰٓؤُلَآءِ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْفُسَ + كُمْ	وَ
پھر	تم	وہی ہو جو	تم قتل کرتے ہو	لوگوں (کو) + اپنے	اور
حرف عاطفہ	مبتدا	بدل	فعل مضارع (فاعل) (خبر)	مضاف+مضاف الیہ (مفعول بہ)	عاطفہ

تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز

تُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا	مِّنْ + كُمْ	مِّنْ	دِيَارِ + هِمْ
تم نکالتے ہو	ایک گروہ کو	میں سے + تمہارے (اپنے)	سے	گھروں + ان کے
فعل مضارع (فاعل) (افعال)	مفعول بہ	حرف جر + مجرور	حرف جر	مضاف+مضاف الیہ (مجرور)

تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط

تَظٰهَرُوْنَ	عَلَىٰ+هِمْ	بِ	الْاِثْمِ	وَ	الْعُدْوَانِ
تم آپس میں چڑھ دوڑتے ہو	پر + اُن	ساتھ/سے	گناہ	اور	سرکشی کے
فعل مضارع (فاعل)	جار + مجرور	جار	مجرور (معطوف علیہ)	حرف عطف	معطوف

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ

وَ	اِنْ	يَّاْتُوْ + كُمْ	اُسٰرٰى	تُفٰدُوْ + هُمْ	وَ
اور	اگر	وہ آئیں + تمہارے پاس	قیدی بن کر	تم بدلہ دے کر چھڑاتے ہو+اُن کو	حالانکہ
عاطفہ	حرف شرط	فعل مضارع، فاعل + مفعول بہ	حال	فعل مضارع، فاعل+مفعول بہ	حالیہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ

هُوَ	مُحَرَّمٌ	عَلٰى + كُمْ	اِخْرَاجُ + هُمْ
وہ	حرام کیا گیا	پر + تم	نکالنا + ان کا
مبتدا	خبر۔ اسم مفعول	جار + مجرور، (خبر مقدم)	مضاف + مضاف الیہ (مبتدا مؤخر)

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ

اَ	فَ + تُؤْمِنُوْنَ	بِ + بَعْضِ + الْكِتٰبِ
کیا	تو + تم ایمان لاتے ہو	ساتھ + بعض (حصہ) + کتاب کے
ہمزہ استفہام	عاطفہ + فعل مضارع (فاعل) (افعال)	حرف جر + (مجرور) مضاف + مضاف الیہ

وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ

وَ	تَكْفُرُوْنَ	بِ	بَعْضٍ	فَ	مَا	جَزَآءُ
اور	تم کفر کرتے ہو	ساتھ	بعض (حصہ) کے	تو	نہیں، کیا	سزا
عاطفہ	فعل مضارع (فاعل) (ن)	جار	مجرور	مستانفہ	حرف نفی	مبتدا (مضاف)

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ

مَنْ	يَّفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْ + كُمْ	اِلَّا	خِزْيٌ
جو	کرے	یہ	سے + تم	مگر	رسوائی
موصولہ، مضاف الیہ	مضارع (ف)	اسم اشارہ (مفعول بہ)	جار + مجرور	حرف استثناء	مستثنیٰ خبر مبتدا۔ جزاء کی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

فِي	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	وَ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	يُرَدُّوْنَ
میں	زندگی	دنیا	اور	دن	قیامت کے	وہ لوٹائے جائیں
جار	مجرور/ موصوف	صفت	عاطفہ	مفعول فیہ (مضاف)	مضاف الیہ	مضارع مجہول (نائب فاعل)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اِلٰٓى	اَشَدِّ	الْعَذَابِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِ + غَافِلٍ
طرف	سخت	عذاب کی	اور	نہیں	اللہ	ساتھ + بے خبر
جار	مجرور مضاف	مضاف الیہ	حالیہ	حرف (نفی)	اسم مَا	جار + مجرور

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ {85}

عَنْ	مَّا	تَعْمَلُوْنَ
سے	(اُس سے) جو	تم کرتے ہو
جار	مجرور۔ موصولہ	فعل مضارع (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: پھر تم ہی وہ لوگ ہو جو اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ایک گروہ کو ان کے گھروں سے نکالتے ہو اور ان کے خلاف گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی بن کر آئیں تو تم ان کا فدیہ دے کر چھڑاتے ہو حالانکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام قرار دیا گیا تھا، کیا تم کتاب کے کچھ حصہ پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حصہ کو نہیں مانتے لہٰذا تم سے جو ایسا کرے گا تو اس کی سزا اس کے سوا کیا ہے کہ دنیا کی زندگی میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن وہ سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

لغوی نکات:

هٰٓؤُلَآءِ — ضمیر متصل بطور کلمہ حصر (وہی لوگ ہو)

تُخْرِجُوْنَ — {خ ر ج} باب (افعال) مضارع جمع مذکر حاضر (نکالنا)

تَظٰهَرُوْنَ — {ظ ہ ر} باب (تفاعل) بلحاظ صیغہ اصل میں تھا تَتَظَاهَرُوْنَ، فعل مضارع جمع مذکر مخاطب، ایک "تا" گر گئی، صلہ عَلٰی ہے معنی ہوا ایک دوسرے کے خلاف مدد کرنا۔

الْعُدْوَانِ — {ع د و} باب (ن) سے مصدر سماعی (و) عاطفہ کی وجہ سے۔ اِثْم کی طرح حالت جر میں ہے۔ (ظلم و زیادتی کرنا)

اِنْ یَّاْتُوْكُمْ — اِن + یَاتُوْ + کُمْ {ء ت ی} (ض) اَتٰی یَاْتِیْ فعل مضارع مجزوم جمع مذکر غائب۔ حالت جزم اِنْ کی وجہ سے، (آنا)

اُسٰرٰى — جمع (واحد اَسِیْرٌ، باب (ض) سے مصدر (قیدی / گرفتار)

تُفٰدُوْهُمْ — (تُفٰدُوْ + هُمْ) {ف د ی} باب (مفاعلة) فَادٰی یُفَادِیْ سے مضارع حالت جزم جواب شرط، (فدیہ دینا) بدلہ دے کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھڑوانا (تم فدیہ دے کر ان کو چھوڑاتے ہو)

مُحَرَّمٌ {ح ر م} باب (تفعیل) حَرَّمَ یُحَرِّمُ سے اسم المفعول، مُحَرَّمٌ کی دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں یا تو خبر مقدم ہو اور اِخْرَاجُهُمْ (جو آگے آ رہا ہے) مبتدا مؤخر ہو یا محرم مبتدا ہو اور اِخْرَاجُهُمْ نائب فاعل جو خبر کے قائم مقام ہو۔ (ممنوع، حرام کیا گیا)

اِخْرَاجُهُمْ (اِخْرَاجُ + هُمْ) {خ ر ج} (افعال) اَخْرَجَ یُخْرِجُ سے مصدر اِخْرَاجُ (مضاف + هُمْ، ضمیر/ مضاف الیہ) (حالت رفع)، (ان کا نکالنا)

اَفَتُؤْمِنُوْنَ (اَ + فَ + تُؤْمِنُوْنَ) + (ا) (استفہامیہ) فَ + تُؤْمِنُوْنَ {ء م ن} باب (افعال) اٰمَنَ یُؤْمِنُ سے مضارع جمع مذکر حاضر (تو کیا تم ایمان لاتے ہو؟)

خِزْیٌ {خ ز ی} باب (س) سے مصدر۔ حالت رفع۔ خبر یا جزاء سے بدل ہے (ذلت / رسوائی)

الْحَیٰوۃِ {ح ی ی} باب (س) سے مصدر سماعی، اصل میں حَیِیَۃٌ تھا دوسری یاء کو الف سے بدلہ، حَیَاۃٌ ہوا۔ (زندگی)

الدُّنْیَا {د ن و} باب (ن) دَنَا یَدْنُوْ سے اسم تفضیل مؤنث، مذکر اَدْنٰی ہے، فُعْلٰی کے وزن پر۔ (دنیا)

یُرَدُّوْنَ {ر د د} باب (ن) سے مضارع مجہول جمع مذکر غائب (وہ لوٹائے جائیں)

تفسیری نکات: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ہی دور میں یہودیوں کے تین بڑے قبیلے تھے یہ آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ یہ قبیلے قبل از اسلام انصار (مشرکین) کے دو مختلف قبیلوں کے بھی حلیف تھے۔ قبائل کی جنگوں میں یہ اپنے اپنے حلیف قبیلے کی مدد کر کے قتل و غارت لوٹ مار کرتے کچھ کو ان کے گھروں اور علاقوں سے نکال دیتے اور بعض کو قیدی بھی بنا لیتے۔ بعد میں خود ہی فدیہ دے کر ان کی رہائی کرا دیتے۔ تورات میں ان کے ایسے فعل کو حرام قرار دیا گیا تھا لیکن ان پر کوئی اثر نہ تھا۔ انہوں نے تو اپنی شریعت کو پامال کر رکھا تھا اور احکام الٰہی کو بازیچہ اطفال بنا رکھا تھا۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے اس کردار اور ان کے انجام کو پیش نظر رکھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہم آج کے مسلمان اگر انکار کر رہے ہیں تو پھر ہمیں بھی اپنے لئے ویسے ہی انجام کا انتظار کرنا چاہئے جیسا بنی اسرائیل کا ہوا یا پھر جلد از جلد تائب ہوکر ایمان صادق کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں موجود اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کی فلاح پائیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ ز فَلَا

اُولٰٓئِكَ	الَّذِیْنَ	اشْتَرَوُا	الْحَیٰوۃَ	الدُّنْیَا	بِ + الْاٰخِرَۃِ	فَ	لَا
یہی/ وہی ہیں	وہ لوگ جو	خریدا انہوں نے	زندگی	دنیا کی	بدلے + آخرت کے	تو	نہیں
مبتدا	اسم موصول جمع	فعل ماضی + فاعل	موصوف	صفت (مفعول)	جار + مجرور	حرف عطف	حرف نفی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ {86} ع

يُخَفَّفُ	عَنْ + هُمْ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ
ہلکا کیا جائے گا	سے + ان	عذاب	اور	نہ	وہ	مدد کئے جائیں گے
مضارع مجہول	جار + مجرور	نائب فاعل	عاطفہ	نافیہ	ضمیر جمع (مبتدا)	مضارع مجہول جمع مذکر (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی خرید لی۔ اب نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔

لغوی نکات:

اِشْتَرَوْا　{ش ر ی} باب (افتعال) سے ماضی جمع مذکر غائب، (خریدا انہوں نے)، خریدنے والے کو مشتری کہتے ہیں اور شریٰ کا معنی بیچنے کے ہیں یہ بھی قرآن میں استعمال ہوا ہے اگرچہ مادہ ایک ہے لیکن فعل کے باب کے فرق سے معنی میں تبدیلی ہوگی۔

لَا يُخَفَّفُ　{خ ف ف} باب تفعیل سے مضارع مجہول منفی، اس کا نائب فاعل اَلْعَذَابُ ہے، (ہلکا کرنا)

تفسیری نکات: جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی اور دین کو دنیوی فائدوں کے لئے قربان کر دیا اور آخرت کے بے بہا ثواب اور نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی عارضی لذتوں کے پیچھے پڑ گئے، انہوں نے اُخروی فلاح کے بدلے دنیا کا عارضی آرام خرید لیا۔ انکے لئے آخرت میں سخت ترین عذاب ہے اور معاف ہونا تو کجا اس عذاب میں کسی قسم کی تخفیف بھی نہ ہوگی اس لئے انسان کو اللہ کی رحمت اور نیک عمل ہی کام دیں گے، وہی کرنے چاہئیں۔

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ

وَ	لَ + قَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	قَفَّيْنَا	مِنْ
اور	یقیناً + یقیناً	دی ہم نے	موسیٰ علیہ السلام کو	کتاب	اور	پیچھے لگایا ہم نے	سے
عاطفہ	حرف تاکید+حرف تاکید	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	مفعول اول	مفعول ثانی	عاطفہ	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	حرف جار

بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ

بَعْدِ + هٖ	بِ + الرُّسُلِ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى	ابْنَ + مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَ
بعد + اس کے	ساتھ+رسولوں کے	اور	دی ہم نے	عیسیٰ علیہ السلام	بیٹے+مریم کے (کو)	واضح نشانیاں	اور
مضاف+مضاف الیہ	جار + مجرور	عاطفہ	فعل ماضی	مفعول (1) موصوف	صفت مضاف+مضاف الیہ	مفعول (2)	عاطفہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

اَیَّدْنَا + هُ	بِ + رُوْحِ	الْقُدُسِ	اَ	فَ + كُلَّمَا	جَآءَ + كُمْ
ہم نے قوت دی + اس کو	ساتھ + روح	پاک کے	کیا	پھر + جب بھی	آیا + تمہارے پاس
فعل ماضی، فاعل + مفعول	جار + مضاف	مضاف الیہ، مجرور	ہمزہ استفہامیہ	عاطفہ + حرف شرط	فعل + مفعول

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ

رَسُوْلٌ	بِ + مَا	لَا	تَهْوٰٓى	اَنْفُسُ + كُمْ	اسْتَكْبَرْتُمْ
کوئی رسول	ساتھ + اس چیز کے	نہیں	چاہتی تھیں	جانیں (دل) + تمہارے	تکبر کیا تم نے
فاعل	جار + موصولہ	نافیہ	فعل مضارع	مضاف + مضاف الیہ (فاعل)	فعل مضارع (فاعل)

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ {87}

فَ	فَرِيْقًا	كَذَّبْتُمْ	وَ + فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ
تو	ایک گروہ (کو)	جھٹلایا تم نے	اور + ایک گروہ (کو)	تم قتل کرتے ہو
عاطفہ	مفعول مقدم	فعل ماضی (فاعل)	عاطفہ + مفعول مقدم	فعل مضارع (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور اس کے بعد پے در پے پیغمبر بھیجے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو کھلی نشانیاں دی اور روح القدس کے ساتھ اس کی مدد کردی تو جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول کوئی حکم لے کر آیا جس کو تم نہیں چاہتے تھے تو تم نے تکبر کیا اور (اس کے بعد) ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو تم قتل کرتے تھے۔

لغوی نکات:

الْكِتٰبَ یہ اٰتَیْنَا فعل کا مفعول ثانی ہے۔ جب کہ اس کا پہلا مفعول موسیٰ علیہ السلام ہے۔ کتاب سے مراد تورات ہے۔

قَفَّيْنَا {ق ف ی} باب تفعیل قَفّٰی یُقَفِّیْ سے ماضی جمع متکلم (یکے بعد دیگر بھیجنا، پیچھے لگانا)

الْبَيِّنٰتِ بَيِّنَةٌ کی جمع ہے اور جمع مونث سالم مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور اس حالت میں بھی مجرور ہے کیونکہ جمع مونث سالم کی حالت نصبی و جری کسرہ کے ساتھ ہے، (روشن واضح دلیلیں)

اَيَّدْنٰهُ {ء ی د} باب تفعیل مصدر تَاْيِيْدٌ سے فعل ماضی، جمع متکلم + (هُ) ضمیر مفعول (مدد کرنا، قوت دینا، تائید کرنا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رُوْحُ الْقُدُسِ مرکب اضافی یہ موصوف کی اضافت صفت کی طرف ہے جس طرح رَجُلُ صِدْقٍ ہے یہاں بھی اَلْقُدُسُ (پاکی) روح کی صفت ہے پاک وقدس روح۔ اس سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں، اسی کو محقق مفسرین نے ترجیح دی ہے۔

اَفَکُلَّمَا اَ + فَ + کُلَّمَا ہمزہ استفہام کے لئے ہے اور (ف) عاطفہ ہے، (کُلَّمَا) یہ خود تو ظرف نہیں ہے لیکن ظرف کے قائم مقام ہے اور یہ تکرار کے لئے استعمال ہوتا ہے، کُلَّمَا کے بعد اکثر فعل ماضی آتا ہے۔ (جب بھی، ہر وقت)

لَا تَھْوٰٓی {ہ و ی} باب (س) مضارع منفی واحد مؤنث غائب، (خواہش کی طرف نفس کا مائل ہونا)

اِسْتَکْبَرْتُمْ {ک ب ر} باب (استفعال) ماضی جمع مذکر حاضر، (تم نے تکبر کیا)، غرور کیا، یعنی ایمان لانے اور پیغمبروں کی اتباع سے تکبر کیا۔

فَرِیْقًا {ف ر ق} مفعول مقدم ہے اور فعل بعد میں ہے جو کہ اِسْتَکْبَرْتُمْ ہے (گروہ، جماعت)

کَذَّبْتُمْ (ک ذ ب) باب (تفعیل) کَذَّبَ یُکَذِّبُ سے فعل ماضی جمع مذکر مخاطب، (جھٹلانا)

تفسیری نکات: سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کتاب تورات دی اور ان کے بعد انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ برابر جاری رہا جن میں مشہور انبیاء داؤد، زکریا، یحییٰ علیہم السلام اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام یہ نبی بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں اس کے بعد نبوت بنو اسماعیل کی طرف چلی گئی۔ اس خاندان میں خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوا اور نہ ہوگا۔ (عیسیٰ بن مریم (سن عیسوی سیدنا عیسیٰ السلام کے نام سے جاری ہے) ملک شام میں ناصریہ آپ کا آبائی وطن ہے اسی لئے ان کو مسیح ناصری کہا جاتا ہے۔ عیسیٰ بن مریم کہنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ ایک بشر ہی تھے معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ کے بیٹے نہیں تھے معجزانہ طور پر بن باپ کے پیدا ہوئے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے انجیل دی اور ان کو جبرائیل علیہ السلام کی خاص تائید ونصرت حاصل رہی۔ بنی اسرائیل نے بعض انبیاء علیہم السلام کو قتل کردیا اور بعض کی تکذیب کردی۔ آخر میں عیسیٰ علیہ السلام کو بھی قتل کرنے لگے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اوپر آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ اس میں ہمارے لئے یہ درس ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سب احکام پر عمل کریں اور بعض احکام کو ماننا اور بعض نہ ماننا اسلام کی روح کے خلاف ہے وگرنہ یہ یہود جیسا عمل ہوگا جو قابل مواخذہ ہوگا۔

وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ

وَ	قَالُوْا	قُلُوْبُ + نَا	غُلْفٌ	بَلْ	لَّعَنَ	هُمُ	اللّٰهُ
اور	انہوں نے کہا	دل + ہمارے	پردے (میں ہیں)	بلکہ	لعنت کی	ان پر	اللہ نے
مستانفہ	فعل ماضی (فاعل)	مبتدا مضاف + مضاف الیہ	صفت مشبہ جمع / خبر	حرف اضراب	فعل ماضی	مفعول مقدم	فاعل مؤخر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ {88}

يُؤْمِنُوْنَ	مَّا	قَلِيْلًا	فَ	هِمْ	كُفْرِ	بِ
وہ ایمان لاتے ہیں	جو	تھوڑے	تو	ان کے	کفر	بسبب
فعل مضارع، جمع مذکر	زائد تاکید کیلئے	مصدر محذوف اِیمانا کی صفت	حرف عطف	مضاف الیہ	مجرور/ مضاف	حرف جار

بامحاورہ ترجمہ: انہوں نے کہا کہ ہمارے دل تو غلاف میں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کی ہے سو بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

لغوی نکات:

قُلُوْبُنَا — قُلُوْبُ + نَا، {ق ل ب} قَلْبٌ کی جمع مکسر قلوب ہے، مرکب اضافی۔ حالت رفع۔ مبتدا، (ہمارے دل)

غُلْفٌ — {غ ل ف} یہ اَغْلَفٌ کی جمع ہے۔ ایسا پردہ جس کی وجہ سے قوت سماعت متاثر ہو" قرآن مجید کی باتیں ہم تک نہیں پہنچ سکتیں" (بقول ان کے) اور بعض کے نزدیک یہ غِلاَفٌ کی جمع ہے۔ وہ چیز جو غلاف میں بند ہو۔ اس صورت میں ان کا مدعا یہ ہے کہ ہمارے دل علوم و معارف کے گنجینے اور مخزن ہیں لہٰذا ہمیں قرآن جیسے علم کی ضرورت نہیں ہے۔

بَلْ — یہ حرف اضراب ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ حقیقت یہ نہیں ہے جو یہ (کافر) کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کی مسلسل نافرمانی اور کفر کی وجہ سے ان پر لعنت مسلط ہوگئی۔ لفظ بَلْ کے ذریعے سابقہ جملے کی نفی کر کے اس کے بعد اصل حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ (بلکہ)

قَلِيْلًا — {ق ل ل} یہ اِيْمَانًا محذوف کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور فعل پر مقدم ہے یعنی کم لوگ ہیں (جو ایمان لاتے ہیں)

تفسیری نکات: جب یہودیوں کو قرآن حق کی طرف دعوت دی جاتی تو کہتے کہ ہمارے دل اس دعوت کو قبول کرنے کے سلسلے میں بند ہیں ہمیں اس حق کی سمجھ ہی نہیں آتی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عذر کی حقیقت بتا دی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کفر اور مسلسل نافرمانی کی وجہ سے ان پر یہ لعنت ڈال دی گئی اور ان پر وعظ و نصیحت اثر نہیں کرتا۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اللّٰهِ	عِنْدِ	مِّنْ	كِتٰبٌ	هُمْ	جَآءَ	لَمَّا	وَ
اللہ کے	پاس	سے	کتاب	ان کے پاس	آئی	جب	اور
مضاف الیہ	ظرف مضاف	حرف جر	فاعل مؤخر موصوف	مفعول مقدم	فعل ماضی	شرطیہ	عاطفہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ

مُصَدِّقٌ	لِ + مَا	مَعَ + هُمْ	وَ	كَانُوْا	مِنْ
تصدیق کرنے والا	اس کی + جو	ساتھ + ان کے	اور	وہ تھے	سے
اسم فاعل (صفت)	حرف جر + موصولہ	ظرف مضاف + مضاف الیہ	عاطفہ	فعل ماضی ناقص (اسم کانَ)	حرف جر

قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ

قَبْلُ	يَسْتَفْتِحُوْنَ	عَلَى	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
پہلے	وہ فتح طلب کرتے	اوپر	ان لوگوں (کے)	جنہوں نے کفر کیا
مجرور (مبنی علی الضم)	فعل مضارع، جمع مذکر (فاعل)	حرف جر	اسم موصول جمع	فعل ماضی (فاعل)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ

فَ + لَمَّا	جَآءَ	هُمْ	مَّا	عَرَفُوْا	كَفَرُوْا	بِ + هٖ
تو + جب	آیا	ان کے پاس	جو	پہچانا انہوں نے	کفر کیا انہوں نے	ساتھ + اس کے
عاطفہ + حرف شرط	فعل ماضی	مفعول مقدم	فاعل ۔ موصولہ	فعل ماضی (فاعل)	فعل ماضی (فاعل)	جار + مجرور

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ {89}

فَ + لَعْنَةُ	اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰفِرِيْنَ
تو + لعنت ہو	اللہ کی	اوپر/پر	کافروں کے
عاطفہ + (مبتدا) مضاف	مضاف الیہ	جار	مجرور، جمع (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: جب اِن (یہودیوں) کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب کو سچا بتاتی ہے جو ان کے پاس (تورات) ہے اور پہلے وہ (اس کے آنے کے انتظار میں رہتے اور اسی طرح) کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ پھر جب ان کے پاس وہ (رسول) آ گیا جس کو پہچانتے تھے تو اس کے منکر ہو گئے تو انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لغوی نکات:

کِتٰبٌ موصوف + مُصَدِّقٌ۔ صفت۔ یہ موصوف صفت مل کر جَآءَهُمْ کا فاعل ہے۔ (ایسی کتاب جو تصدیق کرنے والی ہے)

کَانُوْا کَانُوْا {ک و ن} افعال ناقصہ ہے۔ فعل ماضی جمع مذکر ہے هُمْ اس کا اسم ہے اور یَسْتَفْتِحُوْنَ خبر ہے۔

مِنْ قَبْلُ قَبْلُ۔ اسم ظرف مبنی علی الضم ہے۔ ظرف مکان اور زمان دونوں کے لئے اگر مضاف الیہ محذوف ہوتو (مبنی عَلَی الضَّم) (ـُ) (پیش) پر مبنی ہوگا۔ اس لئے یہاں (مِنْ) حرف جر نے عمل نہیں کیا۔

یَسْتَفْتِحُوْنَ {ف ت ح} باب (استفعال) سے فعل مضارع جمع مذکر غائب ہے۔ جب مضارع سے پہلے کَانَ آجائے تو مضارع ماضی استمراری کا معنی دیتا ہے (وہ فتح ونصرت کی دعا کرتے تھے)

کَفَرُوْا {ک ف ر} باب (ن) فعل ماضی جمع مذکر غائب، (انہوں نے انکارکیا)

بِهٖ بِ + هٖ۔ جار مجرور (ساتھ اس کے) هٖ ضمیر کا مرجع مَاعَرَفُوْا (انہوں نے جو پہچانا ہے)

الْکٰفِرِیْنَ کافر کی جمع ہے، اسم الفاعل ہے (جری حالت ہے) (ال) لام جنس کیلئے ہے یعنی تمام کافروں پر (اللہ کی لعنت ہو)

تفسیری نکات: جب یہودیوں کا فریق مخالف سے مقابلہ ہوتا تو وہ ”منتظر“ یعنی آنے والے نبی کے حوالے سے نصرت و فتح کی دعا مانگا کرتے تھے لیکن جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو انہوں نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچاننے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کردیا اور کافر ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں پر لعنت کردی۔ تو جو شخص حق کو پہچاننے کے بعد اس کا انکار کردے وہ عذاب ولعنت کا مستحق ہوجاتا ہے۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ

بِئْسَ	مَا	اشْتَرَوْا	بِ + هٖ	اَنْفُسَ + هُمْ
بری ہے	جو	بیچا انہوں نے	بدلے + اس کے	جانوں کو + اپنی
ماضی، فعل ذم	موصولہ	فعل ماضی جمع مذکر (فاعل)	جار + مجرور	(مفعول) مضاف + مضاف الیہ

اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْیًا

اَنْ	یَّکْفُرُوْا	بِ + مَا	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بَغْیًا
یہ کہ	وہ کفر کریں	ساتھ + اس چیز کے جو	اتاری	اللہ نے	بغاوت کرتے ہوئے
ناصبہ	فعل مضارع مجزوم (فاعل) (ن)	جار + موصولہ مجرور	ماضی (افعال)	فاعل	مفعول لہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اَنۡ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ

اَنۡ	يُّنَزِّلَ	اللّٰهُ	مِنۡ	فَضۡلِ+هٖ	عَلٰى	مَنۡ	يَّشَآءُ
یہ کہ	اُتارتا ہے	اللہ	سے	فضل+اپنے	اوپر	جس کے	چاہتا ہے
ناصبۃ المضارع	مضارع (تفعیل)	فاعل	حرف جر	مضاف+مضاف الیہ (مجرور)	حرف جار	موصولہ	مضارع

مِنۡ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ

مِنۡ	عِبَادِ+هٖ	فَ	بَآءُوۡ	بِ	غَضَبٍ	عَلٰى	غَضَبٍ
سے	بندوں+اپنے	تو	لوٹے وہ	ساتھ	غصے کے	اوپر	غصے کے
حرف جر	مجرور، مضاف+مضاف الیہ	عاطفہ	ماضی (ن)	حرف جر	مجرور	حرف جار	مجرور

وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ {90}

وَ	لِ+اَلۡكٰفِرِيۡنَ	عَذَابٌ	مُّهِيۡنٌ
اور	واسطے+کافروں کے	عذاب	رسوا کرنے والا
عاطفہ	جار+مجرور (خبر مقدم)	موصوف	صفت (مبتدا مؤخر)

بامحاورہ ترجمہ: وہ چیز بہت بُری ہے جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کوفروخت کردیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ (کتاب) کا انکار کردیا (محض) بغاوت کرتے ہوئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل (خاص) نازل کرتا ہے (تو اس حقیقت کوتسلیم نہ کرنے کی وجہ سے) غضب بالائے غضب کے وہ مستحق ہوگئے اور کافروں کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

لغوی نکات:

بِئۡسَ {ب ء س} باب (س) یہ "افعال ذم" سے فعل ماضی ہے۔ اسکی گردان نہیں ہے، اصل میں بَئِسَ تھا (سَمِعَ) کے وزن پر تو عین کلمہ کی اتباع میں اسکے فا کلمہ کو (زیر) (کسرہ) دیا گیا پھر تخفیفاً عین کلمہ کو ساکن کردیا گیا۔ تو بِئۡسَ رہ گیا (برا ہے)

+مَا موصولہ ہے بمعنی اَلَّذِیۡ ہے اور یہ بِئۡسَ کا فاعل ہے [بری ہے (وہ چیز)]

اِشۡتَرَوۡا {ش ر ی} باب افتعال ماضی۔ جمع مذکر غائب (فاعل) (انہوں نے خریدا)

اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا (اَنۡ) ناصبۃ المضارع ہے اور یَکۡفُرُوۡا: {ك ف ر} (ن) (مضارع) جمع مذکر غائب اَنۡ کی وجہ سے یَکۡفُرُوۡنَ کا ن گرگیا (یہ کہ وہ کفر کریں)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَغْيًا	{ب غ ی} (ض) بَغٰی یَبْغِیْ (بَغْیًا) مصدر ہے: (یَکْفُرُوْا کا مفعول لہ ہے) (بغاوت کرنا، سرکشی کرنا، حسد کرنا)
يُّنَزِّلَ	{ن ز ل} تفعیل، مضارع واحد مذکر غائب، شروع میں اَنْ ہے، اس لئے مضارع کا آخر منصوب ہے (اتارتا ہے)
يَّشَآءُ	{ش ی ء} (ف) شَاءَ یَشَاءُ شَیْئًا، سے فعل مضارع اصل میں یَشْیَئُ تھا ی کی حرکت ماقبل (پہلے حرف) کو دے کری کو الف (ا) سے بدل دیا، یَشَاءُ بن گیا۔
عِبَادِهٖ	{ع ب د} (ن) عَبْدٌ کی جمع عِبَادِ ہے مضاف + ہٖ ضمیر مضاف الیہ (مجرور) (اپنے بندوں) (سے)
فَبَآءُوْا	ف عاطفہ، {ب و ء} (ن) بَاءَ یَبُوْءُ مصدر بُوْءٌ، سے ماضی جمع مذکر غائب (فاعل)، (وہ لوٹے)، یہ لفظ عموماً شر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
غَضَبٍ	{غ ض ب} (س) غَضِبَ یَغْضَبُ سے اسم مصدر، حالت جر، (غصہ)
لِلْكٰفِرِيْنَ	لِ + اَلْکَافِرِیْنَ: {ك ف ر} (ن) کَافِرٌ کی جمع جری حالت، کَافِرِیْنَ، اسم فاعل (مرکب جاری) [کافروں کے لئے]
مُّهِيْنٌ	{ہ و ن} باب افعال سے اسم فاعل عَذَابٌ کی صفت (ذلیل کرنے والا/رسوا کرنے والا)

تفسیری نکات: یہود حد درجہ خود غرض، حاسد، ضدی قوم ثابت ہوئی، وہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر احکام الٰہی کو بدلنے میں ذرا شرم محسوس نہ کرتے اور ہر نعمت کو اپنا پیدائشی حق سمجھتے تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور آخری نبی پہچاننے کے باوجود انکار کرنے لگے۔ ان میں حسد کی یہ آگ بھڑک اٹھی کہ نبوت بنی یعقوب علیہ السلام سے نکل کر بنی اسماعیل علیہ السلام میں کیوں منتقل ہوگئی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نبوت و رسالت کی عطا تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے۔ ان کے اس انکار کی پاداش میں دنیا میں ان پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور آخرت میں بھی کافروں کے لئے رسوا کرنے والا سخت عذاب ہے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ

وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَ + هُمْ	اٰمِنُوْا	بِ + مَا
اور	جب	کہا جاتا ہے	واسطے + ان کے	تم ایمان لاؤ	ساتھ + (اس کے) جو
عاطفہ	حرف شرط	ماضی مجہول (ن)	جار + مجرور	فعل امر جمع (فاعل) (افعال)	جار + موصولہ (مجرور)

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	نُؤْمِنُ	بِ + مَا	اُنْزِلَ
اتارا	اللہ نے	کہتے ہیں	ہم ایمان لاتے ہیں	ساتھ + جو	اتاری گئی
فعل ماضی (افعال)	فاعل	فعل ماضی (فاعل)	فعل مضارع جمع متکلم (فاعل) (افعال)	جار + موصولہ مجرور	ماضی مجہول

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ

وَرَآءَ + هٗ	بِ + مَا	يَكْفُرُوْنَ	وَ	عَلٰى + نَا
پیچھے + اس کے	ساتھ + (اس کے) جو	وہ کفر کرتے ہیں	اور	اوپر + ہمارے
مضاف + مضاف الیہ (مَا کا صلہ)	جار + مجرور (موصولہ)	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل) (ن)	عاطفہ	جار + مجرور

وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ

مَعَ + هُمْ	لِ + مَا	مُصَدِّقًا	الْحَقُّ	هُوَ	وَ
ساتھ + اُن کے ہے	واسطے + (اس کے) جو	تصدیق کرنیوالا ہے	سچ ہے	وہ	اور (حالانکہ)
مضاف + مضاف الیہ	جار + موصولہ مجرور	حال	خبر	مبتدا	عاطفہ / حالیہ

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ

مِنْ	اَنْۢبِيَآءَ + اللّٰهِ	تَقْتُلُوْنَ	فَ + لِمَ	قُلْ
سے	نبیوں کو + اللہ کے	تم قتل کرتے ہو	تو + کیوں	کہہ دیجئے
حرف جر	(مفعول) مضاف + مضاف الیہ	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)(ن)	عاطفہ + حرف استفہام	فعل امر

قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ {91}

مُّؤْمِنِيْنَ	كُنْتُمْ	اِنْ	قَبْلُ
ایمان لانے والے	ہو تم	اگر	پہلے
اسم فاعل جمع، (خبر)	فعل ماضی ناقص + اسم	حرف شرط	مجرور مبنی علی الضم

بامحاورہ ترجمہ: اور جس وقت ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری ہوئی کتاب (قرآن) پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اتاری گئی ہے اور جو اسکے علاوہ ہے وہ نہیں مانتے حالانکہ وہی حق ہے اسکی تصدیق کرنے والا ہے جو انکے پاس (کتاب) ہے۔ تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم ایمان دار ہو تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو قتل کیوں کرتے تھے۔

لغوی نکات:

اِذَا　　حرف شرط ہے جو ماضی پر داخل ہو کر اس کو مضارع کے معنی میں کر دیتا ہے (جب)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قِيْلَ {ق و ل} (ن) قَالَ يَقُوْلُ (قَوْلًا) سے ماضی مجہول (إِذَا کی وجہ سے معنی مضارع میں ہے)، (کہا جاتا ہے)

اٰمِنُوْا {ء م ن} (افعال) اٰمَنَ يُؤْمِنُ سے فعل امر حاضر ءَاْمِنْ سے تعلیل کے بعد (اٰمِنْ) سے جمع اٰمِنُوْا، (تم ایمان لاؤ)

يَكْفُرُوْنَ {ك ف ر} (ن) مضارع جمع مذکر غائب (وہ کفر کرتے ہیں)

وَرَآءَهٗ (وَرَاءَ + هٗ) وَرَاء اسم ظرف زمان و مکان (مضاف) + ہ ضمیر (مضاف الیہ) مذکر و مونث کے لئے مساوی ہے۔ وَرَاءَ ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے۔ مضاف الیہ کبھی ضمیر اور کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن میں دونوں طرح ہے بمعنی (پیچھے، علاوہ + اس کے)

الْحَقُّ {ح ق ق} (ن/ض) سے مصدر ہے (هُوَ کی خبر ہے) جو چیز واقعہ کے مطابق ہو۔ (سچ اور حق ہے)

مُصَدِّقًا {ص د ق} باب تفعیل سے اسم فاعل، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، (تصدیق کرنے والا ہے)

مَعَهُمْ (مَعَ + هُمْ) لفظ مَعَ اسم ظرف ہے جو مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے، اس کا مضاف الیہ کبھی اسم ضمیر جس طرح یہاں ہے اور کبھی اسم ظاہر کی شکل میں، اس سے پہلے مَا موصولہ ہے جس کا صلہ محذوف ہے جو تورات ہے۔ (ساتھ + اُن کے)

فَلِمَ (فَ + لِمَ) فَ جزائیہ ہے جو جواب شرط پر دلالت کرتی ہے، (شرط محذوف ہے اِنْ كُنْتُمْ كَذٰلِكَ۔ فَلِمَ) لِمَ حرف استفہام ہے، کیوں، کس لئے۔ (ساتھ / پاس + ان کے)

تَقْتُلُوْنَ {ق ت ل} (ن) مضارع جمع مذکر مخاطب (تم قتل کرتے ہو) یہاں مضارع ماضی کے معنی میں ہے یعنی (قَتَلْتُمْ) (قتل کرتے تھے)

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ (مرکب اضافی ہے)، {ن ب ء} باب تفعیل سے اسم الفاعل نَبِیٌّ کی جمع مکسر اَنْۢبِيَاءَ ہے یہ تَقْتُلُوْنَ کا مفعول ہے (اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو)

كُنْتُمْ كَانَ کی گردان میں فعل ماضی جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے، اَنْتُمْ اس میں اسکا اسم ہے، (تم ہو)

مُّؤْمِنِيْنَ {ء م ن} باب (افعال) سے اسم فاعل جمع مذکر (نصبی حالت) کیونکہ كُنْتُمْ کی خبر ہے۔ (ایمان لانے والے)

تفسیری نکات: جب یہودیوں سے کہا جاتا ہے کہ اس قرآن پر ایمان لاؤ تو بہانہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو تورات کو مانتے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ صحیح معنوں میں تورات کو بھی نہیں مانتے تورات کے احکام کو جھٹلاتے ہیں اور اس سے گھناؤنا جرم کہ وہ اللہ کے نبیوں کو قتل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا ہے کہ اگر تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم اپنی کتابوں (سابقہ الہامی کتابوں) پر ایمان رکھتے ہو تو پھر نبیوں کو کیوں قتل کرتے ہو۔ یہاں پر ان کو ترغیب دلائی گئی ہے کہ اس قرآن پر ایمان لاؤ جو اپنے سے پہلے تمہیں بھیجی ہوئی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہے۔ تو جو اس کتاب (قرآن) کو نہیں مانتا گویا کہ وہ سابقہ کسی کتاب کو نہیں مانتا۔ جس طرح ایک نبی کی تکذیب سے تمام انبیاء کی تکذیب لازم آتی ہے، اسی طرح قرآن کو نہ ماننے کی شکل میں دیگر آسمانی کتب کی تکذیب لازم آتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ

ثُمَّ	الْبَيِّنٰتِ	بِ	مُّوْسٰى	كُمْ	جَآءَ	لَ+قَدْ	وَ
پھر	واضح نشانیوں کے	ساتھ	موسیٰ علیہ السلام	تمہارے پاس	لایا	یقیناً + یقیناً	اور
عاطفہ	مجرور	جار	فاعل مؤخر	مفعول مقدم	ماضی	برائے تاکید کلام (حرف تحقیق)	عاطفہ

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ {92}

ظٰلِمُوْنَ	اَنْتُمْ	وَ	بَعْدِ+هٖ	مِنْ	الْعِجْلَ	اتَّخَذْتُمُ
ظلم کرنے والے	تم	اور	پیچھے + اس کے	سے	بچھڑے کو	تم نے پکڑا (معبود بنایا)
اسم فاعل (خبر)	مبتدا	حالیہ	مجرور / مضاف + مضاف الیہ	حرف جر	مفعول	فعل ماضی (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: (اے یہودیو!) تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام واضح نشانیاں لے کر آئے اور پھر اس کے بعد تم نے بچھڑے کو معبود بنالیا لہٰذا تم ظالم لوگ ہو۔

لغوی نکات:

لَقَدْ — (لَ+قَدْ) (لَ) تاکید کلام کیلئے استعمال ہوتا ہے اور قَدْ تحقیق کلام کیلئے دونوں میں تاکید در تاکید کا معنی پایا جاتا ہے جیسے (یقیناً یقیناً)

بِالْبَيِّنٰتِ — (بِ + اَلْبَيِّنٰتِ) مرکب جاری ہے، اَلْبَيِّنَةُ کی جمع "اَلْبَيِّنَاتِ" (مجرور) (واضح نشانیاں، یعنی معجزات اور صحیفے)

اتَّخَذْتُمْ — {ء خ ذ} باب (افتعال) فعل ماضی / جمع مذکر مخاطب + فاعل (تم نے پکڑ لیا / بنالیا) یعنی معبود بنالیا۔

الْعِجْلَ — {ع ج ل} اسم ہے اِتَّخَذَ کا مفعول ہے، حالت نصب۔ (بچھڑا)

ظٰلِمُوْنَ — {ظ ل م} باب (ض) اسم فاعل، ظَالِمٌ کی جمع ہے، حالت رفع (خبر) (ظلم کرنے والے)

تفسیری نکات: اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہودیوں کو مخاطب کر کے ان کی سابقہ روش اور نافرمانیوں کو یاد دلا رہے ہیں، لہٰذا ان کو فرمایا! موسیٰ علیہ السلام تمہارے پاس کئی معجزے لے کر آئے تاکہ تم راہ ہدایت اور توحید اختیار کر لو لیکن بجائے ایمان لانے کے اور توحید اپنانے کے تم نے بچھڑے کو معبود بنالیا اور اس کی پوجا شروع کر دی اور ظالم بن گئے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا

رَفَعْنَا	وَ	كُمْ	مِيْثَاقَ	اَخَذْنَا	اِذْ	وَ
بلند کیا ہم نے	اور	تم سے	پختہ اقرار	پکڑا ہم نے	جب	اور
فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	عاطفہ	مضاف الیہ	(مفعول) مضاف	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	ظرف	عاطفہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

فَوْقَ + كُمُ	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَا	اٰتَيْنَا	كُمْ
اوپر + تمہارے	طور پہاڑ کو	تم پکڑو	جو	ہم نے دیا	تم کو
ظرف، مضاف + مضاف الیہ	مفعول	فعل امر جمع (فاعل) (ن)	موصولہ	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	مفعول

بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا

بِ + قُوَّةٍ	وَّ	اسْمَعُوْا	قَالُوْا	سَمِعْنَا
ساتھ + قوت کے	اور	تم سنو	انہوں نے کہا	ہم نے سنا
جار + مجرور	عاطفہ	فعل امر جمع مذکر	فعل ماضی جمع مذکر	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)

وَعَصَيْنَا ق وَ اُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ

وَ	عَصَيْنَا	وَ	اُشْرِبُوْا	فِيْ	قُلُوْبِ	هِمُ	الْعِجْلَ
اور	ہم نے نافرمانی کی	اور	پلائے گئے وہ	میں	دلوں	ان کے	بچھڑے کی محبت
عاطفہ	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	عاطفہ	ماضی مجہول	جار	مضاف	مضاف الیہ (مجرور)	مفعول

بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ

بِ	كُفْرِ	هِمْ	قُلْ	بِئْسَ	مَا	يَاْمُرُ	كُمْ	بِ + هٖ
بسبب	کفر کے	ان کے	کہہ دیجئے	برا ہے	جو	حکم کرتا ہے	تم کو	ساتھ + اس کے
جار	مجرور مضاف	مضاف الیہ	فعل امر	فعل ذم	موصولہ	فعل مضارع	مفعول (مقدم)	جار + مجرور

اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ {93}

اِيْمَانُ + كُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ
ایمان + تمہارا	اگر	ہو تم	ایمان لانے والے
(فاعل مؤخر) مضاف + مضاف الیہ	حرف شرط	فعل ناقص + اسم	اسم فاعل + جمع مذکر، حالت نصبی (كُنْتُمْ کی خبر)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بامحاورہ ترجمہ: جب ہم نے تم (یہود) سے پختہ عہد لیا اور تمہارے اوپر پہاڑ کو اٹھایا (اور کہا) کہ جو چیز ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لو اور سنو (ہدایت کی بات) تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا ہے۔ لیکن ہم نافرمانی کریں گے تو ان کے اسی کفر (انکار) کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت ڈال دی گئی تو آپ ان سے کہہ دیں کہ ''تمہارا'' ایمان جس چیز کا تمہیں حکم دیتا ہے، وہ بہت بری ہے۔ اگر ایمان (خالص) رکھتے ہو (تو اس طرح کی حرکت نہ کرو)

لغوی نکات:

مِیْثَاقَکُمْ (مِیْثَاقَ + کُمْ) مرکب اضافی ہے۔ مِیْثَاقٌ کا مادہ {و ث ق} اسم آلہ یا مصدر ہے، اس کی جمع مَوَاثِیْقُ ہے۔ (مفعول ہے) (پختہ عہد، قول وقرار جس پر قسم کھائی جائے۔ پختگی اور مضبوطی پیدا کرنے کا ذریعہ)۔

رَفَعْنَا {ر ف ع} باب (ف) فعل ماضی جمع متکلم (ہم نے بلند کیا)

فَوْقَکُمْ فَوْقَ + کُمْ (مرکب اضافی) فَوْقَ یہاں مضاف ہے اور یہ اسم ظرف ہے اوپر کو کہتے ہیں + کُمْ مضاف الیہ (تمہارے اوپر)

الطُّوْرَ رَفَعْنَا کا مفعول ہے اس پہاڑ کا نام ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔

خُذُوْا {ء خ ذ} باب (ن) فعل امر (جمع مذکر) (تم پکڑو)

بِقُوَّۃٍ (بِ + قُوَّۃٍ) (مرکب جاری) (طاقت / مضبوطی کے ساتھ)

اسْمَعُوْا {س م ع} باب (س) فعل امر جمع مذکر، (تم سنو) (اطاعت کرو) سننا اطاعت کا سبب ہے

عَصَیْنَا {ع ص ی} باب (ض) عَطٰی یَعْصِیْ فعل ماضی جمع متکلم (ہم نے نافرمانی کی) یہاں معنی ہے (کریں گے)

اُشْرِبُوْا {ش ر ب} باب افعال سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب (وہ پلائے گئے) یعنی ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت گہری ہوگئی۔ لفظ شراب بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے کسی کی محبت یا بغض دل میں سرایت کر جائے تو یہ لفظ بولتے ہیں۔

الْعِجْلَ {ع ج ل} (مفعول بہ ہے) اصل میں حُبَّ الْعِجْلِ تھا۔ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کی جگہ رکھ دیا (بچھڑے کی محبت)

بِئْسَمَا اصل میں (بِئْسَ + مَا) ہے مَا موصولہ ہے اور بِئْسَ افعال ذم سے ہے۔ یہ حرف بطور ماضی مستعمل ہوتا ہے (برا ہے وہ جو)

یَاْمُرُکُمْ {ء م ر} (ن) اَمَرَ یَاْمُرُ سے فعل مضارع + کُمْ ضمیر متصل مفعول (وہ تم کو حکم کرتا ہے)

اِیْمَانُکُمْ {ء م ن} باب افعال سے (اِیْمَانٌ) مصدر ہے جو یہاں مضاف + کُمْ مضاف الیہ۔ یَاْمُرُکُمْ کا فاعل ہے۔ (تمہارا ایمان)

اِنْ حرف شرط ہے۔ (اگر)

مُّؤْمِنِیْنَ {ء م ن} باب (افعال) سے اسم الفاعل جمع مذکر حالت نصب۔ اِنْ کی خبر ہے۔ اصل میں شرط بعد میں اور بِئْسَمَا جزاء پہلے ہے۔ (اصل عبارت اس طرح ہے اِنْ کُنْتُمْ مُؤمِنِیْنَ فَبِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ بِہٖ اِیْمَانُکُمْ)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تفسیری نکات: اللہ تعالیٰ نے کوہ طور کو بنی اسرائیل کے سروں کے اوپر اٹھا کر ان سے پختہ عہد لیا کہ جو احکام ہماری طرف سے تم پر نازل ہوں گے، ان پر کاربند رہنا اور احکام کو غور سے سننا۔ تو کہنے لگے کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی ہے اور ان کے اس کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت پیدا کردی گئی۔ اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو ایمان دار سمجھتے تھے حالانکہ وعدہ کی خلاف ورزی، بچھڑے کی پوجا اور دیگر احکام الٰہی سے انحراف اور ان کے موجودہ ایمان یعنی باطل عقائد نے ان کو بری حرکات میں ملوث کردیا اور اگر ان میں ایمان صحیح ہوتا تو وہ ایسی حرکات نہ کرتے۔ اگر انسان میں اللہ کی نافرمانی آ جائے تو یہ عدم ایمان کی نشانی ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

قُلْ	اِنْ	كَانَتْ	لَ + كُمْ	الدَّارُ	الْاٰخِرَةُ
کہہ دے	اگر	ہے	لئے + تمہارے	گھر	آخرت کا
فعل امر حاضر (ن)	حرف شرط	فعل ماضی ناقص	جار + مجرور	موصوف	صفت (كَانَتْ کا اسم)

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

عِنْدَ	اللّٰهِ	خَالِصَةً	مِّنْ	دُوْنِ	النَّاسِ
پاس	اللہ تعالیٰ کے	خاص طور پر	سے	سوائے / علاوہ	لوگوں کے
ظرف مضاف	مضاف الیہ	اسم فاعل حال (مونث) (كَانَتْ کی خبر)	(حرف جر)	ظرف / مضاف	مضاف الیہ (مجرور)

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ {94}

فَ	تَمَنَّوُا	الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ
تو	تم تمنا کرو	موت کی	اگر	ہو تم	سچے
حرف	فعل امر حاضر جمع (فاعل)	مفعول	حرف شرط	فعل ناقص+اسم	اسم فاعل جمع مذکر (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کے ہاں آخرت کا گھر باقی لوگوں کے علاوہ خالص تمہارے لئے ہی ہے تو (پھر) موت کی تمنا کر کے دیکھو، اگر تم سچے ہو۔

لغوی نکات:

كَانَتْ {ك و ن} باب (ن) سے فعل ماضی ناقص واحد مونث غائب۔ (ہے)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ (مرکب توصیفی) اور یہ کَانَتْ کا اسم ہے۔ اَلدَّارُ مؤنث سماعی ہے جو یہاں معرفہ ہے اسی لئے اَلْاٰخِرَةُ اس کی صفت مؤنث آئی ہے، (آخرت کا گھر)

خَالِصَةً {خ ل ص} (ن) سے اسم فاعل واحد مونث یا یہ عَافِيَةٌ کی طرح مصدر ہے۔ (اَلدَّارُ) سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور کَانَتْ کی خبر ہے (خالص، خاص طور پر)

دُوْنِ النَّاسِ دُوْنِ النَّاسِ مرکب اضافی، حالت جری (اَلنَّاسِ) پر الف لام استغراق (کل جنس) کے لئے ہے (سب لوگوں کے علاوہ)

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَ + تَمَنَّوْا {م ن ی} باب تفعل، تَمَنّٰی يَتَمَنّٰی (تَمَنِّیْ) سے فعل امر حاضر جمع مذکر مخاطب اصل میں تَمَنَّيُوْا تھا، تعلیل کے بعد تَمَنَّوْ ہو گیا اور اَلْمَوْتَ مفعول ہوا (تمنا کرنا۔ خواہش کرنا) (موت کی تمنا کرو)

صٰدِقِيْنَ {ص د ق} باب (ن) اسم فاعل جمع مذکر (کُنْتُمْ) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب ہے، (سچے)

تفسیری نکات: یہودی کہتے ہیں کہ جنت کے وارث صرف ہم ہیں اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یہودیوں کو کہو کہ اگر تم جنت میں جانے کے اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو موت کی تمنا کر کے دکھاؤ۔ کیوں کہ مرنے کے بعد ہی جنت میں پہنچنا ہے۔ تاکہ تم اس دنیا کی زندگی کو چھوڑ کر جنت میں جلدی پہنچو۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ

قَدَّمَتْ	بِ + مَا	اَبَدًا	يَتَمَنَّوْ + هُ	لَنْ	وَ
آگے بھیجا ہے	بسبب اس کے + جو	کبھی بھی / ہمیشہ	وہ تمنا کریں گے + اس (موت) کی	ہرگز نہیں	اور
فعل ماضی (واحد مونث)	سببیہ جارہ + موصولہ	ظرف ہمیشہ منصوب	فعل مضارع، فاعل + مفعول	ناصبۃ المضارع نافیہ	عاطفہ

اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ {95}

بِ + الظّٰلِمِيْنَ	عَلِيْمٌ	اللّٰهُ	وَ	هِمْ	اَيْدِيْ
ساتھ + ظالموں کے (کو)	خوب جاننے والا	اللہ تعالیٰ	اور	ان کے نے	ہاتھوں
جار + مجرور (اسم فاعل جمع مذکر)	صفت مشبہ بمعنی (اسم فاعل)	مبتدا	عاطفہ	مضاف الیہ (فاعل)	مضاف

بامحاورہ ترجمہ: وہ اس (موت) کی آرزو کبھی بھی ہرگز نہیں کریں گے، اُن (بُرے) اعمال کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لغوی نکات:

لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ لَنْ + یَتَمَنَّوْ + هُ {م ن ی} باب تفعّل سے مضارع معلوم جمع مذکر غائب، یَتَمَنَّوْ اصل میں یَتَمَنَّوْنَ تھا، اس سے پہلے لَنْ ناصبۃ المضارع برائے نفی تاکید مستقبل کی وجہ سے مضارع کے آخر سے "نَ" اعرابی ساقط ہوگیا، ہُ ضمیر واحد مفعول ہے جوکہ (اَلْمَوْتَ) کی طرف لوٹ رہی ہے کہ (وہ ہرگز تمنا نہ کریں گے) اس موت/ مرنے کی۔

بِمَا بِ + مَا۔ بِ سببیہ ہے اور مَا موصول ہے۔ (بسبب اس کے + جو)

قَدَّمَتْ {ق د م} باب تفعیل، ماضی واحد مونث غائب (آگے بھیجا) (کسی کام کو آگے بھیجنا)

اَیْدِیْهِمْ اَیْدِیْ + هِمْ، یَدٌ کی جمع اَیْدِیْ ہے جو یہاں مضاف ہے۔ جب کہ هِمْ اصل میں هُمْ ہے لیکن یہاں پڑھنے میں آسانی کے لئے هِمْ استعمال ہوا جوکہ مضاف الیہ ہے۔ اَیْدِیْهِمْ مرکب اضافی ہے جو قَدَّمَتْ کا فاعل ہے (اُن کے ہاتھوں نے)

بِالظّٰلِمِیْنَ بِ + الظّٰلِمِیْنَ {ظ ل م} باب (ض) اسم فاعل جمع مذکر، جری حالت (ظلم کرنے والوں کو)

تفسیری نکات: سابقہ آیت میں یہودیوں سے جنت کے واث بننے کے لئے موت کی تمنا کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اس آیت میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ یہ لوگ موت کی تمنا تو ہرگز نہ کریں گے کیونکہ ان کو اپنے بُرے اعمال کی سزا سامنے نظر آ رہی ہے کہ یونہی وہ مریں گے عذاب جہنم شروع ہو جائے گا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ دخول جنت میں جھوٹے ہیں اور اللہ تو ایسے ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

وَ	لَ + تَجِدَنَّ + هُمْ	اَحْرَصَ	النَّاسِ
اور	ضرور یقیناً تو پائے گا + ان کو	زیادہ حریص	سب لوگوں سے
عاطفہ	لام تاکید + فعل مضارع مؤکد نون ثقیلہ (فاعل اَنْتَ) + مفعول	اسم تفضیل (مضاف)	مضاف الیہ

عَلٰی حَیٰوةٍ ۚ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ یَوَدُّ

عَلٰی	حَیٰوةٍ	وَ	مِنَ	الَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْا	یَوَدُّ
اوپر/ متعلق	زندگی کے	اور	سے	ان لوگوں سے جو	انہوں نے شرک کیا	چاہتا ہے
جار	مجرور	عاطفہ	حرف جار	اسم موصول جمع	فعل ماضی، فاعل (افعال)	فعل مضارع

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ج وَ

اَحَدُ + هُمْ	لَوْ	يُعَمَّرُ	اَلْفَ	سَنَةٍ	وَ
ہر ایک + اُن کا	کاش کہ	عمر دیا جائے	ایک ہزار	سال	اور
مضاف+مضاف الیہ (فاعل)	حرف تمنا	مضارع مجہول (تفعیل)	(عدد) مضاف	مضاف الیہ	عاطفہ

مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ط

مَا	هُوَ	بِ + مُزَحْزِحِ + هٖ	مِنَ	الْعَذَابِ	اَنْ	يُّعَمَّرَ
نہیں ہے	وہ	ساتھ + بچانے والا + اس کو	سے	عذاب	یہ کہ	عمر دیا جائے
نافیہ	ضمیر واحد مذکر	جار + اسم فاعل مضاف +مضاف الیہ	حرف جار	مجرور	ناصبہ	مضارع مجہول (تفعیل)

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ {96} ع

وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِ + مَا	يَعْمَلُوْنَ
اور	اللہ	خوب دیکھنے والا	ساتھ + اس کے جو	وہ عمل کرتے ہیں
مستانفہ	مبتدا	صفت مشبہ (خبر)	جار+مجرور موصولہ	مضارع جمع مذکر غائب (س)

بامحاورہ ترجمہ: تُو ان یہودیوں کو سب لوگوں سے بڑھ کر زندہ رہنے پر حریص پائے گا اور اُن لوگوں کو (بھی) جو شرک کرتے ہیں۔ ان (یہود و مشرکین) میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش اس کی عمر ہزار سال ہو۔ حالانکہ اگر ان کو یہ (لمبی) عمر بھی دے دی جائے تو وہ ان کو (اللہ کے) عذاب سے بچانے والی نہیں اور وہ جو کچھ کررہے ہیں اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔

لغوی نکات:

لَتَجِدَنَّ + هُمْ لَ + تَجِدَنَّ + هُمْ۔ لَ تاکید کے لئے ہے اور تَجِدَنَّ {و ج د} باب (ض) کے فعل مضارع واحد مذکر حاضر کے آخر میں نَّ نون مشدد (ثقیلہ) بھی برائے تاکید ہے اور هُمْ ضمیر مفعول ہے۔ (تو یقیناً یقیناً پائے گا ان کو)

اَحْرَصَ {ح ر ص} (ض/س) سے اسم تفضیل تَجِدَنَّ کا مفعول ثانی ہے، (بہت زیادہ لالچی)

اَشْرَكُوْا {ش ر ک} باب افعال۔ ماضی جمع مذکر غائب (جنہوں نے شرک کیا)، اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک و شامل کرنا، بہت بڑا شرک اور ظلم عظیم ہے

يَوَدُّ {و د د} (س) وَدَّ يَوَدُّ، فعل مضارع واحد مذکر غائب (شدت سے چاہتا ہے، پسند کرتا ہے)

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لَوْ حرف تمنّٰی ہے اور لَیْتَ کے معنی میں ہے (کاش کہ/تمنا کرنا)

یُعَمَّرُ {ع م ر} باب تفعیل سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب، اس میں ھُوَضمیر مستتر نائب فاعل ہے (عمر دیا جائے)

بِمُزَحْزِحِہٖ بِ + مُزَحْزِحِ + ہٖ {ز ح ز ح} باب (فَعْلَلَ) زَحْزَحَ، سے اسم فاعل مضاف، پہلے (بِ) حرف جار ہے، اس لئے یہ مجرور ہے اور ہٖ اصل میں ہُ ہے جو ضمیر واحد مذکر غائب ہے مضاف الیہ ہے۔ ثقل سے بچنے کے لئے ہُ کی پیش کو زیر (ہِ) سے بدلا گیا اور یہ ہِ ضمیر اس انسان متمنی کی طرف لوٹ رہی ہے۔ (اس کو بچانے والا، چھڑانے والا)

تفسیری نکات: حقیقت یہ ہے کہ یہ (یہودی اور مشرکین) لوگ اپنے برے اعمال کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کو چھوڑ کر دوسری دنیا میں جانے کا قطعاً ارادہ نہیں کرتے، انکو اپنے گناہوں کی سزا نظر آ رہی ہے۔ ظاہر ہے انکا دعویٰ جھوٹا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کی سب سے زیادہ تمنا کرنے والے یہ یہودی ہی ہیں یا جو مشرک ہیں یہ دنیا کی لذتوں میں اس قدر مستغرق ہیں کہ ان میں سے ہر ایک یہی پسند کرتا ہے کہ اسکی عمر ہزار سال ہوجائے تاکہ اس دنیا میں مزے کرلے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر انکی عمر ہزار سال بھی ہوجائے تو بھی زیادہ عمر اُنکو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ انکے گناہوں کی سزا تو انکو مل کر ہی رہے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انکے ہر عمل کو جانتا ہے۔

قُلْ مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ

قُلْ	مَنْ	کَانَ	عَدُوًّا	لِ + جِبْرِیْلَ
کہہ دو	جو (شخص)	ہے	دشمن	کا + جبریل علیہ السلام
فعل امر واحد مذکر (اَنْتَ فاعل)	موصولہ	فعل ناقص (ھُوَ) ضمیر مستتر اس کا اسم	خبر	جار + مجرور

فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ عَلٰی قَلْبِکَ

فَ + اِنَّ + ہٗ	نَزَّلَ + ہٗ	عَلٰی	قَلْبِ + کَ
تو + یقیناً + وہ	اس نے اتارا اس (قرآن) کو	اوپر	دل کے + تیرے
تعلیلیہ، جواب شرط + حرف مشبہ بالفعل + ہٗ۔ اِنَّ کا اسم	فعل ماضی، فاعل + مفعول۔ اِنَّ کی خبر	جار	مضاف + مضاف الیہ (مجرور)

بِاِذْنِ اللہِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ

بِ + اِذْنِ	اللہِ	مُصَدِّقًا	لِ + مَا	بَیْنَ
سے + حکم	اللہ کے	تصدیق کرنے والا	اس کے لئے + جو	درمیان، آگے
جار + مجرور مضاف	مضاف الیہ	اسم فاعل حال معطوف علیہ	جار + مجرور موصولہ	ظرف مضاف

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ {97}

يَدَیْ + ہٖ	وَ	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى	لِ + الْمُؤْمِنِيْنَ
ہاتھوں کے+اس کے	اور	ہدایت ہے	اور	خوشخبری ہے	لئے + ایمان والوں کے
مضاف الیہ مضاف+مضاف الیہ	عاطفہ	مصدر منصوب معطوف	عاطفہ	معطوف مصدر	جار + مجرور/ اسم الفاعل جمع مذکر

بامحاورہ ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ جو کوئی جبرئیل علیہ السلام کا دشمن ہے (ہوتا رہے) جب کہ اُس نے تو اس (قرآن) کو آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے (حالانکہ یہ قرآن) تصدیق کرنے والا ہے اس (کتاب) کی جو اس سے پہلے آچکی ہے اور (یہ کتاب) ایمان والوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

لغوی نکات:

عَدُوًّا {ع د و} باب (ن) سے مصدر اور اسم صفت جو یہاں کَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور اس کا اسم "هُوَ" محذوف ہے۔ (دشمنی، عداوت)

جِبْرِيْلَ یہ جِبْر اور اِیْل سے مرکب ہے جس کے معنی عبداللہ کے ہے یا جبر بمعنی بادشاہ اور اِیْل اَوَّل سے بمعنی رجوع مراد ہے، یعنی بادشاہ (اللہ) کی طرف بار بار رجوع کرنے والا یعنی آنے جانے والا اور وہ فرشتہ جو اللہ کی طرف سے پیغمبروں کے پاس وحی لاتا ہے، مراد جبرئیل علیہ السلام۔ یہ اسم غیر منصرف ہونے کی وجہ سے اس کے (لَ) پر زبر ہے، اس کی جری حالت ہے۔

نَزَّلَهٗ {ن ز ل} باب تفعیل سے فعل ماضی + ہٗ ضمیر مفعول (اتارنا)

قَلْبِكَ "عَلٰى قَلْبِ + كَ" مرکب جاری ہے۔ قَلْبِ (مضاف) كَ (مضاف الیہ) (مجرور) {ق ل ب} باب (ض) سے مصدر، قَلْبٌ کی جمع قُلُوْبٌ ہے، عَلٰى قَلْبِكَ (تیرے دل پر)

مُصَدِّقًا {ص د ق} باب تفعیل سے اسم فاعل اور نَزَّلَهٗ کی ہٗ ضمیر سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (تصدیق کرنے والا)

بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ اسم ظرف مضاف۔ يَدَيْهِ [يَدَیْ (مضاف الیہ مضاف) + ہٗ مضاف الیہ] عمومی معنی ہاتھ ہے لیکن یہاں معنی آگے/پہلے ہے، یعنی جو کتاب پہلے اُتری ہے، تورات و انجیل وغیرہ۔ يَدَیْ اصل میں يَدَانِ تھا، نصبی حالت يَدَيْنِ، ن اضافت کی وجہ سے گر گیا لیکن چونکہ یہ بَيْنَ کا مضاف الیہ ہے، اس لئے حالت جر میں ہے اور آگے یہ ہٗ ضمیر کی طرف مضاف ہے، (اس کے سامنے/آگے)

هُدًى {ہ د ی} باب (ض) سے مصدر، اس کا عطف مُصَدِّقًا پر ہونے کی وجہ سے یہ بھی منصوب ہے۔ (ہدایت)

بُشْرٰى {ب ش ر} اسم مصدر منصوب ہے اور مُصَدِّقًا پر عطف کی وجہ سے حال/منصوب ہے۔ (خوشخبری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیری نکات: یہودی جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے تھے اور میکائیل سے دوستی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جبرئیل وغیرہ میرے بندے (فرشتے) ہیں یہ میرے پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور میرے حکم کے تابع ہیں جبرئیل کو ہی میں نے قرآن دے کر بھیجا ہے جو سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور اس میں ہدایت ہے اور اہل ایمان کے لئے خوشخبری ہے تو اس قرآن کو پڑھنا چاہئے اور اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا چاہے۔

مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰہِ وَ

مَنۡ	کَانَ	عَدُوًّا	لِ + اللّٰہِ	وَ
جوشخص	ہے	دشمن	لئے + اللہ (کے)	اور
موصولہ بمعنی شرطیہ	فعل ماضی ناقص (ھُوَ اسم)	خبر	جار + مجرور / معطوف علیہ	عاطفہ

مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَجِبۡرِیۡلَ

مَلَائِکَۃِ + ہٖ	وَ	رُسُلِ + ہٖ	وَ	جِبۡرِیۡلَ
فرشتوں کا + اس کے	اور	رسولوں کا + اس کے	اور	جبرئیل کا
مضاف + مضاف الیہ/معطوف (1)	عاطفہ	مضاف + مضاف الیہ/معطوف (2)	عاطفہ	معطوف (3)

وَمِیۡکٰلَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ {98}

وَ	مِیۡکٰلَ	فَ	اِنَّ	اللّٰہَ	عَدُوٌّ	لِ + اَلۡکٰفِرِیۡنَ
اور	میکال کا	تو	یقیناً	اللہ تعالیٰ	دشمن ہے	کے لئے/کا + کافروں
عاطفہ	معطوف (4)	جزائیہ	حرف مشبہ بالفعل	اسم (اِنَّ کا)	خبر (اِنَّ کی)	جار + مجرور اسم فاعل جمع مذکر

بامحاورہ ترجمہ: جوکوئی اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکے رسولوں کا اور جبرائیل و میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کا دشمن ہے۔

لغوی نکات:

مَلٰٓئِکَتِہٖ مَلَائِکَۃِ + ہٖ مرکب اضافی ہے۔ مَلَکٌ کی جمع مَلَائِکَۃِ ہے۔ معطوف اسکا عطف لِلّٰہِ پر ہے (فرشتے، یہ اللہ کی نورانی مخلوق ہے اور سب سے زیادہ طاقت والی مخلوق ہے جسکا کام اللہ کی فرماں برداری اور تعمیل حکم ہے اور یہ مخلوق معصوم عن الخطا ہے)۔

رُسُلِہٖ رُسُلِ + ہٖ مرکب اضافی {ر س ل} رَسُوْلٌ کی جمع رُسُلٌ ہے۔ حالت جری معطوف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے معزز و محترم بندے۔ جو کہ انسانوں میں سے ہی اللہ تعالیٰ منتخب کرتا ہے۔ اور ان پر وحی کرتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیری نکات: یہودی جبرئیل علیہ السلام سے بغض و حسد رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارے آباء و اجداد پر عذاب کی خبریں لانے والا فرشتہ ہے۔ اس طرح ہمارے راز و بھید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھولتا ہے۔ تو اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کو مورد الزام ٹھہرانا بہت بڑی حماقت ہے، وہ تو صرف پیغام رسانی کا کام کرتا ہے، اصل عذاب بھیجنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے اور وہ عذاب بھی تمہارے گناہوں کی وجہ سے ہے تو اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل سے دشمنی بڑی مہنگی پڑے گی کیونکہ اس ایک کی دشمنی سے اللہ تعالیٰ، تمام فرشتے، تمام رسولوں سے دشمنی ہوگی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ اللہ کے ولیوں سے دشمنی حرام ہے بشرطیکہ وہ اللہ کے ولی ہوں۔ ان کی عزت کرنی چاہیے اگر ان کی بات قرآن و حدیث کے موافق ہو تو ماننی چاہیے اور ان کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کی قبروں پر گنبد، قبے بنانا یا عرس و میلے کا اہتمام کرنا، ان کے نام کی نذر و نیاز ماننا، ان پر چادریں چڑھانا، حاجت روا، مشکل کشا ماننا، دست بستہ کھڑے ہونا یہ سب حرام ہے اور شرکِ عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ

بَيِّنٰتٍ	اٰيٰتٍ	اِلَىٰ + كَ	اَنْزَلْنَآ	لَ + قَدْ	وَ
واضح	آیتیں	طرف + تیری۔ آپ کی	ہم نے اتارا	یقیناً + یقیناً	اور
صفت	(مفعول) (موصوف)	جار + مجرور	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	تاکید در تاکید	مستانفہ

وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ {99}

الْفٰسِقُوْنَ	اِلَّا	بِ + هَا	يَكْفُرُ	وَ + مَا
نافرمان	مگر	ساتھ + اس کے	انکار کرتے	اور + نہیں
اسم فاعل جمع مذکر (يَكْفُرُ کا فاعل ہے)	حرف استثنا	جار + مجرور	فعل مضارع (ن)	عاطفہ + نافیہ

بامحاورہ ترجمہ: اور یقیناً ہم نے آپ کی طرف واضح آیتیں اتاری ہیں جن کا انکار سوائے فاسقوں کے کوئی اور نہیں کرتا۔

لغوی نکات:

اٰيٰتٍ آيَةٌ کی جمع آیات ہے، آیتیں، امام راغب کے نزدیک یا توایٌّ سے مشتق ہے، ایک چیز کو دوسری سے جدا کرنا اور ان کے نزدیک زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ تَاَیٌّ (باب تفعل کا مصدر) سے مشتق ہے، کسی چیز پر ٹھہرنا اور سبقت حاصل کرنا۔

بَيِّنٰتٍ {ب ی ن} بَيِّنَةٌ کی جمع ہے، آیات موصوف اور بَیِّنَاتِ صفت، موصوف صفت مل کر اَنْزَلْنَا کا مفعول ہے (واضح)

الْفٰسِقُوْنَ {ف س ق} باب (ن) اسم فاعل جمع مذکر (حدود الٰہی سے تجاوز کرنے والے کو فاسق کہتے ہیں)

تفسیری نکات: یہودیوں کے ہاں رسول کی صداقت کے لئے معجزات کا اعتبار ہوتا ہے، اسی طرح انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وآلہ وسلم سے معجزات طلب کئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے آپ کو بے شمار واضح معجزات عطا کئے ہیں اور سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے اور بھی بہت سے معجزے اللہ نے عطا فرمائے ہیں ان کا انکار کافر ہی کرتے ہیں۔

اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ

أ + وَ	كُلَّمَا	عٰهَدُوْا	عَهْدًا	نَبَذَ + هٗ
(کیا + اور) اور کیا	جب بھی	انہوں نے عہد کیا	اچھی طرح عہد کرنا	پھینک دیا + اس کو
ہمزہ استفہام + عاطفہ	ظرفیہ شرطیہ	فعل ماضی، فاعل (مفاعلہ)	مفعول مطلق	فعل ماضی + مفعول مقدم

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ {100}

فَرِيْقٌ	مِنْ + هُمْ	بَلْ	اَكْثَرُ + هُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ
ایک جماعت نے	سے + ان میں	بلکہ	اکثر + اُن کے	نہیں	وہ ایمان لاتے
فاعل موخر	جار + مجرور	حرف اضراب	مضاف + مضاف الیہ (مبتدا)	نافیہ	فعل مضارع جمع (افعال) (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: کیا (ایسا نہیں کہ) جب بھی انہوں نے عہد و اقرار کیا تو اُن میں سے ایک جماعت نے اس کو پھینک دیا، بلکہ ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔

لغوی نکات:

عٰهَدُوْا {ع ہ د} باب مفاعلہ، عَاهَدَ یُعَاهِدُ سے/ ماضی معلوم جمع مذکر غائب (عہد کرنا)

نَّبَذَهٗ {ن ب ذ} باب (ض) نَبَذَ یَنْبِذُ نَبْذٌ سے ماضی معلوم، واحد مذکر غائب (اپنے سامنے یا پیچھے چیز کو پھینکنا، پٹخنا)

فَرِيْقٌ {ف ر ق} یہ اسم جمع ہے اور مرفوع ہے کیونکہ یہ نَبَذَ کا فاعل ہے، اس کا استعمال کثیر وقلیل کے لئے ہے۔ (گروہ)

تفسیری نکات: ان یہودیوں کو یہ بھی بیماری ہے کہ جب عہد کرتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ اس عہد کو توڑتے ہیں کیونکہ ان کی تاریخ غداری، نافرمانی، سرکشی کے واقعات سے بھری ہوئی ہے اور ان کی اکثریت ایمان سے انکاری ہے اور عدم ایمان سے نافرمانی اور سرکشی ہوتی ہے اور عہد کا بھی خیال نہیں رکھتے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

وَ	لَمَّا	جَآءَ + هُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ
اور	جب	آیا + ان کے پاس	کوئی رسول	سے	طرف/ پاس	اللہ کی/ کے	تصدیق کرنے والا
عاطفہ	ظرف	ماضی + مفعول مقدم	فاعل مؤخر موضوف	جار	(مجرور) مضاف	مضاف الیہ	اسم فاعل۔ رَسُوْلٌ کی صفت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ

لِ + مَا	مَعَ + هُمْ	نَبَذَ	فَرِيْقٌ	مِّنَ	الَّذِيْنَ
اس کی + جو	پاس + ان کے	پھینک دیا	ایک جماعت نے	سے	ان لوگوں سے
جار + موصولہ (مجرور)	مضاف + مضاف الیہ	فعل ماضی	فاعل	حرف جار	اسم موصول (جمع)

أُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

أُوْتُوا	الْكِتٰبَ	كِتٰبَ	اللّٰهِ	وَرَآءَ	ظُهُوْرِ + هِمْ
جو دیئے گئے	کتاب کو	(پھینک دیا) کتاب کو	اللہ کی	پیچھے	کمروں/پیٹھوں + اپنی کے
ماضی مجہول و نائب فاعل	مفعول	نَبَذَ کا مفعول (مضاف)	مضاف الیہ	ظرف (مضاف)	مضاف الیہ مضاف + مضاف الیہ

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ {101}

كَاَنَّ + هُمْ	لَا	يَعْلَمُوْنَ
گویا کہ + وہ	نہیں	وہ جانتے
حرف مشبہ بالفعل + (اسم)	نافیہ	فعل مضارع (جمع) یہ جملہ كَاَنَّ کی خبر ہے

بامحاورہ ترجمہ: اللہ کی طرف سے ان کے پاس رسول آیا جو اس کی تصدیق کرتا تھا جو اُنکے پاس ہے تو اہل کتاب کی ایک جماعت نے اس (اللہ کی کتاب) کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا گویا کہ وہ (اسے) جانتے ہی نہیں۔

لغوی نکات:

لَمَّا حرف شرط (اسم ظرف ہے) ماضی پر داخل ہونے سے اس کا معنی (جب بھی) ہوگا، فعل مضارع پر داخل ہو تو اسے حالت جزم میں لے آتا ہے اور معنی دیتا ہے (ابھی تک نہیں)

أُوْتُوا {ء ت ی} باب (افعال) سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب، هُمْ ضمیر اس میں نائب فاعل ہے (وہ دیئے گئے)

الْكِتٰبَ {ک ت ب} باب (ن) سے مصدر/ یہ أُوْتُوا کا مفعول بہ ہے مراد خاص کتاب، تورات، انجیل وغیرہ۔

كِتٰبَ اللّٰهِ مرکب اضافی، نَبَذَ فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (اللہ کی کتاب کو) یعنی اللہ کی کتاب کو پھینک دیا (مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ) جملہ معترضہ ہے۔

وَرَآءَ (وَرَاءَ) ظرف مکان، منصوب ہے اور نَبَذَ کے متعلق ہے۔ (پیچھے)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ظُهُوْرِهِمْ مرکب اضافی، ظَهْرٌ کی جمع ظُهُوْرٌ ہے، (پشت، کمر)۔ مراد یہ ہے کہ بے پرواہی برتی اور عملی مخالفت کی یعنی ان پر عمل نہ کیا۔

كَاَنَّهُمْ کَ + اَنَّ + هُمْ۔ کَ تشبیہ کے لئے ہے اور اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے اور هُمْ اَنَّ کا اسم ہے (گویا کہ وہ)

لَا يَعْلَمُوْنَ {ع ل م} فعل مضارع منفی بِ لَا۔ جمع مذکر غائب یعنی گویا کہ/ اہل کتاب جانتے ہی نہیں ہیں کہ تورات میں آنے والے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون ہیں۔ اس سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔

تفسیری نکات: جب ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کی کتابوں کی تصدیق کی تو ان لوگوں نے اللہ کی کتاب کی طرف توجہ نہ کی بلکہ جہالت کا بھرپور مظاہرہ کیا اور اسلام کی کھلم کھلا مخالفت کی۔ حالانکہ ان کی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بشارتیں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرتے ہوئے آپ کی رسالت کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کے فرمودات پر عمل کرنا چاہئے تھا لیکن اس سے باغی ہوگئے اور اللہ کی طرف سے ان پر ذلت مسلط کر دی گئی تو ہم کو چاہئے کہ اللہ کے رسول کی ہر بات کو مانیں۔ اسی میں ہماری کامیابی ہے۔ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ

سُلَيْمٰنَ	مُلْكِ	عَلٰى	الشَّيٰطِيْنُ	تَتْلُوا	مَا	اتَّبَعُوْا	وَ
سلیمانؑ (کی)	بادشاہی/سلطنت	اوپر (میں)	شیطان	(وہ) پڑھتے تھے	(اس کی) جو	پیروی کی انہوں نے	اور
مضاف الیہ	مجرور/مضاف	جار	فاعل	فعل مضارع	موصولہ	فعل ماضی جمع مذکر	عاطفہ

وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	الشَّيٰطِيْنَ	لٰكِنَّ	وَ	سُلَيْمٰنُ	كَفَرَ	مَا	وَ
کفر کیا انہوں نے	شیطانوں نے	لیکن	اور	سلیمانؑ (نے)	کفر کیا	نہیں	اور
فعل ماضی جمع (فاعل)	لٰکِنَّ کا اسم	حرف استدراک	عاطفہ	فاعل (غیر منصرف)	ماضی (ن)	نافیہ	عاطفہ

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ

مَآ	وَ	السِّحْرَ	النَّاسَ	يُعَلِّمُوْنَ
(پیروی کی انہوں نے) جو	اور	جادو	لوگوں کو	سکھاتے تھے وہ
موصولہ۔ اس کا عطف اَلسِّحْرَ پر ہے	عاطفہ	معطوف علیہ مفعول نمبر 2	مفعول بہ (1)	فعل مضارع جمع مذکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ

اُنْزِلَ	عَلَى	الْمَلَكَيْنِ	بِ + بَابِلَ	هَارُوْتَ	وَ	مَارُوْتَ
اتارا گیا تھا	اوپر	دو فرشتوں کے	میں + بابل شہر	ہاروت	اور	ماروت
ماضی مجہول	جار	مجرور تثنیہ	جار + مجرور۔ غیر منصرف	معطوف علیہ / بدل من الملکین	عاطفہ	معطوف

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ

وَ	مَا	يُعَلِّمٰنِ	مِنْ	اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَآ	اِنَّمَا	نَحْنُ
اور	نہیں	سکھاتے تھے وہ دونوں	سے / کو	کسی	یہاں تک کہ	دونوں کہہ دیتے	صرف	ہم
عاطفہ	نافیہ	فعل مضارع تثنیہ مذکر	جار	مجرور	انتہائیہ (ناصبہ)	مضارع تثنیہ	کلمہ حصر	مبتدا

فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا

فِتْنَةٌ	فَ + لَا	تَكْفُرْ	فَ + يَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْ + هُمَا	مَا
آزمائش (ہیں)	تو + نہ	کفر کرتو	تو + وہ (لوگ) سیکھتے	سے + ان دونوں	جو
خبر	جزائیہ + نافیہ	فعل مضارع، فاعل	(مستانفہ) + مضارع جمع مذکر	جار + مجرور	موصولہ

يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ

يُفَرِّقُوْنَ	بِ + هٖ	بَيْنَ	الْمَرْءِ	وَ	زَوْجِ + هٖ
وہ جدائی ڈالیں	ساتھ + اس کے	درمیان	آدمی کے	اور	بیوی + اس کی / کے
فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)	جار + مجرور	مضاف	مضاف الیہ / معطوف علیہ	عاطفہ	معطوف / مضاف + مضاف الیہ

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا

وَ	مَا	هُمْ	بِ + ضَآرِّيْنَ	بِ + هٖ	مِنْ	اَحَدٍ	اِلَّا
اور	نہیں	وہ	ساتھ + نقصان دینے والے	ساتھ + اس کے	سے / کو	کسی	مگر
عاطفہ	نافیہ	ضمیر جمع مذکر	جار + اسم فاعل جمع (مجرور)	جار + مجرور	جار	مجرور	حرف استثنٰی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ

يَضُرُّ + هُمْ	مَا	يَتَعَلَّمُوْنَ	وَ	اللّٰهِ	بِ + اِذْنِ
نقصان دے + ان کو	(اس کو) جو	وہ سیکھتے	اور	اللہ تعالیٰ کے	ساتھ + حکم
فعل مضارع + مفعول	موصول، مَحَلاً منصوب	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)	عاطفہ	مضاف الیہ	جار + مجرور مضاف

وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ

لَ + مَنِ	عَلِمُوْا	لَ + قَدْ	وَ	يَنْفَعُ + هُمْ	لَا	وَ
یقیناً + جس شخص نے	جان لیا انہوں نے	یقیناً + حقیقتہً	اور	نفع دے + ان کو	نہ	اور
تاکید + موصولہ	فعل ماضی جمع (فاعل)	تاکید در تاکید	عاطفہ	فعل مضارع + مفعول	نافیہ	عاطفہ

اشْتَرٰهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا

مَا	لَ + بِئْسَ	وَ	خَلَاقٍ	مِنْ	الْاٰخِرَةِ	فِيْ	لَ + هٗ	مَا	اِشْتَرٰى + هُ
جو	یقیناً + برا ہے	اور	کوئی حصہ	سے	آخرت	میں	کیلئے + اس کے	نہیں ہے	خریدا + اس کو
موصولہ	تاکید + فعل ذم	عاطفہ	مجرور	جار	مجرور	جار	جار + مجرور	نافیہ	فعل ماضی + مفعول

شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ {102}

يَعْلَمُوْنَ	كَانُوْا	لَوْ	اَنْفُسَ + هُمْ	بِ + هٖ	شَرَوْا
جانتے	وہ ہوتے	اگر	جانوں + اپنی کو	ساتھ (بدلے) + اس کے	فروخت کیا انہوں نے
فعل مضارع جمع (خبر)	فعل ماضی ناقص + اسم	شرط	(مفعول) مضاف + مضاف الیہ	جار + مجرور	فعل ماضی جمع مذکر

بامحاورہ ترجمہ: وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کے وقت شیاطین پڑھتے تھے اور سلیمان علیہ السلام نے تو کفر نہیں کیا لیکن کفر شیطانوں ہی نے کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ پیچھے لگ گئے اُس کے) جو دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر بابل شہر میں اتارا گیا تھا اور وہ (فرشتے) یہ علم کسی کو سکھانے سے پہلے کہتے تھے کہ ہم تو بطور آزمائش ہیں تو کفر نہ کرو لیکن وہ تو ان سے وہ علوم سیکھتے تھے جو خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالیں جبکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں دے سکتے تھے اور وہ چیز سیکھتے تھے جو ان کو نقصان دے اور فائدہ نہ دے اور وہ خوب جان چکے تھے کہ جس نے اس علم کو خریدا (اختیار کیا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور جس چیز کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچا وہ بہت بری ہے۔ کاش ان کو سمجھ ہوتی۔

لغوی نکات:

اِتَّبَعُوْا {ت ب ع} باب افتعال، سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب (پیروی کرنا، پیچھے لگنا)

تَتْلُوا {ت ل و} باب (ن)، تلا یَتْلُوْا (مصدر، "تِلَاوَۃ" سے مضارع واحد مؤنث غائب) مضارع بمعنی ماضی ہے۔ اصل میں "تَتْلُوْ" تھا (و) کا ضمہ گرا دیا گیا کیونکہ ثقیل ہے (کسی چیز کے پیچھے چلنا، یعنی اس طرح (پڑھنا) تلاوت کرنا کہ ساتھ ساتھ غور و فکر ہو)

الشَّيٰطِيْنُ {ش ط ن} یہ شیطان کی جمع ہے اور اس میں "ن" اصلی ہے اس کا معنی ہے (دُور ہونا) یہ "تَتْلُوْا" کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے کیونکہ جمع مکسر ہے اس لئے یَتْلُوْا کی بجائے تَتْلُوْا استعمال ہوا ہے (عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ) یہاں "علٰی" کا معنی (فِیْ) "میں" ہے، (سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی میں)

مُلْكِ "مضاف" ہے اس سے پہلے عَلٰی کی وجہ سے یہ حالت جر میں ہے، (بادشاہت، سلطنت)

سُلَيْمٰنَ مضاف الیہ ہے۔ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے "ن" پر زبر ہے۔ سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام ایک عظیم پیغمبر اور بادشاہ تھے آپ کی وسعت سلطنت، عظمت اور شوکت مسلّمہ ہے۔

مَا كَفَرَ مَا نافیہ + کَفَرَ {ك ف ر} باب (ن) سے فعل ماضی واحد مذکر غائب (نہیں کفر کیا) یعنی نہیں جادو کیا اُس (سلیمان علیہ السلام) نے کیونکہ جادو کفر ہے۔

يُعَلِّمُوْنَ {ع ل م} باب (تفعیل) سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، (تعلیم دینا، سکھانا)

السِّحْرَ {س ح ر} باب (ف) سے مصدر "یُعَلِّمُوْنَ" کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (جادو، دھوکہ، تخیلات)

مَآ "مَا" موصولہ بمعنی اَلَّذِیْ ہے، بعض کے نزدیک یہ مَا نافیہ ہے لیکن زیادہ صحیح یہی ہے کہ موصولہ ہے (جو)

اُنْزِلَ {ن ز ل} باب افعال، سے فعل ماضی مجہول (اُتارا گیا)

الْمَلَكَيْنِ مَلَكٌ کا تثنیہ ہے۔ اس سے پہلے عَلٰی ہے اسی لئے جری حالت ہے، اس کی جمع ملائکہ ہے (دو فرشتے) جو انسانی شکل میں اترے تھے۔

بِبَابِلَ (بِ + بَابِلَ) یہ شہر کا نام ہے، اس لئے غیر منصرف ہے۔ شروع میں (بِ) کے باوجود۔ ل۔ پر جر نہیں آئی۔ عراق کے ایک قدیم شہر کا نام بابل تھا۔ موجودہ بغداد سے 60 میل جنوب کی طرف دریائے فرات کے کنارے پر واقع ہے۔ یہاں جادو وغیرہ کا علم بکثرت تھا۔

هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے "ت" پر زبر ہے اس میں دو سبب (1) عجمہ/(2) معرفہ پائے جاتے ہیں اور مَلَكَيْنِ سے بدل ہو رہا ہے۔ بابل شہر میں دو فرشتوں کے نام ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یَقُوْلَآ {ق و ل} باب (ن) سے فعل مضارع تثنیہ مذکر غائب اصل میں یَقُوْلَانِ تھا حتّٰی کی وجہ سے یَقُوْلَانِ سے ن گر گیا، (دونوں کہتے تھے)

فِتْنَةٌ {ف ت ن} باب (ض) سے مصدر ہے، نَحْنُ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، (آزمائش/ امتحان)

فَلَا تَکْفُرْ {ك ف ر} باب (ن) فعل نہی، واحد مذکر مخاطب، توکفر نہ کر، یعنی یہ جادو کرکے کفر اختیار نہ کر۔

فَيَتَعَلَّمُوْنَ فَ + يَتَعَلَّمُوْنَ {ع ل م} باب (تفعل) فعل مضارع جمع مذکر غائب هُمْ (فاعل) (وہ سیکھتے، علم حاصل کرتے)

مَا يُفَرِّقُوْنَ ما موصولہ، بمعنی "اَلَّذِیْ" (جو)

يُفَرِّقُوْنَ {ف ر ق} باب (تفعیل) فعل مضارع جمع مذکر غائب (جدائی ڈالنا، تفریق ڈالنا)

مَا هُمْ مَا نافیہ، مشابہ/ "لَيْسَ" ہے اور "هُمْ" اس کا اسم ہے، نہیں (تھے) وہ

بِضَآرِّيْنَ {ض ر ر} باب (ن) سے اسم فاعل جمع مذکر، شروع میں (بِ) جارہ اس لئے ضَارِّيْنَ مجرور ہے، یہ مَا کی خبر ہے۔ (نقصان دینے والے)

اشْتَرٰهُ {ش ر ی} باب افتعال، اِشْتَرٰی يَشْتَرِیْ سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب + ہُ ضمیر مفعول، جو لوٹ رہی ہے السِّحْرَ (جادو) کی طرف (خریدا اس کو)۔ خریدنا یعنی حاصل کرنا۔ سیکھنا۔ اور اس پر عمل کرنا۔

خَلَاقٍ {خ ل ق} اسم ہے، حالت جر، (بھلائی کا وافر حصہ، حصہ)

لَبِئْسَ لَ + بِئْسَ (لام تاکید) کے لئے اور "بِئْسَ"، "افعال ذم" میں سے ہے، صرف فعل ماضی واحد مذکر غائب ہی استعمال ہوتا ہے۔ (یقیناً + برا ہے)۔ جادو یقیناً برا ہے۔

مَا شَرَوْا مَا موصولہ ہے اور شَرَوْا {ش ر ی} باب (ض) شَرٰی يَشْرِیْ، سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اصل میں شَرَيُوْا تھا، ی کو بوجہ حرکت (پیش) کے حذف کردیا گیا، (جو انہوں نے فروخت کیا/ بیچ ڈالا)

اَنْفُسَ + هُمْ "اَنْفُسَ" نَفْسٌ جمع ہے، مضاف + هُمْ ضمیر مضاف الیہ شَرَوْا کا مفعول بن رہا ہے۔ (اپنی جانوں کو)

تفسیری نکات: یہودی جادو وغیرہ کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام بھی جادو کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام جادو نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ جادو کرنا کفر ہے اور یہ شیطانوں کا کام ہے اسی طرح بابل شہر میں انسانی شکل میں اتارے گئے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر بطور آزمائش جادو وغیرہ اتارا گیا تھا تو یہ یہودی لوگ ان کے پاس جاکر جادو کا علم حاصل کرتے جبکہ وہ دونوں فرشتے یہ کہتے تھے کہ یہ کفریہ کام نہ کریں۔ ہم (فرشتے) تو تمہارے لئے بطور آزمائش ہیں لیکن وہ (یہودی) لوگ خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق/ جدائی ڈالنے کے لئے جادو سیکھتے اور کرتے تھے۔ لوگوں کو نقصان دینے کے لئے جادو کا علم حاصل کرتے حالانکہ نقصان ونفع اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ان کو اس بات کا علم تھا کہ جو شخص یہ جادو کرے گا یا سیکھے گا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ یعنی ان کی آخرت تباہ ہوجائے گی تو اس طرح انہوں نے اپنی جانوں کو داؤ پر لگایا اور اس کے عوض

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بری چیز (جادو) حاصل کیا۔ جو سراسر نقصان ہی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

وَ	لَوْ	اَنَّ + هُمْ	اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا
اور	اگر	یقیناً + وہ	ایمان لے آتے	اور	ڈر جاتے
عاطفہ	کلمہ شرط	حرف مشبہ بالفعل + اِنَّ کا اسم	فعل ماضی جمع مذکر (فاعل) (افعال)	عاطفہ	فعل ماضی جمع مذکر (فاعل) /افتعال

لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ع {103}

لَ + مَثُوْبَةٌ	مِّنْ	عِنْدِ + اللّٰهِ	خَيْرٌ	لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ
ضرور + باعث ثواب ہوتا	سے	پاس، نزدیک + اللہ کے	بہتر	اگر	ہوتے وہ	جانتے
تاکیدیہ + مصدر سماعی مبتدا	جار	مضاف + مضاف الیہ (مجرور)	خبر	شرط	فعل ناقص ماضی	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: اگر وہ لوگ ایمان لے آتے اور (اللہ سے) ڈر جاتے تو (یہ بات) اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے اچھے بدلے کا باعث بنتی (ان کی آخرت صحیح ہوجاتی) کاش وہ (حقیقت حال) سے باعلم ہوجاتے۔

لغوی نکات:

لَوْ کلمہ شرط ہے، (اگر)

وَ + اتَّقَوْا {وق ی} باب افتعال، سے ماضی جمع مذکر غائب، تعلیل کے بعد اِتَّقَوْا ہوا، (اللہ کی نافرمانی سے ڈرنا، بچنا)

لَمَثُوْبَةٌ لَ + مَثُوْبَةٌ، ل تاکید کے لئے ہے، {ث و ب} باب (ن) ثَابَ يَثُوْبُ سے مصدر ہے، اصل معنی (لوٹنا) (ثواب، جزاء استعمالی معنی ہے) اگرچہ ''خیروشر'' دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن ''خیر'' پر اس کا اطلاق غالب ہے۔

خَيْرٌ {خ ی ر} باب (ض) خَارَ يَخِيْرُ سے بطور اسم تفضیل ''اَخْيَرُ'' سے تخفیف کر کے ''خَيْرٌ'' ہے (وہ بھلائی جو سب کو مرغوب ہو، مفید چیز، انسان کے عمل کی وہ جزا جو انسان کی طرف لوٹتی ہے)

يَعْلَمُوْنَ {ع ل م} باب (س) عَلِمَ يَعْلَمُ، سے فعل مضارع جمع مذکر غائب (جاننا، علم حاصل کرنا)

تفسیری نکات: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان ''یہودیوں'' کے لئے کیا ہی اچھا ہوتا اور آخرت میں بھی ان کے لئے باعث انعام و اکرام ہوتا اگر وہ ایمان لا کر تقویٰ کی زندگی اپنا لیتے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی آزمائش کو مان لیتے اور اس کو سنجیدگی سے لیتے، وہ اس آزمائش کے مضرات سے بچ جاتے اور اس طرح اُخروی نجات کے مستحق بن جاتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے شفقتانہ انداز میں فرما رہے ہیں کہ کاش کہ وہ حقیقت حال کو عملاً جان لیتے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ

یَا + اَیُّھَا	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا	تَقُوْلُوْا	رَاعِ + نَا	وَ
اے وہ	لوگوں جو	ایمان لائے ہو	نہ	کہو تم	رَاعِنَا کا لفظ۔(خیال کرتو + ہمارا)	اور
حرف ندا + برائے تاکید	اسم موصول	فعل ماضی (افعال)	ناھیہ	مضارع جمع مذکر	فعل امر + مفعول	عاطفہ

قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ {104}

قُوْلُوْا	انْظُرْ + نَا	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	لِ + لْکٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ
کہو تم	دیکھ تو + ہم کو	اور	سنو تم	اور	واسطے + کافروں کے	عذاب ہے	دردناک
فعل امر جمع	فعل امر + مفعول	عاطفہ	فعل امر، جمع مذکر	عاطفہ	جار + مجرور (خبر مقدم)	موصوف	صفت۔(مبتدا مؤخر)

بامحاورہ ترجمہ: اے ایمان والوں تم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "رَاعِنَا" نہ کہو بلکہ "اُنْظُرْنَا" کہو، یعنی (ہماری طرف دیکھئے) اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین) سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

لغوی نکات:

اٰمَنُوْا {أ م ن} باب افعال سے فعل ماضی جمع مذکر غائب (اَفْعَلَ) کے وزن پر "اَءْمَنَ" دو ہمزے اکٹھے ہوگئے، پڑھنے سے جھٹکا پڑتا تھا لہٰذا تعلیل کی گئی اور دونوں کو ملا کر ایک ہمزہ پر کھڑی زبر دے دی "اٰمَنَ" ہوا۔ (وہ ایمان لائے)

لَا تَقُوْلُوْا {ق و ل} باب (ن) سے فعل نہی، مضارع جمع مذکر مخاطب (نہ کہو تم)

رَاعِنَا {ر ع ی} باب مفاعلۃ (مراعاۃ) سے فعل امر واحد مذکر حاضر + ناضمیر منصوب متصل جمع متکلم ہے۔ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ اپنی طرف کرانے کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے تھے اور یہود بھی۔ مگر یہود "ع" کو اتنا کھینچتے کہ "رَاعِیْنَا" بن جاتا، اس کا معنی ہے "ہمارا چرواہا" یہود کی اس حرکت کی وجہ سے مسلمانوں کو بھی منع کر دیا گیا کہ "رَاعِنَا" مت کہو بلکہ اس کی بجائے "اُنْظُرْنَا" کہو۔

اُنْظُرْنَا {ن ظ ر} باب (ن) سے فعل امر + ضمیر منصوب مفعول، (ہماری طرف نظر کیجئے اور توجہ فرمائیں)

اسْمَعُوْا {س م ع} باب (س) سَمِعَ یَسْمَعُ سے فعل امر جمع مذکر (سنو تم)

تفسیری نکات: "رَاعِنَا" کے معنی ہیں ہمارا لحاظ اور خیال کیجئے۔ بات سمجھ میں نہ آئے تو سننے والا اس لفظ کو ادا کر کے بولنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا۔ لیکن یہودی اپنے حسد و بغض کی وجہ سے "ع" کی حرکت کو زیر کی حرکت کے ساتھ "اشباع" یعنی حد سے زیادہ لمبا کھینچ لیتے تھے یعنی وہ "رَاعِیْنَا" کہتے تھے، اس کا معنی ہے "ہمارے چرواہے" یا "احمق" وغیرہ جیسے وہ "اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ" کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بجائے "اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ" (تم پر موت آئے) کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے وقت "رَاعِنَا" کا لفظ نہ بولا کرو بلکہ "اُنْظُرْنَا" کہہ کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ حاصل کیا کرو، اس سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ دین وغیرہ کے معاملے میں کافروں کی مشابہت نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ نبی کریم صلی و علیہ وسلم کی اتباع ہی کرنی چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ ہی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ

اَھْلِ + الْکِتَابِ	مِنْ	کَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	یَوَدُّ	مَا
والے + کتاب	سے	کافر ہوئے	وہ لوگ جو	پسند کرتے	نہیں
مضاف + مضاف الیہ (مجرور)	جار	فعل ماضی جمع مذکر	(فاعل) اسم موصول جمع مذکر	فعل مضارع	نافیہ

وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ

مِّنْ	عَلٰی + کُمْ	یُّنَزَّلَ	اَنْ	الْمُشْرِکِیْنَ	لَا	وَ
سے	اوپر + تمہارے	اُتاری جائے	یہ کہ	مشرکین سے	نہ	اور
حرف جار (زائد)	مضاف +مضاف الیہ	فعل مضارع مجہول	ناصبہ	(مجرور) اسم فاعل جمع	نافیہ	عاطفہ

خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ط وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ

یَخْتَصُّ	وَ + اللّٰہُ	رَبِّ + کُمْ	مِّنْ	خَیْرٍ
خاص کرتا ہے	اور + اللہ	رب + تمہارے (تمہارے رب کی طرف سے)	سے	(کوئی) بھلائی
فعل مضارع (فاعل)	عاطفہ+مبتدا	مضاف+مضاف الیہ (مجرور)	جار	مجرور مَحَلًّا مرفوع نائب فاعل

بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ {105}

الْعَظِیْمِ	الْفَضْلِ	ذُو	وَ + اللّٰہُ	یَّشَآءُ	مَنْ	رَحْمَۃِ + ہٖ	بِ
بڑے	فضل	والا (ہے)	اور + اللہ	وہ چاہتا ہے	جس کے لئے	رحمت + اپنی کے	ساتھ
صفت	موصوف (مضاف الیہ)	(خبر) مضاف	عاطفہ+مبتدا	فعل مضارع	(مفعول) موصولہ	مضاف+مضاف الیہ (مجرور)	جار

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بامحاورہ ترجمہ: اہل کتاب کے کافر اور مشرکین نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی کوئی بھلائی نازل ہو (ان کے اس حسد سے کچھ نہیں ہوجاتا) اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت خصوصیت سے عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

لغوی نکات:

یَوَدُّ {و د د} باب (س) سے فعل مضارع اصل میں ماضی مضارع (وَدِدَ یَوْدَدُ) ادغام کرکے وَدَّ یَوَدُّ ہوگیا۔ واحد مذکر غائب (پسند کرنا/ محبت کرنا)

اَنْ یُّنَزَّلَ "ان" ناصبہ، یُنَزَّلَ {ن ز ل} باب (تفعیل) سے فعل مضارع مجہول، واحد مذکر غائب اَنْ کی وجہ سے لَ پر زبر ہے۔ (اُتارنا) (یہ کہ اتاری جائے)

خَیْرٍ {خ ی ر} باب (ض) خَارَیَخِیْرُ سے اسم تفضیل حالت جر، یہ مَحلاً مرفوع ہے کیونکہ یُنَزَّلَ کا نائب فاعل ہے۔ شروع میں مِنْ جارہ زائدہ ہے (نیکی، بھلائی، وہ خیر جو سب کے لئے مرغوب ہو، یہاں مراد وحی الٰہی ہے)

یَخْتَصُّ {خ ص ص} باب افتعال، سے فعل مضارع معلوم۔ واحد مذکر غائب، اصل میں یَخْتَصِصُ تھا۔ ص کا ص میں ادغام ہوا یَخْتَصَّ ہوا (خاص کرنا)

مَنْ یَّشَآءُ یہ مَنْ موصولہ + یَشَاءُ۔ فعل مضارع۔ صلہ۔ موصول + صلہ مل کر یَخْتَصُّ کا مفعول بنا۔

ذُوْ ذُوْ، اسمائے "ستہ مکبرہ" سے ہے جنکا اعراب بالحروف ہوتا ہے، یہ رفعی حالت ہے، مضاف ہے۔ (مالک، صاحب)

الْفَضْلِ {ف ض ل} باب (ن) فَضَلَ یَفْضُلُ سے مصدر مضاف الیہ موصوف + العظیم صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا (کسی چیز کا دوسری سے برتر ہونا، جو مال بطور نفع حاصل ہو، اللہ تعالیٰ کا دنیوی یا اُخروی عطیہ، استحقاق سے زیادہ مال ملنا)

تفسیری نکات: اَھْلُ الْکِتَابِ سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں جن کے پاس تورات اور انجیل الہامی کتابیں ہیں۔ افسوس یہ دونوں گروہ ان کتابوں کی تعلیمات سے کوسوں دُور ہیں۔ مشرک اس شخص کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات یا اس کی قوت اور حکموں میں کسی اور ہستی کو شریک یا ساجھی ٹھہرائے۔ تمام کافر و مشرک اس بات پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر برکتیں اور نعمتیں کیوں نازل کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ کا فضل ہوتا ہے جس کو چاہتا ہے وہ اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اہل کتاب اور مشرکین اپنے برے اعمال اور سرکشی کی وجہ سے اللہ کے فضل سے محروم کردیئے گئے ہیں۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا

مَا	نَنْسَخْ	مِنْ	اٰیَةٍ	اَوْ	نُنْسِ + هَا
جو/جس کو	ہم منسوخ کرتے ہیں	سے	کوئی آیت/حکم	یا	بھلادیں ہم + اس کو
موصولہ	فعل مضارع جمع متکلم (فاعل)	حرف جار	مجرور	حرف خیار	فعل مضارع (فاعل) + مفعول

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ

نَاْتِ	بِ+خَيْرٍ	مِنْ+هَا	اَوْ	مِثْلِ+هَا	اَ	لَمْ
لاتے ہیں ہم	ساتھ+ بہتر کے	سے+اس	یا	مانند+اس کی	کیا	نہیں
مضارع جمع متکلم (فاعل)	حرف جار برائے متعدی+مجرور	جار+مجرور	حرف خیار	مضاف+مضاف الیہ	کلمہ استفہام	حرف جازم

تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ {106}

تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَىْءٍ	قَدِيْرٌ
جانا آپ نے	یقیناً (بے شک)	اللہ تعالیٰ	اوپر	ہر	چیز (کے)	بہت قادر ہے
مضارع مجزوم (فاعل)	حرف مشبہ بالفعل	اَنَّ کا اسم	حرف جار	(مجرور) مضاف	مضاف الیہ	اَنَّ کی خبر

بامحاورہ ترجمہ: ہم (اللہ) جو حکم منسوخ کردیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو (کوئی) اس سے بہتر یا اس جیسا لے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

لغوی نکات:

مَا نَنْسَخْ {ن س خ} باب (ف) سے فعل مضارع معلوم جمع متکلم۔ شروع میں "مَا" موصولہ (جو کہ اسم شرط کے معنی میں ہے) کی وجہ سے مضارع مجزوم ہے۔ (جو ہم منسوخ کرتے ہیں)

اٰيَةٍ یہ واحد ہے۔ اس کی جمع آیاتٌ ہے حالت جر (قرآن مجید کے فقرے/کوئی آیت)

نُنْسِهَا (نُنْسِ+هَا) {ن س ی} باب (افعال) سے فعل مضارع جمع متکلم، هَا (ضمیر مفعول) (ہم بھلا دیتے ہیں+اس کو)

نَاْتِ {ء ت ی} باب (ض) سے فعل مضارع جمع متکلم، قاعدے کے مطابق اس کے بعد (بِ) آنے سے متعدی کا معنی پیدا ہوگیا (ہم لاتے ہیں)

اَ استفہام کے لئے ہے (کیا)

لَمْ تَعْلَمْ (لَمْ + تَعْلَمْ) لَمْ حرف جازم جو فعل مضارع کو حالت جزم میں کردیتا ہے اور اس کو ماضی منفی کے معنی میں لے جاتا ہے۔ تَعْلَمْ {ع ل م} مضارع واحد مذکر مخاطب (نہیں جانا آپ نے)

تفسیری نکات: یہود نے اپنی عادت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعنہ زنی کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو آج ایک حکم دیتا ہے اور کل اس سے روک دیتا ہے اور اس کی جگہ کوئی دوسرا حکم دیتا ہے اس لئے یہ نبی نہیں ہوسکتا اور نہ یہ قرآن کلام الٰہی ہوسکتا ہے تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نسخ وغیرہ ہمارا معاملہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں تو یہ ہماری مرضی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم کسی حکم کو پہلے اتارتے ہیں پھر زیادہ مصلحت دوسرے حکم میں پاتے ہیں تو ہم اس کو منسوخ کرتے ہیں اور یہ نسخ تحریم وتحلیل یا منع واباحت میں ہوئی ہے اخبار میں نہیں۔ آخر میں بتایا کہ جب اللہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس میں انوکھی بات کون سی ہے اگر کوئی اللہ کو قادر مطلق نہیں سمجھتا تو وہ اس طرح کی بات کرتا ہے تو ان کے جواب میں یہ آیت اتری کہ اس طرح کرنے سے اللہ کی کوئی نہ کوئی حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ

اَ	لَمْ	تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَ + هٗ	مُلْكُ
کیا	نہیں	جانا آپ نے	یقیناً	اللہ تعالیٰ	لئے + اس کے	بادشاہت
کلمہ استفہام	حرف جازم	مضارع مجزوم	حرف مشبہ بالفعل	اسم اَنَّ کا	جار + مجرور، خبر مقدم	مبتدا موخر مضاف

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَ + كُمْ	مِّنْ
آسمانوں کی	اور	زمین کی	اور	نہیں	لئے + تمہارے	سے
مضاف الیہ / معطوف علیہ	عاطفہ	معطوف	عاطفہ	نافیہ	جار + مجرور	حرف جار

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ {107}

دُوْنِ	اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِيٍّ	وَّ	لَا	نَصِيْرٍ
سوائے	اللہ تعالیٰ کے	سے	کوئی دوست / حمایتی	اور	نہ	(کوئی) مددگار
(مجرور) مضاف	مضاف الیہ	حرف جار	مجرور / معطوف علیہ	عاطفہ	نافیہ	معطوف

بامحاورہ ترجمہ: کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی تمہارا حمایتی اور مددگار نہیں۔

لغوی نکات:

اَنَّ اللّٰهَ　　اَنَّ + اللہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل + اللہ، اَنَّ کا اسم ہے (بے شک اللہ تعالیٰ)

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ　　مرکب اضافی ہے مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مؤخر ہے اور اس سے پہلے۔ لَهٗ۔ خبر مقدم ہے۔ اَلسَّمَاءُ کی جمع

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلسَّمٰوٰتِ ہے، (آسمانوں کی بادشاہت)

دُوْنِ یہ بطور ظرف استعمال ہوتا ہے، عام طور پر اضافت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مضاف الیہ یا تو اسم ظاہر ہوتا ہے یا ضمیر (سوائے، غیر، جو کسی چیز سے کم ہو) بعض کہتے ہیں کہ یہ دُنُوٌّ کا الٹ ہے۔ (بمعنی نزدیک) لیکن یہاں پہلا معنی مراد ہے۔

وَّلِیٍّ {و ل ی} باب (ض/ح) وَلِیَ سے صفت مشبہ ہے اصل میں وَلِیْیٌ تھا، دو ''یائیں'' ایک کلمہ میں جمع ہوئیں پہلی ساکن کو دوسری میں ادغام کردیا وَلِیٌّ ہوگیا۔ اس کی جمع اَوْلِیَآء ہے، (محبت کرنے والا، دوست، مددگار)

نَصِیْرٍ {ن ص ر} باب (ن) نَصَرَ یَنْصُرُ سے صفت مشبہ، حالت جر اس کا عطف وَلِیٍّ پر ہے (مددگار)

تفسیری نکات: پچھلی آیت میں استفہامیہ تصدیق یعنی پکا یقین موجود ہونے کی صورت میں ''اَلَمْ تَعْلَمْ'' کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور اس آیت میں بھی یہی انداز اختیار کیا گیا ہے بظاہر تو یہ خطاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے لیکن جس حقیقت پر اصرار کیا جارہا ہے وہ تو ہر ذی روح من وعن تسلیم کرتا ہے اور تسلیم شدہ حقیقت پر مہر اثبات لگانے کے لئے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اور کوئی ہستی نہ ہوسکتی تھی۔ لہٰذا اس آیت میں اس تسلیم شدہ حقیقت پر دوبارہ تاکید کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ زمین وآسمان کی بادشاہی صرف ذات باری تعالیٰ کی ہے تو اس ذات سے اور اس کے احکام سے ذرا سا بھی انحراف بہت مہنگا پڑے گا یعنی پھر تو نہ کوئی دوست وحمایتی ہوگا اور نہ ہی کوئی ذرا سی بھی مدد کرسکے گا۔ اگر ہوگا تو صرف اللہ ہی ہوگا تو پھر اس سے انحراف کیونکر۔

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ

اَمْ	تُرِیْدُوْنَ	اَنْ	تَسْـَٔلُوْا	رَسُوْلَ + كُمْ
کیا	تم ارادہ رکھتے ہو	یہ کہ	تم سوال کرو	رسول + اپنے سے
حرفِ استفہام	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)	ناصبۃ	فعل مضارع جمع (فاعل)	مضاف+مضاف الیہ (مفعول)

كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ

كَ+مَا	سُئِلَ	مُوْسٰى	مِنْ	قَبْلُ
جیسے+کہ	سوال کیا گیا	موسیٰ علیہ السلام	سے	پہلے
ک حرف + مَا مصدریہ	ماضی مجہول	نائب فاعل	حرف جر	مجرور، مبنی علی الضم

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَ مَنۡ یَّتَبَدَّلِ الۡکُفۡرَ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ

فَ + قَدۡ	بِا + لۡاِیۡمَانِ	الۡکُفۡرَ	یَّتَبَدَّلِ	مَنۡ	وَ
تو + یقیناً	بدلے + ایمان کے	کفر کو	تبدیل کرے	جو شخص	اور
جزائیہ + کلمہ تحقیق	جار + مجرور	مفعول	فعل مضارع (فاعل)	جازمہ شرطیہ مبتدا	عاطفہ

ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ {108}

السَّبِیۡلِ	سَوَآءَ	ضَلَّ
راستے سے	سیدھے	وہ گمراہ ہوگیا
مضاف الیہ	(مفعول بہ) مضاف	فعل ماضی (ض)

بامحاورہ ترجمہ: کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرو۔ جیسے اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اور جو کوئی ایمان کے بدلے کفر لے لے تو وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

لغوی نکات:

اَمۡ — بعض کے ہاں استفہامیہ ہے اور بعض کے ہاں "بَلۡ (منقطعہ) کے معنی میں ہے" ہے۔ (کیا / بلکہ)

تُرِیۡدُوۡنَ — {ر و د} باب افعال سے فعل مضارع جمع مذکر مخاطب (ارادہ کرتے ہو تم)

کَمَا — "کَ + مَا" کا مجموعہ ہے (جیسے) جس طرح)

سُئِلَ — {س ء ل} باب (ف) سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب (سوال کرنا)

یَّتَبَدَّلِ — {ب د ل} باب (تَفَعُّل) فعل مضارع مجزوم، شروع میں مَنۡ (حرف شرط) جازم ہے، (تبدیل کرنا)

بِالۡاِیۡمَانِ — بِ حرف جار، (اِیۡمَانِ) {ء م ن} باب (افعال) سے مصدر مجرور ہے، بِ (بدلے) کے معنی میں ہے، (بدلے ایمان کے)

ضَلَّ — {ض ل ل} باب (ض) (ضَلَّ یَضِلُّ) سے ماضی، واحد مذکر (گمراہ ہوگیا)

سَوَآءَ — {س و ی} "ی" بدلی ہوئی ہے (ء) سے مفعول مضاف ہے (سیدھے/ متوازن)

السَّبِیۡلِ — {س ب ل} السَّبِیۡلُ / سَبِیۡلٌ (واحد) اس کی جمع سُبُلٌ ہے۔ یہاں مضاف الیہ حالت جر ہے یہ اِضَافَةُ الصَّفَةِ اِلَی الۡمَوۡصُوۡفِ ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ (السَّبِیۡلِ) سے مل کر مفعول ہوا ضَلَّ کا (راستہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیری نکات: بعض سادہ مسلمان یہودیوں کے بہکاوے میں آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف سوال کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو منع فرما دیا کہ جس طرح یہودی موسیٰ علیہ السلام سے غیر ضروری سوال کرکے ان کو تنگ کرتے تھے تم اس طرح نہ کرو۔ دین کے معاملے میں واضح احکام کی موجودگی میں ایسے سوال الجھن کو جنم دیتے ہیں۔ آسان کام بھی مشکل ہوجاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات اس طرح کے سوال کفر تک پہنچا دیتے ہیں جو یقیناً انسان کو سیدھے راستے سے گمراہ کرکے جہنم میں جا گراتے ہیں۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُم

وَدَّ	كَثِيْرٌ	مِّنْ	اَهْلِ	الْكِتٰبِ	لَوْ	يَرُدُّوْنَ + كُمْ
چاہا	بہت زیادہ نے	سے	والے	(یہودی و نصاریٰ) کتاب	اگر (کاش)	لوٹائیں وہ + تم کو
فعل ماضی	فاعل	حرف جر	مضاف	مضاف الیہ (مجرور)	کلمہ تمنّٰی	فعل مضارع جمع (فاعل) + مفعول

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

مِّنْۢ	بَعْدِ	اِيْمَانِ + كُمْ	كُفَّارًا	حَسَدًا	مِّنْ	عِنْدِ
سے	بعد (پیچھے)	ایمان لانے + تمہارے	کافر	حسد کرتے ہوئے	سے	پاس / ہاں
حرف جر	مجرور / مضاف	مضاف الیہ 1+ مضاف الیہ 2	مفعول ثانی یا حال ہے	مصدر (مفعول لہ)	حرف جار	مجرور / مضاف

اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا

اَنْفُسِ + هِمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَ + هُمْ	الْحَقُّ	فَ + اعْفُوْا
جانوں سے + (اپنی)	سے	بعد (اسکے)	جو	واضح ہوچکا	کیلئے + اُن	حق	تو + معاف کردو تم
مضاف الیہ مضاف + مضاف الیہ	حرف جر	مضاف	موصولہ	فعل ماضی	جار + مجرور	فاعل	عاطفہ + فعل امر جمع مذکر

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ

وَ	اصْفَحُوْا	حَتّٰى	يَاْتِيَ	اللّٰهُ	بِ + اَمْرِ + هٖ
اور	درگزر کرو تم	یہاں تک کہ	لے آئے	اللہ تعالیٰ	کو + حکم + اپنے
عاطفہ	فعل امر جمع	ناصبہ	فعل مضارع	فاعل	جار (متعدیہ) + مضاف + مضاف الیہ / مجرور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ {109}

قَدِيْرٌ	شَىْءٍ	كُلِّ	عَلٰى	اللّٰهَ	اِنَّ
بہت قدرت رکھتا ہے	چیز (کے)	ہر	اوپر	اللہ تعالیٰ	یقیناً
اِنَّ کی خبر	مضاف الیہ (مجرور)	مضاف	حرف جر	اِنَّ کا اسم	حرف مشبہ بالفعل

بامحاورہ ترجمہ: بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کاش کہ وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد کفر میں لوٹا دیں یہ ان کے دلی حسد کی بناء پر بعد اس کے کہ ان پر حق خوب واضح ہوگیا ہے تو تم معاف کرو ان کو (ان کے حال پر چھوڑ دو) اور درگزر کرو (ان کی پروا نہ کرو) یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آئے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر بہت قادر ہے۔

لغوی نکات:

وَدَّ {و د د} باب (س) فعل ماضی واحد مذکر غائب دو حرف د+د اکٹھے ایک جنس کے، لہٰذا ادغام کردیا (وَدَّ) ہوگیا (چاہنا، محبت کرنا، پسند کرنا)

يَرُدُّوْنَكُمْ {ر د د} (ن) (رَدَّ يَرُدُّ) سے فعل مضارع معلوم، جمع مذکر غائب (هُمْ فاعل) + كُمْ ضمیر جمع مفعول اول (لوٹا دیں تم کو)

كُفَّارًا {ك ف ر} باب (ن) سے اسم (مبالغہ) كَافِرٌ کی جمع كُفَّارًا ہے، یہاں منصوب ہے اس لئے کہ "يَرُدُّوْنَ" کا مفعول ثانی ہے یا يَرُدُّوْنَ کے مفعول (كُمْ) سے حال ہے (کافر بنا کر)

حَسَدًا {ح س د} (ن) سے مصدر، یہ مفعول لہ کی وجہ سے منصوب ہے (حسد کرتے ہوئے) (حسد کی وجہ سے)

تَبَيَّنَ {ب ی ن} (تَفَعُّل) تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ سے ماضی معلوم، واحد مذکر غائب، (واضح ہونا، صاف ہونا، ظاہر ہونا)

الْحَقُّ {ح ق ق} (ن/ض) سے مصدر اور تَبَيَّنَ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے (ثابت ہونا، واجب ہونا)

فَاعْفُوْا فَ+اُعْفُوْا {ع ف و} باب (ن) سے فعل امر جمع مذکر، اصل میں اُعْفُوُوْا تھا واؤ پر ضمہ ثقیل (بھاری) تھا، اس کو گرا دیا اب دو واؤں کے درمیان التقائے ساکنین ہوا، پہلی کو گرا دیا اُعْفُوْا ہوگیا (معاف کرو تم، جرم پر مواخذہ نہ کرنا)

تفسیری نکات: مسلمانوں کے ایمانِ کامل کو دیکھ کر یہودی اور عیسائی ان سے حسد کرتے اور اپنے دلوں میں بغض و کینہ رکھتے تھے اور انہیں اسلام سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وقتی طور پر عفو و درگزر کرنے کی ہدایت فرمائی اور جب جہاد و قتال فی سبیل اللہ کا حکم ہوا تو پھر اس وقتی مصلحت کو طاقِ نسیاں میں رکھ دیا گیا۔ مفسرین کی ایک جماعت کے نزدیک عفو و درگزر والی یہ آیت منسوخ ہے اور اس کی ناسخ سورۃ التوبہ میں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں سورۃ التوبہ کی آیات نمبر 29 اور 36۔ لیکن اعتدال یہ ہے کہ ناسخ و منسوخ کی بجائے دونوں پہلوؤں کو حالات اور واقعات کی روشنی میں پیش نظر رکھا جائے اور پھر لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ وَمَا

وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوۃَ	وَ	اٰتُوا	الزَّکٰوۃَ	وَ	مَا
اور	قائم کرو تم	نماز کو	اور	ادا کرو تم	زکوٰۃ کو	اور	جو
عاطفہ	فعل امر جمع مذکر (فاعل)	مفعول	عاطفہ	فعل امر جمع مذکر (فاعل)	مفعول	عاطفہ	موصولہ

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ

تُقَدِّمُوْا	لِ + اَنْفُسِ + کُمْ	مِّنْ	خَیْرٍ	تَجِدُوْ + ہُ
آگے بھیجو تم	کیلئے + جانوں + اپنی	سے	بھلائی	پاؤ گے تم + اس کو
فعل مضارع جمع مذکر مخاطب	جار + مضاف + مضاف الیہ / مجرور	حرف جار	مجرور	فعل مضارع (فاعل) + مفعول

عِنْدَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا

عِنْدَ	اللّٰہِ	اِنَّ	اللّٰہَ	بِ + مَا
پاس	اللہ کے	یقیناً	اللہ تعالیٰ	ساتھ + اس کے جو
ظرف / مضاف	مضاف الیہ	حرف مشبہ بالفعل	اِنَّ کا اسم	جار + موصولہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ {110}

تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ
تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھنے والا ہے
فعل مضارع مخاطب	اِنَّ کی خبر۔ (صفت مشبہ)

بامحاورہ ترجمہ: تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو تم نیک کام آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔

لغوی نکات:

اَقِیْمُوْا　{ق و م} باب افعال سے فعل امر جمع مذکر۔ اصل میں ''اَقْوِمُوْا'' تھا واؤ (و) کی حرکت ماقبل کو دے کر اس کو ''ی'' سے بدل دیا ''اَقِیْمُوْا'' ہوگیا۔ (قائم کرو تم)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوۃَ {ص ل و} باب (تفعیل) صَلَّ یُصَلِّ سے اسم مصدر ہے اور مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (نماز)

الزَّکٰوۃَ {ز ک و} باب (تفعیل) سے اسم مصدر جو کہ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (مال کی زکوۃ دینا، اس کو پاک کرنا)

مَا + تُقَدِّمُوْا ما شرطیہ جازمہ ہے اسی لئے آگے فعل تُقَدِّمُوْا حالت جزم میں ہے اصل میں تُقَدِّمُوْنَ تھا نون اعرابی گر گیا ہے۔
{ق د م} باب (تفعیل) قَدَّمَ یُقَدِّمُ سے فعل مضارع معلوم، جمع مذکر مخاطب (آگے بھیجنا)

تَجِدُوْ + ہُ {و ج د} باب (ض) وَجَدَ یَجِدُ سے فعل مضارع جمع مذکر مخاطب اصل میں تَوْجِدُوْنَ تھا، جواب شرط ہونے کی وجہ سے ن اعرابی گر گیا اور نمبر 2 واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ لازمی کے درمیان واقع ہوئی واؤ کو گرا دیا، تَجِدُوْ ہوگیا + ہٗ ضمیر واحد مفعول جو کہ خَیْرٍ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ (تم پاؤ گے + اس کو)

بَصِیْرٌ {ب ص ر} باب (ن) سے صفت مشبہ۔ اِنَّ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ (خوب دیکھنے والا)

تفسیری نکات: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ کی ادائیگی کریں۔ نماز کے بے شمار فوائد ہیں۔ انسان کی ظاہری و باطنی صفائی ہوتی ہے۔ نماز انسان کو برے کاموں سے روکتی ہے اس سے آپس میں تعلق گہرا ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے حالات کا علم ہوتا ہے۔ نماز کے ذریعے انسان کا دل موم رہتا ہے۔

زکوۃ کے بھی بے شمار فوائد ہیں۔ ایک دوسرے بھائی کے ساتھ تعاون ہوتا ہے۔ انسان کا مال پاک صاف ہوجاتا ہے۔ بخل سے نجات ہوتی ہے جو کہ انسان کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان کے نیک کام اللہ کے پاس موجود ہیں، ادنیٰ سی نیکی کی کوشش بھی رائیگاں نہیں جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے۔

وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ

وَ	قَالُوْا	لَنْ	یَّدْخُلَ	الْجَنَّۃَ	اِلَّا	مَنْ
اور	کہا انہوں نے	ہرگز نہ	داخل ہوگا	جنت میں	مگر	جو
عاطفہ	فعل ماضی جمع	حرف ناصبہ	فعل مضارع	مفعول	حرفِ استثنا	موصولہ یَدْخُل کا فاعل

کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ ؕ قُلْ

کَانَ	ھُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی	تِلْکَ	اَمَانِیُّ + ھُمْ	قُلْ
ہوگا	یہودی	یا	عیسائی	یہ	خواہشات + ان کی	کہہ دو
فعل ماضی ناقص۔ اسکا اسم ھُوَ ضمیر مستتر	خبر معطوف علیہ	عاطفہ	معطوف	اسم اشارہ مبتدا	مضاف+مضاف الیہ (خبر)	فعل امر واحد

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هَاتُوا بُرۡهَانَكُمۡ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ {111}

هَاتُوا	بُرۡهَانَ + كُمۡ	إِنۡ	كُنتُمۡ	صَٰدِقِينَ
لاؤ تم	دلیل + اپنی	اگر	ہو تم	سچے
اسم فعل بمعنی امر (فاعل)	مضاف + مضاف الیہ (مفعول)	حرف شرط	فعل ماضی ناقص (اسم)	اسم فاعل جمع مذکر۔ (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: (یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ جنت میں صرف یہودی یا عیسائی ہی جائیں گے۔ یہ اُن کی خواہشات ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیں اگر تم سچے ہو تو اپنے دعوے کی صداقت پر دلیل لائیں۔

لغوی نکات:

لَنۡ حرفِ ناصبہ ہے جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، مستقبل کی نفی کا فائدہ دیتا ہے (ہرگز نہیں)

يَّدۡخُلَ {د خ ل} باب ن سے فعل مضارع معلوم۔ واحد مذکر غائب، حالت نصب میں ہے کہ پہلے لَنۡ ناصبہ ہے، (داخل ہونا)

الۡجَنَّةَ {ج ن ن} یہ واحد ہے اس کی جمع "جَنَّاتٌ" ہے، یَدۡخُلَ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (جنت میں)

هُوۡدًا {ہ و د} یہ "هَادَ" سے مشتق ہے اور ھائد کی جمع "هُوۡدًا" ہے۔ اس کا معنی تائب (توبہ کرنے والا) اور رجوع کرنے کے ہے۔ پہلے یہ اسم مدح تھا اب یہ یہود کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مدح کا معنی ختم ہوگیا ہے۔ یہ "كَانَ" کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (یہودی)

نَصٰرٰى {ن ص ر} یہ نصرانی کی جمع ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گاؤں ناصرہ سے لیا گیا ہے۔ یا عیسیٰ علیہ السلام کے قول مَنۡ اَنۡصَارِیۡ اِلَی اللهِ سے لیا گیا ہے لیکن یہ عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کے لئے مخصوص ہوگیا ہے۔

تِلۡكَ اسم اشارہ بعید واحد مؤنث، معرفہ (مبتدا (یہ/وہ)

اَمَانِيُّهُمۡ اَمَانِیۡ + هُمۡ۔ اُمۡنِیَّةٌ کی جمع اَمَانِیُّ ہے اور هُمۡ ضمیر جمع ہے۔ مرکب اضافی ہے اور خبر ہے (جس چیز کی انسان تمنا اور خواہش کرے۔ لیکن حاصل نہ کر سکے)

هَاتُوا {ہ ی ت} اسم فعل بمعنی فعل امر ہے، جمع مذکر، یہ اصل میں "اٰتُوۡا" تھا، "ہمزہ" کو "ھا" سے بدل کر "هَاتُوا" بنالیا، اس کی ماضی اور مضارع نہیں ہوتا، (لاؤ تم)

بُرۡهَانَكُمۡ بُرۡهَانَ + كُمۡ {ب ر ہ} بعض کے نزدیک بَرِہَ یَبۡرَہُ (س) کا مصدر ہے اور بعض کے ہاں "ن" اصلی ہے "فُعۡلَانَ" کے وزن پر۔ (مرکب اضافی) هَاتُوا کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی جمع "بَرَاهِيۡنَ" ہے، (دلیل نافع جو تمام دلائل سے زور دار ہو اور ہر حال میں ہمیشہ سچی ہو)

صَٰدِقِيۡنَ {ص د ق} باب (ن) سے اسم فاعل جمع مذکر، كَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب ہے (سچ بولنے والے)

تفسیری نکات: یہود و نصاریٰ میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ ہم حق پر ہیں اور جنت کے مستحق ہم ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ یہ صرف ان کی خواہشات ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عمل کے بغیر خواہشات کا فائدہ نہیں ہے۔ دعویٰ کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔ تب صدق و کذب کی حقیقت کھلتی ہے۔

بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ

بَلٰی	مَنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَ + هٗ	لِ + اللّٰہِ	وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ
کیوں نہیں، اصل بات یہ ہے	جو	مطیع کرے	چہرے کو + اپنے	کیلئے + اللہ	اور	وہ	نیکی کرنے والا ہو
حرف اثبات ایجاب	شرطیہ	فعل ماضی (فاعل)	مضاف+مضاف الیہ (مفعول)	جار + مجرور	عاطفہ	مبتدا	اسم فاعل (خبر)

فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪

فَ + لَ + هٗ	اَجْرُ + هٗ	عِنْدَ	رَبِّ + هٖ
تو + واسطے + اس کے	اجر + اس کا	پاس	رب + اس کے
جزائیہ + جار + مجرور (خبر مقدم)	مضاف + مضاف الیہ/ مبتدا موخر	ظرف / مضاف	مضاف الیہ مضاف + مضاف الیہ

وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۧ {112}

وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلٰی + هِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ
اور	نہ	ڈر	اوپر + ان کے	اور	نہ	وہ	غم کھائیں گے
عاطفہ	نافیہ	لَا بمعنی لَیْسَ کا اسم	جار+ مجرور/ لَا کی خبر	عاطفہ	نافیہ	لَا کا اسم	فعل مضارع جمع (فاعل) / لَا کی خبر

بامحاورہ ترجمہ: کیوں نہیں، جس شخص نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردیا اور وہ نیکوکار بن گیا۔ تو اس کو اس کے رب کے ہاں اجر ملے گا اور (قیامت کے دن) ان پر کسی قسم کا ڈر اور غم نہ ہوگا۔

لغوی نکات:

بَلٰی — حرف ایجاب (اثبات) ہے۔ بات میں نفی کی تردید کیلئے آتا ہے یا استفہام کے جواب میں آتا ہے جو نفی پر واقع ہو۔ (کیوں نہیں)

اَسْلَمَ — {س ل م} باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب (مطیع کرنا، سپرد کرنا)

مُحْسِنٌ — {ح س ن} باب افعال سے اسم فاعل۔ حالت رفع (احسان کرنے والا) احسان ایمان کا آخری درجہ ہے۔

اَجْرُهٗ — اَجْرُ + هٗ {ا ج ر} باب ض، ن سے مصدر ہے، مرکب اضافی، حالت رفع، مبتدا موخر ہے (کسی عمل کا بدلہ دینا، دنیوی ہو یا دینی ہو، مزدوری، ثواب)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خَوْفٌ {خ و ف} باب (س) خَافَ يَخَافُ سے مصدر (مرفوع) ہے، خوف کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے اور حزن وغم کا تعلق ماضی سے ہوتا ہے۔ (ڈر)

يَحْزَنُوْنَ {ح ز ن} باب (س) سے فعل مضارع معلوم، جمع مذکر غائب (هُمْ فاعل) (غمگین ہونا)

تفسیری نکات:- حقیقت یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے تابع بنادیا، اور اس کے دین کے مطابق عمل کرے تو ایسے افراد کو پچھلی اور اگلی زندگی کے غم وحزن کا کوئی تصور نہیں ہوتا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت اجر وثواب ملے گا۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى

وَ	قَالَتِ	الْيَهُوْدُ	لَيْسَتِ	النَّصٰرٰى	عَلٰى	شَيْءٍ	وَّ	قَالَتِ	النَّصٰرٰى
اور	کہا	یہود (نے)	نہیں	نصاریٰ	اوپر	کسی چیز کے	اور	کہا	نصاریٰ نے
عاطفہ	فعل ماضی (مونث)	فاعل	فعل ماضی	فاعل	جار	مجرور	عاطفہ	فعل ماضی (مونث)	فاعل

لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ

لَيْسَتِ	الْيَهُوْدُ	عَلٰى	شَيْءٍ	وَّ	هُمْ	يَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ
نہیں	یہود	پر	کسی چیز	حالانکہ	وہ	پڑھتے ہیں	کتاب کو	اسی طرح
فعل ماضی (مونث)	فاعل	جار	مجرور	حالیہ	مبتدا	فعل مضارع (فاعل)	مفعول بہ (جملہ خبر)	کَ جارہ + ذالک مجرور

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ

قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	مِثْلَ	قَوْلِ + هِمْ	فَ	اللّٰهُ
کہا	اُن لوگوں نے (جو)	نہیں	وہ جانتے	مانند	بات + اُن کی	تو	اللہ
فعل ماضی	اسم موصول (جمع)	نافیہ	فعل مضارع (جمع)	مضاف	مضاف الیہ مضاف + مضاف الیہ	جزائیہ (شرط مقدر ہے)	مبتدا

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ {113}

يَحْكُمُ	بَيْنَ + هُمْ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	فِيْ + مَا	كَانُوْا	فِيْ + هِ	يَخْتَلِفُوْنَ
فیصلہ کرے گا	درمیان + ان کے	دن	قیامت کے	میں+اس (معاملہ)	تھے وہ	میں+اُس	جو وہ اختلاف کرتے
فعل مضارع (فاعل)(خبر)	مضاف + مضاف الیہ	ظرف/مضاف	مضاف الیہ	جار + مجرور	فعل ماضی	جار+مجرور	فعل مضارع جمع (فاعل)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بامحاورہ ترجمہ: یہود نے کہا کہ عیسائی کسی چیز (راہ) پر نہیں ہیں اور عیسائیوں نے کہا کہ یہود کسی چیز (راہ) پر نہیں ہیں۔ حالانکہ وہ سب کتاب پڑھتے ہیں۔ اس طرح جاہل لوگوں نے اس طرح کی بات کی تھی تو ان کے درمیان اللہ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

لغوی نکات:

اَلْیَھُوْدُ {ہ و د} یہود ایک مخصوص قوم کا نام ہے اور انکی کتاب کا نام تورات ہے۔ عموماً موسیٰ علیہ السلام کے متبعین ہیں۔ اسکا واحد یَھُوْدِیٌ ہے۔ علمیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہے اور اس پر الف لام داخل ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے (الیھود) اغلب امکان ہے کہ یہ لفظ عبرانی ہے اور اس نسبت سے اسکا تعلق "یَھُوْدَا" سے ہے جو سیدنا یعقوب علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام ہے۔

لَیْسَتِ {ل ی س} فعل ماضی (مؤنث) "لَیْسَ" افعال ناقصہ میں سے ہے۔ نفی کے معنی کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا اسم مرفوع ہوتا ہے اور اس کی خبر منصوب ہوتی ہے۔ لَیْسَ سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں۔ مضارع اور امر نہیں ہوتا، (نہیں)

شَیْءٍ {ش ی ء} باب (ف) سے مصدر ہے، واحد/حالت جر ہے اس کی جمع اَشْیَاءُ ہے۔ کسی ثابت شدہ موجود کو "شَیْ" کہتے ہیں۔ محض خیالی اعتقادی باتوں کا جن کا ظاہر میں کوئی وجود نہ ہو اس پر لفظ شَیْئٌ کا اطلاق نہیں ہوتا۔

یَتْلُوْنَ {ت ل و} باب (ن) (تَلَوَیَتْلُوُ) سے تعلیل کے بعد (تَلَایَتْلُوْ) فعل مضارع جمع مذکر غائب، لغوی معنی (پیچھے آنا) اور محاورۃً (آسمانی کتابوں کی تلاوت کرنا)

اَلْکِتٰبَ {ک ت ب} باب (ن) سے مصدر مفعول، مخصوص کتاب "تورات" جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ "انجیل" جو عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل تورات کا تتمہ ہے۔

مِثْلَ {م ث ل} یہ واحد ہے اس کی جمع اَمْثَالٌ ہے، مضاف ہے، مذکر، مؤنث واحد تثنیہ جمع سب کے لئے آتا ہے قَالَ کا مفعول بِہٖ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (شبہ، نظیر مشابہ)

قَوْلِھِمْ قَوْلِ + ھِمْ، مرکب اضافی {ق و ل} باب (ن) سے مصدر مضاف ہے۔ ھِمْ جو اصل میں ھُمْ ہے، زبان پر ثقل دُور کرنے کے لئے "ھِمْ" ہے۔ مضاف الیہ جری حالت ہے (انکی بات)

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مرکب اضافی، "یَحْکُمُ" کا مفعول فیہ ہے، (قیامت کا دن)

یَحْکُمُ {ح ک م} باب (ن) حَکَمَ یَحْکُمُ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب، (فیصلہ کرتا ہے / کرے گا)

یَخْتَلِفُوْنَ {خ ل ف} باب (افتعال) سے فعل مضارع معروف/ جمع مذکر غائب (چھان بین کیلئے ایک دوسرے کے پیچھے لگنا) (اختلاف کرنا)

تفسیری نکات: یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کیخلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو راہ راست سے بھٹکا ہوا تصور کرتے ہیں حالانکہ دونوں فریق صراط مستقیم پر نہیں ہیں۔ دونوں اللہ کیساتھ شرک کرتے ہیں۔ کتب الٰہی میں پڑھتے ہیں کہ اللہ کیساتھ شرک کرنا سخت گناہ ہے۔ یہ ایسی باتیں کرتے ہیں جیسے کہ جاہل لوگ کرتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انکے باطل عقیدہ اور اختلافات یعنی پوچھ گچھ پر فیصلہ کریگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ

وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِنْ+مَنْ	مَنَعَ	مَسٰجِدَ	اللّٰهِ	اَنْ	يُّذْكَرَ
اور	کون شخص	بڑا ظالم ہے	سے + اس/جو	روکے	مسجدوں سے	اللہ کی	یہ کہ	یاد کیا جائے
عاطفہ	استفہامیہ	اسم تفضیل	حرف جر+موصولہ	فعل ماضی (فاعل)	مفعول/مضاف	مضاف الیہ	حرف ناصبہ	فعل مضارع مجہول

فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ

فِيْ+هَا	اِسْمُ+هٗ	وَ	سَعٰى	فِيْ	خَرَابِ+هَا
میں+ان	نام+اس کا	اور	وہ کوشش کرے	میں	اجاڑنے+اس کے
جار/مجرور	مضاف+مضاف الیہ، نائب فاعل	عاطفہ	فعل ماضی (فاعل)	جار	مجرور/مضاف+مضاف الیہ

اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ

اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ	لَ+هُمْ	اَنْ	يَدْخُلُوْ+هَا
یہی لوگ ہیں	نہیں	ہے	لئے+ان کے	یہ کہ	وہ داخل ہوں + اس میں
اسم اشارہ جمع	نافیہ	فعل ناقص ماضی	جار+مجرور	حرف ناصبہ	فعل مضارع جمع (هُمْ فاعل)+مفعول

اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ

اِلَّا	خَآئِفِيْنَ	لَ+هُمْ	فِي	الدُّنْيَا	خِزْيٌ
مگر	ڈرتے ہوئے	لئے+ان کے	میں	دنیا	رسوائی
حرف استثناء	اسم فاعل (جمع)	جار+مجرور خبر مقدم	حرف جار	مجرور	مصدر (س) (مبتدا موخر)

وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ {114}

وَ	لَ+هُمْ	فِي	الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
اور	لئے-ان کے	میں	آخرت	عذاب (ہے)	بہت بڑا
عاطفہ	جار+مجرور خبر مقدم	جار	مجرور	موصوف	صفت مبتدا موخر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بامحاورہ ترجمہ: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو لوگوں کو اللہ کے گھروں (مساجد) سے روکتا ہے۔ اس سے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو اجاڑنے کی کوشش کرے۔ یہی لوگ ہیں ان کے لائق نہیں کہ (اللہ کے گھر) میں داخل ہوں ہاں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے تو دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

لغوی نکات:

اَظْلَمُ	{ظ ل م} باب (ض) اَفْعَلُ کے وزن پر، اسم تفضیل حالت رفع مَنْ کی خبر ہے (بہت بڑا ظالم ہے)
مِمَّنْ	(مِنْ + مَنْ) "مِنْ" حرف جار اور مَنْ موصولہ "ن کا م" میں ادغام کر دیا۔ (اس سے + جو)
مَّنَعَ	{م ن ع} باب (ف) سے فعل ماضی واحد مذکر غائب (روکنا۔ باز کرنا)
مَسٰجِدَ اللّٰہِ	(مرکب اضافی) {س ج د} باب (ن) مَسْجِدٌ اسم ظرف مکان، وزن مَفْعِلٌ، کی جمع (مَسَاجِدُ) ہے، مَنَعَ فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، (اللہ کی مسجدوں سے)
اَنْ یُّذْکَرَ	اَنْ ناصبۃ المضارع ہے۔ یُذْکَرَ {ذ ک ر} باب (ن) سے فعل مضارع مجہول، واحد مذکر غائب (یہ کہ ذکر کیا جائے / یاد کیا جائے)
اسْمُہٗ	اِسْمُ (مضاف) + ہٗ (مضاف الیہ) یہ اَنْ یُذْکَرَ کا نائب فاعل ہے (اس (اللہ) کا نام)
سَعٰی	{س ع ی} باب (ف) سَعٰی یَسْعٰی سے فعل ماضی واحد مذکر غائب، (کوشش کرنا خیر میں یا شر میں)
خَرَابِھَا	(خَرَابِ + ھَا) باب (س) سے مصدر + ھَا ضمیر مؤنث جو کہ مَسَاجِدَ کی طرف لوٹتی ہے جو کہ جمع مکسر غیر عاقل ہے، اسی لئے ضمیر واحد مؤنث استعمال ہوئی ہے (ان کے اجاڑنے کی کوشش کرنا)
خَآئِفِیْنَ	{خ و ف} باب (س) سے اسم الفاعل جمع / یَدْخُلُوْا کی ضمیر فاعل سے حال ہونے کی وجہ سے نصبی حالت (ڈرنے والے)
خِزْیٌ	{خ ز ی} باب (س) خَزِیَ یَخْزٰی سے مصدر۔ لَھُمْ خبر مقدم اور یہ (خِزْیٌ) مبتدا مؤخر ہے (ذلت، رسوائی، خواری)

تفسیری نکات: وہ شخص سب سے بڑا ظالم ہے جو لوگوں کو اللہ کی مساجد سے روکتا ہے تاکہ ان مساجد میں اللہ کا نام نہ لیا جائے اور (مزید) ان (اللہ کے) گھروں کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ ان پر لازم تھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوں تو اللہ سے ڈرتے ہوئے داخل ہوتے۔ کیونکہ اللہ کے گھروں میں فساد بہت سخت گناہ ہے لیکن یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ ان لوگوں کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔ آج کل مساجد میں بم مارنا، ڈرانا اسی ضمن میں آتا ہے تاکہ لوگ مسجد میں نہ آئیں یہ انتہائی قبیح فعل ہے ایسے لوگ اللہ کے سخت عذاب سے نہیں بچیں گے۔

وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا

وَ	لِ + اللّٰہِ	الْمَشْرِقُ	وَ	الْمَغْرِبُ	فَ + اَیْنَمَا	تُوَلُّوْا
اور	کے لئے + اللہ	مشرق	اور	مغرب	تو + جہاں کہیں	(رخ) پھیر لو تم
عاطفہ	جار + مجرور (خبر مقدم)	مبتدا مؤخر / معطوف علیہ	عاطفہ	معطوف	عاطفہ + شرطیہ	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ {115}

ف+ثَمَّ	وَجْهُ	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ
تو+وہاں (ہے)	چہرہ (ذات)	اللہ کا	یقیناً	اللہ تعالیٰ	وسعت والا	بہت علم والا ہے
جزائیہ+ظرف مکان (خبرمقدم)	مبتدا موخر/مضاف	مضاف الیہ	حرف مشبہ بالفعل	اِنَّ کا اسم	خبراوّل	خبرثانی

بامحاورہ ترجمہ: مشرق ومغرب اللہ ہی کے لئے ہیں تم جس طرف بھی منہ کرو اس طرف اللہ کا چہرہ ہوگا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وسعتوں والا اور بہت علم والا ہے۔

لغوی نکات:

اَلْمَشْرِقُ {ش ر ق} باب (ن) سے ظرف مکان۔ یہاں ظرف مکان کی (ر) پر زبر خلاف قیاس ہے کیونکہ باب (ن) کی ظرف مکان عموماً مَفْعَلٌ (عین پر زبر) کے وزن پر آتی ہے (سورج کے نکلنے کی جگہ)

اَلْمَغْرِبُ باب (ن) مَفْعِلٌ (عین پر زیر) کے وزن پر ہے حالانکہ قیاس ع پر زبر ہے، یہ دونوں معطوف علیہ اور معطوف مل کر مبتدا موخر ہے اور لِلّٰهِ خبر مقدم ہے، (سورج کے غروب ہونے کی جگہ)

فَاَيْنَمَا (فَ+اَيْنَمَا) فَا عاطفہ ہے اور اَيْنَمَا شرطیہ ہے۔ (جہاں کہیں/جس طرف)

تُوَلُّوْا {و ل ی} باب تفعیل (وَلّٰی يُوَلِّیْ) سے فعل مضارع معلوم۔ جمع مذکر حاضر۔ اس کا مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔ عامل حرف شرط (اَيْنَمَا) کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ اصل میں تُوَلِّيُوْنَ تھا "ی" پر ضمہ بھاری تھا، انتقال حرکت کر کے ماقبل یعنی "ل" کو دیا "ی" سے پہلے پیش آ گئی لہٰذا مطابقت کر کے "ی" کو واؤ سے بدلہ۔ دو واؤں کے درمیان التقائے ساکنین ہوا، پہلی واؤ کو گرا دیا تُوَلُّوْا رہ گیا، (پھیرنا)

فَثَمَّ (فَ+ثَمَّ) فَ جزائیہ ہے اور ثَمَّ ظرف مکان بعید مبنی علی الفتح ہے اور مَحلاً منصوب ہے اور یہ محذوف کے متعلق ہے اور هُنَاكَ کے معنی میں ہے۔ (تو (اللہ) وہیں ہے)

وَجْهُ اللّٰهِ مرکب اضافی، مبتدا موخر (اللہ کا چہرہ)

وَاسِعٌ {و س ع} باب (س) سے اسم الفاعل واحد مذکر اِنَّ کی خبر اول ہے (وسعتوں والا)

عَلِيْمٌ {ع ل م} باب (س) سے صفت مشبہ (مبالغہ) کا صیغہ ہے اِنَّ کی خبر ثانی ہے (بہت علم والا)

تفسیری نکات: یہ مشرق ومغرب یعنی تمام جہتیں تو سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تو نفلی نماز کے لئے سواری پر جس طرف بھی منہ کیا جائے اس طرف قبلہ ہے یا یہ تحویل قبلہ سے متعلق معاملہ ہے کہ تم جس طرف بھی اپنے چہرے کرو گے، اُدھر ہی اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑی وسعتوں والا اور بڑے علم والا ہے۔ اللہ کے چہرے سے مراد کہ وہ کس طرح کا ہے ہمیں پتہ نہیں ہے، تشبیہ یا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُس کی تاویل نہیں کرنی چاہئے۔ پس یہ کہنا چاہئے کہ جس طرح اللہ کی شان کے مطابق اور لائق ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ

وَ	قَالُوْا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا	سُبْحَانَ + هٗ	بَلْ	لَ + هٗ
اور	کہا انہوں نے	بنالی۔ پکڑی	اللہ نے	اولاد (بیٹا)	پاک ہے وہ (اللہ)	بلکہ	کے لئے + اس
عاطفہ	فعل ماضی جمع	فعل ماضی (افتعال)	فاعل	مفعول	مضاف + مضاف الیہ	کلمہ اضراب	جار + مجرور

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ {116}

مَا	فِيْ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	كُلٌّ	لَ + هٗ	قٰنِتُوْنَ
جو	میں	آسمانوں	اور	زمین (میں)	سب	کے لئے + اس	فرمانبردار ہیں
اسم موصول	جار	مجرور / معطوف علیہ	عاطفہ	معطوف	مبتدا	جار + مجرور	اسم فاعل جمع مذکر (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: ان لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے (اپنے لئے) اولاد بنالی ہے نہیں بلکہ وہ (ہر عیب سے) پاک ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کا ہے اور سب اس کے فرمانبردار ہیں۔

لغوی نکات:

اتَّخَذَ {ء خ ذ} باب (افتعال) سے فعل ماضی واحد مذکر غائب۔ اصل میں "اِءْتَخَذَ" تھا، باب افتعال کے فاء کلمہ میں ہمزہ واقع ہو تو اس کو (ت) سے بدل دیا جاتا ہے اور تاء کا تاء میں ادغام کردیا۔ "اِتَّخَذَ" ہوگیا (اس نے پکڑ لیا، اختیار کرلیا، بنالیا)

وَلَدًا {و ل د} باب (ض) "وَلَدَ يَلِدُ" سے (وَلَدًا) مصدر۔ مفعول بہ ہے۔ (مذکر، مؤنث، چھوٹا، بڑا سب پر وَلَدَ کا اطلاق ہوتا ہے) (بیٹا یا اولاد)

سُبْحَانَ + هٗ {س ب ح} باب (تفعیل) سے مصدر ہے اور یہ فعل محذوف "نُسَبِّحُ" کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے اور ہمیشہ اضافت سے استعمال ہوتا ہے۔ مضاف الیہ کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے جس طرح سُبْحَانَ اللهِ ہے اور کبھی ضمیر جس طرح یہاں ہے (اللہ تعالیٰ کے عیوب و نقائص سے پاک ہونے کی صفت ہے)۔

بَلْ حرف "اضراب" ہے یعنی گزشتہ بات / معاملے کی نفی کی جاتی ہے اور پیش آمدہ بات کا اثبات کیا جاتا ہے۔ (بلکہ)

السَّمٰوٰتِ {س م و} باب (ن) (سَمَا يَسْمُو) سے، جمع (سالم مؤنث) ہے، اس کی واحد مؤنث سَمَآءٌ ہے اس کی جمع بناتے وقت ہمزہ (ء) کو "و" سے بدل دیا گیا تو "السَّمٰوٰتِ" بن گیا۔ (آسمانوں)

كُلٌّ اصل میں "كُلُّ مَا خَلَقَ اللهُ" تھا۔ مضاف الیہ (مَا خَلَقَ اللهُ) کو حذف کرکے كُلُّ کی لام کو تنوین دی گئی جو کہ تنوین عوض

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے(مبتدا) (سب کے سب)

قٰنِتُوْنَ {ق ن ت} باب (ن) قَنَتَ یَقْنُتُ سے اسم الفاعل جمع مذکر۔ مبتدا کی خبر ہے، اسی لئے مرفوع ہے (اطاعت کرنے والے) یعنی عاجزی/خضوع کے ساتھ اطاعت کا التزام کرنے والے۔

تفسیری نکات: بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی اولاد ہے۔ مثلاً عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے یا یہودیوں کا کہنا ہے کہ عزیر علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے یا بعض لوگ نبی علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ نُوْرٌ مِنْ نُوْرِ اللهِ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کہ وہ (اللہ) ان تمام باطل نظریات اور باتوں سے مبرا اور پاک ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ زمین و آسمان میں سب کچھ اس کے تابع اور فرمانبردار ہیں۔ تمام چیزیں اس کے حکم کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں۔ انسان کا کمال بھی اسی میں ہے کہ وہ صرف اس ایک (اللہ) کے آگے سر جھکائے، یہی توحید ہے۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى

بَدِيْعُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اِذَا	قَضٰٓى
ابتدا سے ہی بنانے والا	آسمانوں کو	اور	زمین کو	اور	جب	فیصلہ کرتا ہے
مبتدا محذوف ھُوَ کی خبر۔ مضاف	مضاف الیہ / معطوف علیہ	عاطفہ	معطوف	عاطفہ	شرطیہ	فعل ماضی بمعنی مضارع

اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ {117}

اَمْرًا	فَ + اِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَ + هٗ	كُنْ	فَ + يَكُوْنُ
کسی کام کا	تو + صرف، بس	کہتا ہے	کے لئے + اس	تو ہو جا	تو + وہ ہو جاتا ہے
مفعول	فَ جزائیہ + کلمہ حصر	فعل مضارع (فاعل)	جار + مجرور	فعل امر (فاعل)	جزائیہ + فعل مضارع (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: وہ آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے بنانے والا ہے۔ وہ جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو وہ صرف لفظ "كُنْ" کہتا ہے تو وہ (کام) ہو جاتا ہے۔

لغوی نکات:

بَدِيْعُ {ب د ع} باب (ف) بَدَعَ يَبْدَعُ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے، مبتدا محذوف (ھو) کی خبر ہے، مضاف ہے، "فَعِيْلٌ" کا وزن ہے، بمعنی "مُبْدِعٌ" (نیا نکالنے والا) ایسی چیز کو ایجاد کرنا جسکی پہلے مثال نہ ہو۔ بغیر کسی کی اقتداء اور پیروی کرنے کے نئے سرے سے کوئی چیز بنانا۔ دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کرنا جس کی عہد نبوی میں کوئی مثال نہ ہو وہ بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بدعت کہلاتا ہے۔

قَضٰی {ق ض ی} باب (ض) (قَضٰی یَقْضِی) سے فعل ماضی واحد مذکر غائب، قَضٰی سے پہلے "اِذَا" آنے کی وجہ سے اس کا معنی مضارع والا ہوگیا اصل میں قَضَیَ تھا ی متحرک اور اس کا ماقبل مفتوح (زبر) ہونے کی وجہ سے مطابقۃً "ی" کو الف سے بدل دیا، قَضٰی ہوگیا۔ (فیصلہ کرتا ہے/ارادہ کرتا ہے)

کُنْ {ک و ن} باب (ن) "کَانَ یَکُوْنُ" (فعل ناقص) سے فعل امر کا صیغہ ہے۔ (واحد مذکر) اصل میں اُکْوُنْ تھا، واؤ پر ضمہ بھاری تھا۔ ماقبل کو منتقل کردیا، واؤ (و) اور نون کے درمیان التقائے ساکنین ہوا تو حرف علت واؤ (و) کو گرا دیا۔ باقی لفظ ہمزہ وصلی کے بغیر بھی پڑھا جاسکتا ہے، اس لئے شروع میں ہمزہ (ء) وصلی لگانے کی ضرورت نہ رہی لہٰذا یہ باقی لفظ کُنْ ہی مستعمل ہے (اللہ کا فرمانا) (ہو جا)

فَیَکُوْنُ (فَ+یَکُوْنُ) (ف جزائیہ+یَکُوْنُ) {ک و ن} باب (ن) سے فعل مضارع واحد مذکر (تو وہ ہوجاتا ہے)

تفسیری نکات: اس آیت میں مشرک قوموں کے غلط عقیدہ کی تردید مقصود ہے جو یہ غلط نظریہ رکھتے ہیں کہ مادہ (Matter) پہلے سے کسی نہ کسی شکل میں موجود تھا (تو تمام اشیاء ادل بدل کر اسی سے بنی ہیں) لفظ "بَدِیْعُ" سے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی سابقہ مثال کے نئے سرے سے بنایا۔ وہ تخلیق اور خلاقیت میں کسی مادے وغیرہ کا محتاج نہیں ہے۔ اس کو اس کائنات کی تخلیق و ایجاد میں اسباب و وسائل کی ضرورت نہیں، جس چیز کا وہ ارادہ فرماتا ہے، اس کے لئے صرف حکم و اشارہ کافی ہے وہ لفظ "کُنْ" کہتا ہے تو وہ چیز ہوجاتی ہے۔

وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُکَلِّمُنَا

وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	لَا	یَعْلَمُوْنَ	لَوْ لَا	یُکَلِّمُ+نَا
اور	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں	جانتے	کیوں نہیں	کلام کرتا+ہم سے
عاطفہ	فعل ماضی	اسم موصول جمع	نافیہ	فعل مضارع جمع (فاعل)	حرف استفہام	فعل مضارع+مفعول

اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَآ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ

اللّٰهُ	اَوْ	تَاْتِیْ+نَا	اٰیَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	مِنْ
اللہ تعالیٰ	یا	آتی+ہمارے پاس	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	سے
فاعل	کلمہ اختیار	فعل مضارع+مفعول	فاعل	حرف تشبیہ	فعل ماضی	(فاعل) اسم موصول جمع	حرف جار

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ

قُلُوْبُ + هُمْ	تَشَابَهَتْ	قَوْلِ + هِمْ	مِّثْلَ	قَبْلِ + هِمْ
دل + ان کے	ایک جیسے ہوگئے	بات + ان کی	مثل، مانند	پہلے + ان سے
مضاف+مضاف الیہ (فاعل)	فعل ماضی واحد مؤنث	مضاف الیہ مضاف+مضاف الیہ	مفعول/مضاف	مضاف+مضاف الیہ (مجرور)

قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ {118}

يُّوْقِنُوْنَ	لِ + قَوْمٍ	الْاٰيٰتِ	بَيَّنَّا	قَدْ
(جو) یقین رکھتے ہیں وہ	کے لئے + اس قوم	آیتیں/نشانیاں	ہم نے واضح کردی ہیں	یقیناً
فعل مضارع جمع، مذکر غائب (فاعل)	جار + مجرور جمع	مفعول	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	کلمہ تاکید

بامحاورہ ترجمہ: جو لوگ جانتے نہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی (کیوں نہیں) آتی۔ اسی طرح کی باتیں ان سے پہلے کہا کرتے تھے۔ انکے دل ایک جیسے ہیں۔ یقین کرنیوالوں کیلئے ہم نے اپنی نشانیاں واضح طور پر بیان کردی ہیں۔

لغوی نکات:

لَا يَعْلَمُوْنَ لَا نافیہ + يَعْلَمُوْنَ {ع ل م} باب (س) سے فعل مضارع معلوم، جمع مذکر غائب (فاعل) (وہ نہیں جانتے)

لَوْ لَا لَوْ حرف شرط اور لَا نافیہ کا مجموعہ اور یہ دونوں مل کر ایک حرف تحضیض بنتا ہے (ابھارنا / کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرنا) دونوں "لَوْلَا" کے اکٹھا آنے سے معنی ہوگا (کیوں نہیں)

يُكَلِّمُنَا يُكَلِّمُ + نَا {ک ل م} باب (تفعیل) فعل مضارع معلوم، واحد مذکر غائب، اور نَا ضمیر مفعول ہے (وہ اللہ کلام کرتا + ہم سے)

تَأْتِيْنَا تَأْتِيْ + نَا (ء ت ی) باب (ض) اَتٰی يَاْتِيْ سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب اور "نَا" مفعول (آتی ہمارے پاس)

اٰيَةٌ یہ واحد ہے اس کی جمع "اٰيَاتٌ" ہے۔ "تَأْتِيْنَا" کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے (نشانی، آیت)

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ (مِثْلَ) (مضاف) + قَوْلِ (مضاف الیہ مضاف + هِمْ مضاف الیہ، پھر یہ مفعول بہ ہوا فعل "قَالَ" کا (مانند اُن کی بات کے)

تَشَابَهَتْ {ش ب ہ} باب (تفاعل) سے فعل ماضی / واحد مؤنث غائب (کسی چیز کا دوسرے سے مشابہ ہونا)

بَيَّنَّا {ب ی ن} باب (تفعیل) سے ماضی، جمع متکلم، (بیان کیا ہم نے)

الْاٰيٰتِ "اٰيَةٌ" کی جمع "آيَاتٌ" ہے، "اٰيَةٌ" اصل میں "اَيَيَةٌ" تھا "ی" متحرک ہے اور ماقبل مفتوح ہے لہٰذا مطابقت کی وجہ سے "ی" کو الف سے بدلا، پھر (الف + الف) = (آ) "آيَةٌ" ہوگیا۔ اَلْاٰيَاتِ جمع مونث سالم بَيَّنَّا کا مفعول حالت نصبی ہے۔ (آیتیں)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يُوْقِنُوْنَ {ی ق ن} باب (افعال) اَيْقَنَ يُوْقِنُ (اِيْقَانٌ) سے فعل مضارع جمع مذکر غائب۔ (یقین کرنا / شک و شبہ دُور کرنا، کسی چیز کو سمجھنے کے بعد پایہ ثبوت تک پہنچنا)

تفسیری نکات: کافروں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کا نبی سچا ہے تو ہم سے اللہ خود بات کیوں نہیں کرتا یا کوئی نشانی دکھائے۔ جو نبی کے صدق پر دلالت کرے تو اللہ تعالیٰ نے اسکے جواب میں فرمایا: ''کہ اسطرح کی باتیں پہلے لوگ بھی کرتے تھے۔ ان سب کے دل ایک جیسے ہیں۔ اللہ سے دور ہیں۔ ہم یقین رکھنے والی قوم کیلئے آیتیں کھول کھول کر بیان / واضح کردی ہیں۔ انکو سمجھ نہ آئے تو ہمارا کیا قصور ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ

اِنَّآ	اَرْسَلْنَا + كَ	بِ + الْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا
بے شک ہم	بھیجا ہم نے + آپ کو	ساتھ + حق کے	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرانے والا
حرف مشبہ بالفعل+نا۔ اِنَّ کا اسم	فعل ماضی (فاعل) + مفعول (خبر)	جار + مجرور	حال معطوف علیہ	عاطفہ	حال معطوف

وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ {119}

وَّ	لَا	تُسْئَلُ	عَنْ	اَصْحٰبِ	الْجَحِيْمِ
اور	نہ	سوال کیا جائے گا آپ سے	سے	والوں	دوزخ
عاطفہ	نافیہ	مضارع مجہول (اَنْتَ نائب فاعل)	جار	مجرور / مضاف	مضاف الیہ

بامحاورہ ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یقیناً ہم نے آپ کو سچی حقیقتوں کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور دوزخ والوں کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھا جائے گا۔

لغوی نکات:

اَرْسَلْنٰكَ اَرْسَلْنَا + كَ {ر س ل} باب (افعال) فعل ماضی معروف، جمع متکلم كَ ضمیر مخاطب مفعول (بھیجا ہم نے آپ کو)

بَشِيْرًا {ب ش ر} باب (تفعیل) سے فَعِيْلٌ کا وزن، اسم فاعل کے معنی میں ہے اور كَ ضمیر سے حال واقع ہوا ہے۔ (خوشخبری دینے والا)

نَذِيْرًا {ن ذ ر} باب (افعال) سے فَعِيْلٌ کا وزن بمعنی اسم فاعل اور اَرْسَلْنَاكَ میں كَ ضمیر سے حال واقع ہوا ہے۔ (ڈرانے والا)

لَا تُسْئَلُ {س ء ل} باب (ف) سے مضارع مجہول منفی، واحد مذکر مخاطب (نہیں پوچھا جائے گا آپ سے)

اَصْحٰبِ {ص ح ب} باب (س) سے مصدر۔ صَحْبٌ کی جمع اَصْحَابٌ ''جمع قلت'' ہے، یعنی جن الفاظ کے واحد کا وزن فَعْلٌ کے وزن پر ہو ان کی جمع کا وزن اَفْعَالٌ ہو تو اس کو جمع قلت کہتے ہیں (والے)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اَلْجَحِیْمِ {ج ح م} باب (س) سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ بمعنی اسم فاعل (سخت بھڑکنے والی آگ)

تفسیری نکات: اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ کو بلاتر دید سچ (پر مبنی پیغام) دیکر بھیجا ہے جو آپکے پیغام پر ایمان لے آئے اور اس پر عمل کرے اسکو جنت کی خوشخبری دیں اور جو آپکی لائی ہوئی شریعت سے روگردانی کرے تو اسکو آپ جہنم کی نوید سنائیں۔ اس اہم پیغام کے پہنچانے کے باوجود بھی اگر کوئی آپکی بات نہ مانے اور دوزخ میں چلا جائے تو آپکو انکے بارے میں نہ پوچھا جائیگا۔ کسی کو راہ راست پر لانا آپکی ذمہ داری نہیں ہے۔ ہاں پیغام ربانی لوگوں تک پہنچانا یہ آپکی ذمہ داری ہے۔

وَ لَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی

وَ	لَنْ	تَرْضٰی	عَنْ + كَ	اَلْیَهُوْدُ	وَ	لَا	النَّصٰرٰی	حَتّٰی
اور	ہرگز نہیں	راضی ہوں گے	سے + آپ	یہودی	اور	نہ	عیسائی	یہاں تک کہ
عاطفہ	حرف ناصبہ نافیہ	فعل مضارع	جار + مجرور	فاعل معطوف علیہ	عاطفہ	نافیہ	معطوف	ناصبہ (برائے انتہا)

تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ

تَتَّبِعَ	مِلَّتَ + هُمْ	قُلْ	اِنَّ	هُدٰی	اللّٰهِ
اتباع کریں آپ	طریقے + ان کے کی	کہہ دو	یقیناً	ہدایت	اللہ تعالیٰ کی
فعل مضارع (فاعل)	مضاف + مضاف الیہ (مفعول)	فعل امر	حرف مشبہ بالفعل	مضاف	مضاف الیہ (اسم)

هُوَ الْهُدٰی ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

هُوَ	اَلْهُدٰی	وَ	لَ + اِنْ	اتَّبَعْتَ
وہی	ہدایت ہے	اور	البتہ + اگر	پیروی کی آپ نے
ضمیر فصل (برائے حصر)	(اِنَّ کی) خبر	عاطفہ	لام تاکید + اِنْ شرطیہ	فعل ماضی (فاعل) (واحد مخاطب)

اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

اَهْوَآءَ + هُمْ	بَعْدَ	اَلَّذِیْ	جَآءَ + كَ	مِنَ + الْعِلْمِ
خواہشات + ان کی	بعد (اس کے)	جو	آیا ہے + آپ کے پاس	سے + علم
مضاف + مضاف الیہ (مفعول)	ظرف مضاف	اسم موصول	فعل ماضی فاعل هُوَ + مفعول	جار + مجرور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ {120}

نَصِيْرٍ	لَا	وَّلِيٍّ	مِنْ	اللّٰهِ	مِنَ	لَ+كَ	مَا
کوئی مددگار	نہ	کوئی دوست	سے	اللہ	سے	واسطے+آپ کے	نہیں (ہوگا)
معطوف	نافیہ	مجرور معطوف علیہ	جار	مجرور	جار	جار+مجرور	نافیہ

بامحاورہ ترجمہ: (اے ہمارے نبی) یہود و نصاریٰ آپ سے قطعاً راضی نہیں ہوسکتے جب تک آپ ان کے دین کی اتباع نہ کریں گے۔ تو آپ کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت ہی سیدھی راہ ہے اور اگر آپ علم (رسالت) کے آنے کے بعد بھی ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے تو اللہ کی طرف سے آپ کے لئے کوئی دوست نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔

لغوی نکات:

وَلَنْ — "لَنْ" حرف ناصبہ ہے جو مضارع پر داخل ہوکر اس میں نفی مستقبل تاکیدی کے معنی پیدا کردیتا ہے (ہرگز نہیں)

تَرْضٰی — {ر ض ی} باب (س) رَضِیَ یَرْضٰی سے فعل مضارع معروف۔ واحد مؤنث غائب۔ اس کا فاعل "الیھود و النصاری" ہے جوکہ دونوں ہی اسم جمع ہیں۔ (راضی ہونا/پسند ہونا)

تَتَّبِعَ — {ت ب ع} باب (افتعال) "اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ" سے فعل مضارع معروف۔ واحد مذکر مخاطب "حَتّٰی" کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (پیروی کرنا، اتباع کرنا، پیچھے لگنا)

مِلَّتَهُمْ — (مِلَّةَ+هُمْ) {م ل ل} مرکب اضافی۔ تَتَّبِعَ کا مفعول ہے۔ (ان کے طریقے کی)

هُدَی اللّٰهِ — (هُدَی) مضاف + اللّٰہِ مضاف الیہ۔ اِنَّ کا اسم ہے (اللہ کی ہدایت)

اتَّبَعْتَ — {ت ب ع} باب (افتعال) سے / فعل ماضی واحد مذکر مخاطب (اتباع، پیروی کرنا)

اَهْوَآءَ+هُمْ — {ہ و ی} باب (س) (هَوِیَ یَهْوٰی) سے مصدر "هَوَاءٌ" اس کی جمع "اَهْوَاءٌ"۔ مرکب اضافی بوجہ مفعول حالت نصب میں (ان کی خواہشات کی)

بَعْدَ — بَعْدَ اسم ظرف۔ آگے۔ اسم موصول اَلَّذِیْ۔ کی طرف مضاف ہے۔ اضافت کی وجہ سے (بعد) کی دال (دَ) پر زبر ہے، وگرنہ دال پر پیش ہوتی (پیچھے اس چیز کے)

مَالَكَ — مَا+لَكَ "مَا" نافیہ ہے اور لَ+كَ مرکب جاری ہے (نہیں ہے + تیرے لئے)

وَّلِيٍّ — واحد ہے اس کی جمع اَوْلِیَآءُ ہے/حالت جر (کوئی دوست/ محبت کرنے والا)

تفسیری نکات: اے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنی بھی ہمدردی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود و نصاریٰ سے بات کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی ہر بات/شرط مانتے جائیں پھر بھی وہ آپ کی بات نہ مانیں گے جب تک آپ ان کے دین کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قبول نہ کریں گے۔ اللہ نے فرمایا: ''صحیح دین وہی ہے جو ہمارا رسول بتاتا ہے ان لوگوں کو چاہئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات مانیں۔ اس میں ان کے لئے بھلائی ہوگی۔ اگر علم وصحیح دین آنے کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی پیروی کی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ہمدرد اور مددگار نہیں ہوگا''۔ اس میں اہل علم وغیرہ کے لئے بھی درس ہے کہ جب کسی کے پاس صحیح حدیث آئے پھر بھی وہ عمل نہ کرے تو وہ قابل ملامت ہے اور اس پر اس کا مواخذہ ہوگا۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ

اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنَا + هُمْ	الْکِتٰبَ	یَتْلُوْنَ + هٗ
وہ لوگ جو	دی ہم نے + ان کو	کتاب	وہ تلاوت کرتے ہیں + اس کی
اسم موصول (جمع) مذکر	فعل ماضی (فاعل) + مفعول 1	مفعول 2	فعل مضارع (فاعل) + مفعول

حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ

حَقَّ	تِلَاوَةِ + هٖ	اُولٰٓئِکَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِ + هٖ
حق ہے	تلاوت کرنا + اس کی	(وہی) یہی لوگ	ایمان لاتے ہیں وہ	ساتھ + اس کے
مفعول مطلق مضاف	مضاف الیہ مضاف + مضاف الیہ	اسم اشارہ مبتدا	فعل مضارع (جمع) (فاعل) (خبر)	جار + مجرور

وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِکَ

وَ	مَنْ	یَّکْفُرْ	بِ + هٖ	فَ + اُولٰٓئِکَ
اور	جو	کفر کرے	ساتھ + اس کے	تو + وہی لوگ ہیں
عاطفہ	شرطیہ (مبتدا)	فعل مضارع مجزوم (فاعل) (خبر)	جار + مجرور	جزائیہ + مبتدا

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ع {121}

هُمْ	الْخٰسِرُوْنَ
وہ	خسارہ پانے والے
ضمیر جمع (حصر)	اسم فاعل جمع (خبر)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بامحاورہ ترجمہ: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جو حق ہے اس کی تلاوت کرنے کا۔ یہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں (عمل کرتے ہیں) اور جو اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

لغوی نکات:

اَلَّذِیْنَ　اسم موصول برائے جمع مذکر۔ اس کا واحد "اَلَّذِیْ" ہے (جو لوگ)

اٰتَیْنٰھُمُ　{ء ت ی} باب (افعال) "اٰتٰی یُؤْتِیْ" سے فعل ماضی/ جمع متکلم + ھُمْ ضمیر جمع مذکر مفعول نمبر 1 ہے (دیا ہم نے + ان کو)

الْکِتٰبَ　{ک ت ب} باب (ن) سے مصدر مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ الف لام کی وجہ سے مخصوص کتاب (تورات یا ہر کتاب الٰہی)

یَتْلُوْنَهٗ　{ت ل و} باب (ن) سے مضارع معروف۔ جمع مذکر غائب + ہٗ ضمیر واحد مفعول "یَتْلُوْنَ" اصل میں "یَتْلُوُوْنَ" تھا، واوٗ (و) پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے اس کو گرا دیا۔ اب دو واوٗں (و+و) کا التقائے ساکنین ہوا (یعنی دونوں واوٗ (و) ساکن ہیں) ایک واوٗ کو گرا دیا۔ "یَتْلُوْنَ" ہوگیا۔ (تلاوت کرتے ہیں + اس کی)۔ اللہ کی کتابوں کی قرأت کے ساتھ ساتھ عمل کے ذریعے پیروی کرنا۔ اصل میں یہی تلاوت کا معنی ہے۔ جبکہ قرأت عام "پڑھنا" ہے۔

حَقَّ تِلَاوَتِهٖ　حَقَّ {ح ق ق} باب (ض) حَقَّ یَحِقُّ سے حَقًّ مصدر/ مضاف ہے تِلَاوَتِ + ہٖ مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق ہوگیا، اس لئے "حَقَّ" حالت نصب میں ہے (جو حق ہے اس کی تلاوت کرنے کا)

یُؤْمِنُوْنَ　{ء م ن} باب (افعال) سے فعل مضارع معروف/ جمع مذکر غائب (فاعل) (وہ ایمان لاتے ہیں)

یَّکْفُرْ　{ک ف ر} باب (ن) فعل مضارع معروف / واحد مذکر غائب۔ اصل میں یَکْفُرُ تھا۔ شروع میں "مَنْ" شرطیہ جازمۃ المضارع ہے، اس لئے "یَکْفُرْ" کا (رْ) مجزوم ہے [(جو) کفر کرے]

الْخٰسِرُوْنَ　(خ س ر) باب (س) سے اسم الفاعل ہے۔ جمع مذکر/ حصر کا معنی پیدا کرنے کے لئے اس سے پہلے "ھُمْ" ضمیر ہے، اسی لئے یہ "خبر معرفہ" ہے (نقصان اٹھانے والے)

تفسیری نکات: کتب الٰہی خاص طور پر قرآن مجید پر ایمان لانے کا مقصد یہ ہے کہ ان کی تلاوت کا حق ادا کیا جائے۔ حَقِّ تلاوت کا معنی یہ ہے کہ قرآن مجید کو صحیح مخرج اور صحیح نطق سے پڑھیں اور اس کی آیات پر غور وفکر اور تدبر کریں اور پھر اس کے مطابق عمل کریں۔ یہی اس پر ایمان لانے اور اس کی تلاوت کرنے کا مفہوم ہے اور قرآن کے ساتھ کفر کرنا یا مذاق کرنا یا اس کی بے حرمتی کرنا بہت سخت گناہ ہے یا مسلمان ہوتے ہوئے بھی اس کو نہ سمجھنا بہت بڑے خسارے کی بات ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ

یَا	بَنِیْ	اِسْرَآءِيْلَ	اذْكُرُوْا	نِعْمَةِ + یْ	الَّتِیْٓ
اے	بیٹو	اسرائیل (یعقوبؑ کے)	یاد کرو تم	نعمت + میری کو	وہ جو
حرف ندا	مضاف	مضاف الیہ (منادیٰ)	فعل امر جمع	مضاف+مضاف الیہ (مفعول)	اسم موصول (مؤنث)

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّیْ

اَنْعَمْتُ	عَلٰی + كُمْ	وَ	اَنّ + یْ
انعام کی میں نے	اوپر + تمہارے	اور	بے شک + میں نے
فعل ماضی واحد متکلم (فاعل) (افعال)	جار + مجرور	عاطفہ	حرف مشبہ بالفعل + اسم

فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ {122}

فَضَّلْتُ + كُمْ	عَلٰی	الْعٰلَمِيْنَ
فضیلت دی میں نے + تم کو	اوپر	جہانوں کے
فعل ماضی/ فاعل + مفعول	جار	مجرور، جمع مذکر سالم

بامحاورہ ترجمہ: اے بنی اسرائیل میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں اور یقیناً میں نے تم کو جہاں پر فوقیت دی ہے۔

لغوی نکات:

يٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ "یا" حرف ندا ہے جو کہ ادعُوْ فعل مضارع واحد متکلم باب (ن) کے قائم مقام ہے "بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ" لفظ "بَنِیْ" اصل میں "بَنِيْنَ" تھا جو منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے چونکہ مضاف کے آخر میں تثنیہ اور جمع کا نون (ن) نہیں آسکتا۔ آگے "اِسْرَآءِيْلَ" کی طرف اضافت کی وجہ سے "بَنِيْنَ" کا (ن) ختم ہوگیا، لہٰذا باقی "بَنِیْ" رہ گیا (اے اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) کے بیٹوں)

اِسْرَآءِيْلَ یہ عبرانی لفظ۔ عربی لفظ "عَبْدُاللهِ" کے معنی میں ہے، جو اسحاق علیہ السلام کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کا لقب تھا۔

اذْكُرُوْا {ذ ك ر} باب (ن) سے فعل امر، جمع مذکر (یاد کرو تم)

اَنِّیْ (اَنِّ + یْ) اَنَّ حرف مشبہ بالفعل اور (ی) اس کا اسم ہے۔ وسط کلام میں واقع ہونے کی وجہ سے اَنَّ کے ہمزہ پر زبر آیا ہے اور "ی" کی مناسبت کی وجہ سے "ن" پر زیر آئی ہے (بے شک/ یقیناً + میں)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَضَّلْتُكُمْ (فَضَّلْتُ + كُمْ) {ف ض ل} باب (تفعیل) سے فعل ماضی معلوم، واحد متکلم (اَنَا فاعل) + کُمْ ضمیر جمع مذکر مفعول (میں نے برتری دی + تم کو)

الْعٰلَمِيْنَ {ع ل م} اَلْعَالَمُ کی جمع مذکر سالم ہے شروع میں عَلٰی آنے کی وجہ سے اَلْعَالَمِيْنَ کی حالت جری ہے (دنیا / جہان) ہر وہ مخلوق جو اللہ کے وجود اور اس کی معرفت پر علامت یعنی دلیل ہو۔

تفسیری نکات: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر بے شمار انعام و اکرام کئے لیکن ان کی طرف سے مسلسل ناشکری ہوتی رہی جو کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف تھی۔ تو اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی نعمت یاد کراتے ہوئے تنبیہ کی ہے کہ ''میں نے تم کو جہان والوں پر فوقیت و برتری عطا فرمائی۔ اس کے باوجود تم احسان فراموش بن کر مجھے بھول گئے ہو اور میرے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان نہیں لاتے ہو۔ یہ تمہاری انتہائی گندی حرکت ہے۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا

وَ + اتَّقُوْا	يَوْمًا	لَّا	تَجْزِيْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ	شَيْئًا
اور + تم سب ڈر جاؤ	(اس) دن (سے)	نہیں	کام آئے گی	کوئی جان	سے	کسی جان	کچھ (بھی)
عاطفہ + فعل امر جمع (فاعل)	ظرف زمان	نافیہ	مضارع معروف (مؤنث)	فاعل	حرف جر	مجرور	مصدر

وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا

وَّ	لَا	يُقْبَلُ	مِنْ + هَا	عَدْلٌ	وَّ	لَا	تَنْفَعُ + هَا
اور	نہ	قبول کیا جائے گا	سے + اس	کوئی معاوضہ	اور	نہ	فائدہ دے گی + اس کو
عاطفہ	نافیہ	مضارع مجہول	حرفِ جر + مجرور	نائب فاعل	عاطفہ	نافیہ	فعل مضارع + مفعول

شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ {123}

شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ
کوئی سفارش	اور	نہ	وہ	مدد کئے جائیں گے
فاعل	عاطفہ	نافیہ	مبتدا	مضارع مجہول (خبر)

بامحاورہ ترجمہ: اور اس دن سے ڈر جاؤ جس دن کوئی جان کسی جان کے کام نہ آئے گی اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی اس کو کوئی سفارش فائدہ پہنچا سکے گی اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لغوی نکات:

اتَّقُوْا {و ق ی} باب (افتعال) سے فعل امر جمع مذکر ہے (ڈر جاؤ، بچ جاؤ)

لَّا تَجْزِیْ {ج ز ی} باب (ض) سے مضارع معلوم منفی، واحد مؤنث غائب (نہیں کفایت کرے گی، بدلے میں نہ آئے گی)

نَفْسٌ اسم ہے۔ اس کی جمع "نُفُوْسٌ" اور "اَنْفُسٌ" ہے یہ "لَاتَجْزِی" کا فاعل ہے (کوئی جان)

شَیْئًا {ش ی ء} باب (ف) (شَآءَ یَشَآءُ) سے مصدر ہے، نکرہ مزید تاکید نفی کے لئے استعمال ہوا ہے، حال ہے (حالت نصب) (کچھ بھی)

لَا یُقْبَلُ {ق ب ل} باب (س) سے مضارع مجہول منفی، واحد مذکر غائب (نہ قبول کیا جائے گا)

عَدْلٌ (اسم) یہ نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے (فدیہ، معاوضہ)

وَّ لَا تَنْفَعُهَا {ن ف ع} باب (ف) سے مضارع معلوم منفی، واحد مؤنث غائب "هَا" ضمیر واحد مؤنث اس کا مفعول ہے (اور نہ نفع دے گی اس کو)

شَفَاعَةٌ {ش ف ع} باب (ف) سے مصدر، "لَاتَنْفَعُ" کا فاعل ہے (سفارش کرنا / اپنے سے کم درجے والے کی سفارش کرنا)

یُنْصَرُوْنَ {ن ص ر} باب (ن) سے مضارع مجہول، جمع مذکر غائب (ان کی مدد کی جائے گی)

تفسیری نکات: اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں "اِتَّقُوْا" کہہ کر ہمیں گناہوں سے بچنے کی تلقین کی ہے اور متنبہ کیا ہے کہ قیامت کا دن بڑا سخت ہے۔ اس دن کوئی جان کسی جان کے کام نہ آئیگی اگرچہ کتنی عزیز ہی کیوں نہ ہو۔ دنیا میں تو انسان کسی کی مدد سے بدلہ، جرمانہ سفارش یا زور سے بچ جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے اعمال کے سوا کوئی کسی کے کام نہ آئیگا۔ کسی کی بھی کوئی مدد نہیں ہو سکے گی۔

وَ اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ

وَ	اِذِ	ابْتَلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	رَبُّ + هٗ	بِ + كَلِمٰتٍ
اور	جب	آزمایا	ابراہیم علیہ السلام کو	رب + اس کے (نے)	ساتھ + کچھ باتوں کے
عاطفہ	ظرف	فعل ماضی	مفعول (مقدم)	مضاف+مضاف الیہ (فاعل مؤخر)	جار + مجرور

فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

فَ + اَتَمَّ + هُنَّ	قَالَ	اِنَّ + یْ	جَاعِلُ + كَ	لِ + النَّاسِ
تو + پورا کردیا اس نے + ان کو	کہا (اللہ نے)	بے شک + میں	بنانے والا ہوں + آپ کو	کا + لوگوں
عاطفہ+فعل ماضی (فاعل) + مفعول	فعل ماضی (فاعل)	حرف مشبہ بالفعل + اسم	مضاف+مضاف الیہ اِنَّ کی خبر	جار + مجرور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ

اِمَامًا	قَالَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّۃ + یْ	قَالَ
امام	کہا (اس نے)	اور	سے	اولاد + میری	کہا (اُس (اللہ) نے)
مفعول بہ	فعل ماضی (فاعل)	عاطفہ	حرف جر	مضاف+مضاف الیہ مجرور	فعل ماضی (فاعل)

لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ {124}

لَا	یَنَالُ	عَهْدِ + یْ	الظّٰلِمِیْنَ
نہیں	پہنچے گا	عہد + میرا	ظالموں کو
نافیہ	فعل مضارع	مضاف+مضاف الیہ (فاعل)	اسم فاعل جمع (مفعول)

بامحاورہ ترجمہ: جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے کچھ باتوں میں آزمایا تو اس نے ان کو پورا کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تجھ کو لوگوں کا پیشوا بناتا ہوں تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری اولاد کو بھی (کوئی منصب ملے گا) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ظالموں کو میرا عہد (نعمت) نہیں پہنچے گا۔

لغوی نکات:

ابْتَلٰی {ب ل و} باب (افتعال) سے فعل ماضی۔ واحد مذکر غائب، اس کا مصدر "اِبْتِلَاءٌ" ہے (امتحان و آزمائش میں ڈالنا) آزمائش میں تکلیف لازم ہے۔

اِبْرٰهٖمَ عبرانی لفظ ہے "جَدُّالْاَنْبِیَاء" بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کے مورثِ اعلیٰ ہیں۔ اہل لغت نے ابراہیم کے معنی "اَبٌ رَحِیْمٌ" بتائے ہیں۔ (مہربان باپ) ابراہیم علیہ السلام اسم غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں عجمہ اور علمیت دو سبب پائے جاتے ہیں اور "ابْتَلٰی" کا مفعول ہے اور اپنے فاعل "رَبٌّ" سے مقدم ہے۔

رَبُّهٗ (رَبُّ + هٗ) مرکب اضافی "رَبٌّ" {ر ب ب} باب (ن) "رَبَّ یَرُبُّ" سے اسم فاعل، فعل "اِبْتَلٰی" کا فاعل مؤخر ہے (اس کے رب نے)

بِكَلِمٰتٍ (بِ + كَلِمَاتٍ) مرکب جاری۔ کلمہ کی جمع "كَلِمَاتٍ" ہے جس کا اطلاق لفظ مفرد اور جملہ مفیدہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اس سے مراد اوامر ونواہی ہیں۔

فَاَتَمَّهُنَّ (فَ + اَتَمَّ + هُنَّ) {ت م م} باب (افعال) سے ماضی معلوم، واحد مذکر غائب، اصل میں "اَتْمَمَ" م کا م میں ادغام کر دیا تو "اَتَمَّ" بن گیا، هُنَّ ضمیر جمع مؤنث (مفعول) "بِكَلِمَاتٍ" کی طرف راجع ہے (پورا کرنا)

جَاعِلُكَ (جَاعِلُ + كَ) {ج ع ل} باب (ف) جَعَلَ یَجْعَلُ سے اسم فاعل (واحد مذکر) مضاف + كَ مضاف الیہ = مرکب اضافی،

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اِنَّ" کی خبر ہے (بنانے والا ہوں + آپ کو)

اِمَامًا {ا م م} باب (ن) کا مصدر ہے اس کی جمع "اَئِمَّۃٌ" آتی ہے۔ یہ ذوالحال ہے اور اس کا حال "لِلنَّاسِ" مقدم ہے یا یہ "جَاعِلُکَ" کا مفعول ثانی ہے۔ (امام، پیشوا)

ذُرِّیَّتِیْ (ذُرِّیَّۃِ + یْ) مرکب اضافی، حالت جر (اولاد) اصل میں چھوٹے بچوں کیلئے ہے لیکن عرفِ عام میں چھوٹی اور بڑی اولاد سب کیلئے یکساں ہے۔

لَا یَنَالُ {ن ی ل} باب (ف) سے مضارع معروف منفی، واحد مذکر غائب "یَنَالُ" اصل میں "یَنْیَلُ" تھا "ی" کی حرکت ماقبل (ن) کو دے کر "ی کو الف" سے بدل دیا (پہنچنا، حاصل ہونا)

عَهْدِیْ عَهْدِ + یْ {ع ہ د} باب (س) عَهِدَ یَعْهَدُ سے مصدر مضاف + "یْ" مضاف الیہ، ("لَایَنَالُ" کا فاعل ہے) میرا عہد، میرا منصب، میری نعمت)

الظّٰلِمِیْنَ {ظ ل م} باب (ض) سے اسم فاعل، "ظَالِمٌ" کی جمع مذکر سالم، حالت نصب (ظلم کرنے والے)

تفسیری نکات: ابراہیم علیہ السلام جد الانبیاء ہیں اور مسلمانوں کیساتھ ساتھ یہود و نصاریٰ سبھی انکی عزت وتوقیر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور میں انہیں آزمایا۔ ان سب امور میں ابراہیم علیہ السلام پورے اترے۔ ہر امتحان میں کامیاب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ انعام فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کو پوری دنیا کی امامت سونپ دی۔ تو ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا کہ "کیا یہ منصب میری اولاد کو بھی نصیب ہوگا؟" تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ملے گا لیکن جو ظالم و نافرمان ہونگے وہ اس سے محروم رہیں گے۔ پھر یہ منصب اسحاق علیہ السلام کی نسل "یہودیوں" میں چلتا رہا۔ یہودیوں کی پے درپے نافرمانیوں، ناشکریوں اور وعدہ خلافیوں کے سبب یہ منصب ان سے چھین کر ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی آخر الزماں بنا کر سلسلہ نبوت بند کر دیا۔

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ

وَ	اِذْ	جَعَلْنَا	الْبَیْتَ	مَثَابَۃً	لِ + النَّاسِ	وَ
اور	جب	بنایا ہم نے	گھر (کعبہ کو)	اجتماع کی جگہ	کے لئے + لوگوں	اور
عاطفہ	ظرف	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)	مفعول اول	مفعول لہ (ثانی) معطوف علیہ	جار + مجرور	عاطفہ

اَمْنًا ط وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط وَ

اَمْنًا	وَ	اتَّخِذُوْا	مِنْ	مَّقَامِ	اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّى	وَ
مقام امن	اور	پکڑو تم	سے (کو)	کھڑا ہونے کی جگہ	ابراہیم علیہ السلام	نماز کی جگہ	اور
مفعول لہ، معطوف	عاطفہ	فعل امر جمع مذکر	جار	مضاف	مضاف الیہ/مجرور	ظرف مکان	عاطفہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا

طَهِّرَا	اَنْ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِبْرٰهٖمَ	اِلٰٓى	عَهِدْنَآ
صاف کرو تم دونوں	یہ کہ	اسمٰعیل علیہ السلام	اور	ابراہیم علیہ السلام	طرف / سے	عہد کیا ہم نے
فعل امر (تثنیہ)	مصدریہ	معطوف	عاطفہ	مجرور، معطوف علیہ	جار	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل)

بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ

الْعٰكِفِيْنَ	وَ	لِ + الطَّائِفِيْنَ	بَيْتِ + ىَ
اعتکاف کرنے والوں	اور	کے لئے + طواف کرنے والوں	گھر + میرے کو
معطوف، اسم فاعل (جمع) مجرور	عاطفہ	حرف جار + مجرور / اسم فاعل جمع / معطوف علیہ	مضاف + مضاف الیہ (مفعول)

وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ {125}

السُّجُوْدِ	الرُّكَّعِ	وَ
سجدہ کرنے والوں	رکوع کرنے والوں	اور
اسم فاعل سَاجِدٌ کی جمع۔ صفت	اسم فاعل جمع / معطوف مجرور (موصوف)	عاطفہ

بامحاورہ ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے اجتماع اور امن کی جگہ بنایا اور (حکم دیا) کہ ابراہیم علیہ السلام کے مقام (جس پتھر پر کھڑے ہو کر انہوں نے بیت اللہ تعمیر کیا تھا) کو نماز ادا کرنے کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو حکم دیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے اور اعتکاف بیٹھنے والوں کے لئے اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے صفائی کا اہتمام کرو۔

لغوی نکات:

جَعَلْنَا {ج ع ل} باب (ف) جَعَلَ يَجْعَلُ سے ماضی معروف۔ جمع متکلم (فاعل) (بنایا ہم نے)

اَلْبَيْتَ {ب ی ت} باب (ض) "بَاتَ يَبِيْتُ" سے مصدر جَعَلْنَا کا مفعول نمبر 1 اَبَيْتٌ کا معنی رات گزارنا ہے۔ عرف عام میں "بَيْتٌ" گھر کو کہتے ہیں کیونکہ اس میں رات گزاری جاتی ہے۔ لیکن یہاں مراد (بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ) ہے۔

مَثَابَةً {ث و ب} باب (ن) ثَابَ يَثُوْبُ سے ظرف مکان ہے یہ "جَعَلْنَا" کا مفعول ثانی ہے۔ معطوف علیہ ہے۔ (لوٹنے کی جگہ) (لوگوں کے بار بار آنے کی جگہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَمْنًا {أ م ن} باب (س) سے مصدر ہے۔ اس کا عطف "مَثَابَةً" پر ہے۔ اس لئے منصوب ہے۔ (امن کی جگہ، خوف سے نجات، سلامتی، حدود حرم میں امن مراد ہے۔ جہاں انسان، حیوان ہر ایک کو امن ہے)

اتَّخِذُوْا {أ خ ذ} باب (افتعال) سے فعل امر، جمع مذکر (پکڑو تم)

مَّقَامِ {ق و م} باب (ن) سے ظرف مکان ہے۔ اصل میں "مَقْوَمٌ" تھا واؤ (و) متحرک ماقبل حرف "ق" ساکن۔ واؤ (و) کی حرکت نقل کر کے ماقبل "ق" کو دی اور واؤ (و) کو الف (ا) سے بدل دیا۔ "مَقَامِ" ہوگیا "مِنْ" حرف جار کی وجہ سے "مَقَامِ" حالت جر میں ہے (کھڑا ہونے کی جگہ) "مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ" وہ پتھر جس پر کھڑے ہوکر ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا)

مُصَلًّى {ص ل و} باب (تفعیل) سے ظرف مکان، اصل میں اسم ظرف "مُصَلَّوٌ" تھا۔ باب تفعیل کے مضارع مجہول کے وزن پر۔ ی کی جگہ میم لائی گئی اور مُصَلًّى میں الف۔و۔ سے بدلہ ہوا ہے۔ ماقبل زبر کی وجہ سے و کو الف سے بدلہ تو مُصَلًّى ہوگیا۔ مفعول (نماز پڑھنے کی جگہ)

عَهِدْنَآ {ع ہ د} باب (س) سے فعل ماضی، جمع متکلم (فاعل) عہد کا معنی تاکیدی حکم دینا (ہم نے عہد لیا)

طَهِّرَا {ط ہ ر} باب (تفعیل) سے فعل امر، تثنیہ مذکر (پاک صاف رکھنا)

لِلطَّآئِفِيْنَ (لِ + اَلطَّائِفِيْنَ) {ط و ف} باب (ن) سے اسم فاعل جمع مذکر اصل میں اَلطَّاوِفِيْنَ تھا، واؤ (و) اسم فاعل کے الف کے بعد آئی۔ واؤ (و) کو ہمزہ (ء) سے بدلہ "اَلطَّائِفِيْنَ" ہوگیا (طواف کرنے والے) (طَافَ يَطُوْفُ) گھومنا، چکر لگانا۔

الْعٰكِفِيْنَ {ع ك ف} باب (ن) سے اسم فاعل جمع مذکر ہے، اس کا واحد "عَاكِفٌ" ہے یہاں حالت جر ہے کیونکہ "لِلطَّائِفِيْنَ" پر اس کا عطف ہے (الگ بیٹھنے والا) (تعظیماً کسی جگہ پر ٹھہرنا۔ خود کو روکنا)

الرُّكَّعِ {ر ك ع} باب (ف) سے اسم فاعل (جمع مکسر) اس کا واحد "رَاكِعٌ" ہے۔ "لِلطَّائِفِيْنَ" پر عطف ہونے کی وجہ سے حالت جر ہے (رکوع کرنے والے، جھک جانے والے)

السُّجُوْدِ {س ج د} باب (ن) سے اسم فاعل جمع مذکر، مکسر، اس کا واحد "سَاجِدٌ" ہے۔ یہ اَلرُّكَّعِ کی صفت ہے اور موصوف صفت مل کر معطوف ہے (زمین پر پیشانی رکھنا / بطور عبادت سجدہ کرنا)

تفسیری نکات: ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کی اور اس کو لوگوں کے لئے امن و اجتماع کی جگہ بنا دیا۔ یہاں ہر لحاظ سے امن ہے اور اس مقام ابراہیم کو جائے نماز بنانے کا حکم صادر فرمایا۔ اس طرح ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کو یہ عظیم اعزاز بخشا کہ طواف کرنے والوں کے لئے، اعتکاف بیٹھنے والوں کے لئے اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے بیت اللہ کی صفائی رکھنے کا حکم دے دیا۔ اللہ کے گھر کی صفائی رکھنا یہ رب کریم کا بہت بڑا انعام ہے اور یہ اُن عظیم قربانیوں کا صلہ ہے جو ابراہیم علیہ السلام نے دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا

ھٰذَا	اجْعَلْ	رَبِّ + (یْ)	اِبْرٰھٖمُ	قَالَ	اِذْ	وَ
اس	بنا تو	(اے) رب + میرے	ابراہیم علیہ السلام نے	کہا / دعا کی	جب	اور
اسم اشارہ (مفعول)	فعل امر (اَنْتَ فاعل)	منادی مضاف + مضاف الیہ	فاعل	ماضی	ظرف	عاطفہ

بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَھْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

مَنْ	الثَّمَرٰتِ	مِنَ	اَھْلَ + هٗ	ارْزُقْ	وَّ	اٰمِنًا	بَلَدًا
جو	پھلوں	سے	رہنے والوں کو + اس کے	تو رزق دے	اور	امن والا	شہر (مکہ) کو
اسم موصول	مجرور	جار	مضاف + مضاف الیہ (مفعول)	فعل امر (فاعل)	عاطفہ	صفت (مفعول 2)	موصوف

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ

قَالَ	الْاٰخِرِ	الْيَوْمِ	وَ	بِا + اللّٰهِ	مِنْ + هُمْ	اٰمَنَ
کہا (اللہ نے)	آخرت کے	دن	اور	ساتھ + اللہ کے	سے + ان میں	ایمان لائے
فعل ماضی (فاعل)	صفت / معطوف	موصوف	عاطفہ	جار + مجرور معطوف علیہ	جار + مجرور	ماضی

وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا

قَلِيْلًا	اُمَتِّعُ + هٗ	فَ	كَفَرَ	مَنْ	وَ
تھوڑا	میں فائدہ دونگا + اس کو	تو	کفر کرے گا	جو شخص	اور
صفت (موصوف محذوف)	فعل مضارع واحد متکلم (فاعل) + مفعول	عاطفہ	فعل ماضی (فاعل)	موصولہ	عاطفہ

ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ

النَّارِ	عَذَابِ	اِلٰى	اَضْطَرُّ + هٗ	ثُمَّ
جہنم (کے)	عذاب (کی)	طرف	میں مجبور کروں گا + اس کو	پھر
مضاف الیہ / مجرور	مضاف	جار	فعل مضارع واحد متکلم (فاعل) + مفعول	عاطفہ (تراخی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ {126}

وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ
اور	برا ہے	ٹھکانہ
عاطفہ	فعل ذم	مخصوص بالذم (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: اور جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو امن والا بنادے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق عطا فرما جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (آپ کی دعا قبول ہے) لیکن جس نے کفر کیا تو اس کو دنیا کا تھوڑا سا فائدہ دوں گا لیکن (آخرت میں) اس کو جہنم میں داخل کروں گا جو کہ بہت بری جگہ ہے۔

لغوی نکات:

اِذْ یہ ظرف مکان ہے اور فعل امر محذوف اُذْكُرْ کا مفعول ہے (اس وقت کو یاد کرو) (جب)

رَبِّ {ر ب ب} اسم منادیٰ ہے اور حرف ندا یَا محذوف ہے اور "رَبِّ" اصل میں "رَبِّیْ" تھا، ی متکلم کو حذف کر دیا ہے، ب کے نیچے زیر "محذوف ی" پردلالت کر رہی ہے (اے! میرے رب)

هٰذَا اسم اشارہ قریب برائے واحد (مشار الیہ مکۃ المکرمہ) مکہ کے اندر دعا ہو رہی ہے اس لئے مکہ کا نام نہیں لیا یہ "اِجْعَلْ" کا مفعول "اَوَّلْ" ہے (اس کو)

بَلَدًا {ب ل د} واحد ہے اس کی جمع "بِلَادٌ" ہے، موصوف ہے۔ (ایک شہر، مراد مکے کو)

اٰمِنًا {ء م ن} باب (ن) سے اسم فاعل (صفت) موصوف صفت مل کر اِجْعَلْ کا مفعول نمبر 2 ہے۔ ہر لحاظ سے (امن والا بنا)

ارْزُقْ {ر ز ق} باب (ن) سے فعل امر/ واحد مذکر، اَنْتَ فاعل۔ (تو رزق عطا فرما)

اَهْلَهٗ اَهْلَ مضاف + ہٗ مضاف الیہ۔ یہ اُرْزُقْ کا مفعول ہے (اس (مکہ) میں رہنے والوں کو)

الثَّمَرٰتِ یہ جمع سالم مؤنث ہے (مجرور ہے) واحد/ ثَمْرَةٌ (پھلوں)

اٰمَنَ {ء م ن} باب (افعال) سے ماضی واحد مذکر غائب (وہ ایمان لائے)

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَلْيَوْمِ، موصوف، الْاٰخِرِ، صفت اس کا عطف (بِاللهِ) پر ہے (آخرت کا دن)

كَفَرَ {ك ف ر} باب (ن) سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب، هُوَ فاعل (انکار کیا، کفر کیا)

فَاُمَتِّعُهٗ فَ + اُمَتِّعُ + ہٗ {م ت ع} باب تفعیل سے مضارع معروف واحد متکلم، اَنَا فاعل (میں فائدہ دوں گا) ہٗ ضمیر واحد۔ مفعول (اس کو) یعنی (کافر کو)

قَلِيْلًا {ق ل ل} فَعِيْلٌ کے وزن پر اسم مبالغہ ہے، (قَلِيْلاً سے پہلے موصوف مَتَاعاً محذوف ہے) (فائدہ تھوڑا سا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَضْطَرُّہٗ {ض ر ر} باب (افتعال) سے مضارع معروف، واحد متکلم اصل میں اَضْطَرِرُ تھا، ر کار میں ادغام کردیا "ت" کو "ط" میں بدلا ہٗ ضمیر مفعول۔ (میں مجبور، لاچار کروں گا)

عَذَابِ النَّارِ عَذَابِ مضاف + النَّارِ مضاف الیہ۔ اور پہلے اِلٰی۔ حرف جار، اور عَذَابِ النَّارِ مجرور ہے، (جہنم کا عذاب)

بِئْسَ یہ افعال ذم میں سے ہے فعل ذم بِئْسَ اور سَاءَ صرف دو ہیں جس طرح فعل مدح دو ہیں، یہ بطور ماضی استعمال ہوتے ہیں، ان کا مضارع امر وغیرہ نہیں ہوتا۔ اصل میں (بَئِسَ تھا، بروزن سَمِعَ) عین کلمہ پر زیر اور فا کلمہ پر زبر ہے، روانی سے لفظ کی ادائیگی کے لئے فا کلمہ پر بھی زیر دے دی۔ پھر تَخْفِیْفًا عین کلمہ کو ساکن کردیا گیا بِئْسَ ہوگیا۔ ان افعال مدح و ذم کا فاعل معرف باللّام ہوتا ہے یا مضاف ہوتا ہے۔ (بُرا ہے)

اَلْمَصِیْرُ {ص ی ر} باب (ض) صَارَ یَصِیْرُ سے ظرف مکان ہے۔ اور بِئْسَ کا فاعل ہے (لوٹنے کی جگہ، ٹھکانہ قرار گاہ) یہاں مراد جہنم ہے جو کافر کا اصل ٹھکانہ ہے۔

تفسیری نکات: سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے دعا فرمائی، اے میرے رب اہل مکہ کو امن وسکون عطا فرما اور ان کو پھلوں کا رزق عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور ساتھ کہہ دیا کہ جس نے ان نعمتوں کے استعمال کے بعد میرے ساتھ کفر کیا اس کی سزا سخت ترین ہوگی۔ دنیا میں تھوڑا عرصہ فائدہ دوں گا لیکن آخرت میں جہنم کی آگ میں ڈال دوں گا۔ جو انتہائی برا ٹھکانہ ہے۔ دنیا کی زندگی آخرت کی زندگی کے مقابلے میں بالکل معمولی ہے اس جہان میں انسان تکلیف اٹھا کر اپنی آخرت کو سنوارے، جونہی سانس ختم ہوا، آگے اس کے لئے جنت ہے یا دوزخ ہے۔ نَسْاَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِہٖ مِنَ النَّارِ۔

وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ

الْبَیْتِ	مِنَ	الْقَوَاعِدَ	اِبْرٰھٖمُ	یَرْفَعُ	اِذْ	وَ
گھر (بیت اللہ)	(سے) کی	بنیادوں کو	ابراہیم علیہ السلام	اٹھا رہے تھے	جب	اور
مجرور	حرف جار	مفعول	فاعل (معطوف علیہ)	مضارع واحد	ظرف زمان	عاطفہ

وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ

مِنْ+نَا	تَقَبَّلْ	رَبَّ+نَا	اِسْمٰعِیْلُ	وَ
سے+ہم	قبول فرمائو	اے رب + ہمارے	اسماعیل علیہ السلام	اور
جار+مجرور	فعل امر (فاعل)	حرف ندا محذوف، مضاف + مضاف الیہ	فاعل (معطوف)	عاطفہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ {127}

إِنَّ + كَ	أَنْتَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ
بے شک + تو	تو ہی	(خوب) سننے والا	(خوب) جاننے والا
حرف مشبہ بالفعل + اسم	ضمیر منفصل	خبر اول	خبر ثانی

بامحاورہ ترجمہ: اور جب ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام بیت اللہ کی بنیادوں کو (بنانے کیلئے) اٹھا رہے تھے (اور دعا فرما رہے تھے) (اے) ہمارے رب (ہماری اس محنت کو) قبول فرما یقیناً تو (ہماری دعا کو) خوب سننے والا (ہمارے اعمال کو) خوب جاننے والا ہے۔

لغوی نکات:

إِذْ — حرف شرط (غیر جازمہ) عموماً فعل مضارع پر استعمال ہوتا ہے اور مَحَلًّا منصوب ہوتا ہے (جب)

يَرْفَعُ — {ر ف ع} باب (ف) سے مضارع معروف واحد مذکر غائب (بلند کرنا، اٹھانا)

الْقَوَاعِدَ — {ق ع د} باب (ن) سے (اَلْقَاعِدَةُ) اسم فاعل واحد مؤنث کی جمع اَلْقَوَاعِدَ ہے، یہ (يَرْفَعُ) کا مفعول ہے، اصل معنی (بیٹھنا، بیٹھ رہنا) ہے۔ دیوار کی بنیاد کو بھی اَلْقَاعِدَة کہا جاتا ہے کیونکہ بنیاد نیچے بیٹھی ہوتی ہے اور عمارت کو اس پر کھڑا کیا جاتا ہے، (بنیادیں) دیوار کا نیچے والا حصہ جس پر پوری عمارت قائم ہوتی ہے۔

تَقَبَّلْ — {ق ب ل} باب (تفعل) سے فعل امر حاضر واحد مذکر (اَنْتَ فاعل) (تو قبول فرما)

أَنْتَ — ضمیر منفصل مخاطب برائے تاکید (تو ہی)

السَّمِيعُ — {س م ع} باب (س) سے اسم مبالغہ فَعِيْلٌ کا وزن (بہت سننے والا)

الْعَلِيمُ — {ع ل م} باب (س) سے اسم مبالغہ فَعِيْلٌ کا وزن (بہت علم والا)

تفسیری نکات: جب خانہ کعبہ کی بنیادوں کو ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام (باپ بیٹا) اوپر اٹھا رہے تھے (اس سے مترشح ہوتا ہے کہ بیت اللہ کا وجود پہلے بھی تھا) اس کی تعمیر کے وقت دونوں اللہ تعالیٰ سے دعا فرما رہے تھے کہ اے اللہ ہماری اس محنت کو قبول فرما۔ کیونکہ سب کی دعاؤں کو تو ہی سننے والا ہے۔ تیرا علم بھی بہت زیادہ ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ

رَبَّ + نَا	وَ	اجْعَلْ + نَا	مُسْلِمَيْنِ	لَ + كَ
(اے) رب + ہمارے	اور	بنا تو + ہم کو	اطاعت کرنیوالے	واسطے + تیرے
مضاف + مضاف الیہ (منادی)	عاطفہ	فعل امر (فاعل) + مفعول اول	تثنیہ مذکر مفعول ثانی	جار + مجرور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

لَ+كَ	مُّسْلِمَةً	اُمَّةً	ذُرِّيَّتِ+نَا	مِنْ	وَ
واسطے+تیرے	فرمانبرداری کرنے والی	جماعت	اولاد+ہماری	سے	اور
جار+مجرور	صفت (مفعول)	موصوف	مضاف+مضاف الیہ/مجرور	حرف جار	عاطفہ

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا

عَلَىٰ+نَا	تُبْ	وَ	مَنَاسِكَ+نَا	اَرِ+نَا	وَ
. اوپر+ہمارے	رجوع کرتو/توبہ قبول کر	اور	احکام حج + ہمارے	دکھاتو+ہم کو	اور
جار+مجرور	فعل امر (فاعل)	عاطفہ	مضاف+مضاف الیہ/مفعول 2	فعل امر (فاعل)+مفعول 1	عاطفہ

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ {128}

الرَّحِيْمُ	التَّوَّابُ	اَنْتَ	اِنَّ+كَ
بہت مہربان	توبہ قبول کرنے والا	تو ہی ہے	بے شک+تو
خبر ثانی	اِنَّ کی خبر اول	ضمیر منفصل (برائے حصر)	حرف مشبہ بالفعل+اسم

بامحاورہ ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دونوں (باپ بیٹا) کو اپنا مطیع بنا اور ہماری اولاد سے ایک فرمانبردار جماعت بنا اور ہمیں حج کے احکامات سکھا اور ہم پر رجوع فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

لغوی نکات:

اجْعَلْنَا اِجْعَلْ+نَا {ج ع ل} باب (ف) سے فعل امر واحد مذکر+مفعول (بنا تو + ہم کو)

مُسْلِمَيْنِ {س ل م} باب (افعال) سے اسم فاعل مُسْلِمٌ کا تثنیہ حالت نصب۔ کیونکہ یہ "اِجْعَلْ" کا مفعول ثانی ہے (فرمانبرداری کرنیوالے)

ذُرِّيَّتِنَآ ذُرِيَّةِ+نَا {ذ ر ی} یہ واحد ہے اس کی جمع "ذَرَارِيُّ" ہے (مضاف + نَا۔مضاف الیہ) پہلے مِنْ ہے اس لئے حالت جری ہے عموماً چھوٹی اولاد کیلئے استعمال ہوتا ہے لیکن عرف عام میں چھوٹی بڑی اولاد سب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

اُمَّةً {ا م م} ہر چیز کی اصل کو اُمٌّ کہا جاتا ہے، حالت نصب (موصوف)، دینی لحاظ سے ہم خیال گروہ / جماعت کو اُمَّةٌ کہتے ہیں اس کی جمع "اُمَمٌ" ہے۔ مُسْلِمَةً باب (افعال) سے اسم فاعل واحد مونث صفت۔ موصوف صفت مل کر فعل محذوف۔ اِجْعَلْ کا مفعول ہوا (بناتو) اطاعت کرنے والی جماعت۔

اَرِنَا اَرِ+نَا {ر ء ی} باب (افعال) سے فعل امر حاضر واحد مذکر۔ نَا۔ضمیر جمع متکلم مفعول نمبر 1 (دکھا تُو + ہم کو)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَنَاسِكَنَا مَنَاسِكَ+نَا {ن س ك} مَنْسِكٌ کی جمع مَنَاسِكُ اسم ظرف مضاف ہے اور "نَا" مضاف الیہ۔ مضاف + مضاف الیہ مل کر "اَرِنَا" کا مفعول نمبر 2 ہوا۔ (ہمارے حج کے احکامات، عبادت کا طریقہ)

تُبْ {ت و ب} باب (ن) تَابَ يَتُوْبُ تَوْبَةٌ سے فعل امر حاضر، واحد مذکر۔ فعل مضارع يَتُوْبُ سے فعل امر اس طرح بنایا۔ علامت مضارع "يْ" گرا دی آخر میں (ب) کو حالت جزم دی، باقی رہ گیا "تُوْبْ" اور واؤ کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرادیا۔ باقی رہ گیا "تُبْ" (رجوع کر، توبہ قبول فرما)

التَّوَّابُ {ت و ب} باب (ن) سے مبالغہ کا صیغہ، بہت توبہ قبول کرنے والا۔ (خبر اول ہے)

الرَّحِيْمُ {ر ح م} باب (س) رَحِمَ يَرْحَمُ سے صفت مشبہ ہے (بڑا مہربان) (خبر ثانی ہے)

تفسیری نکات: اسلام کا معنی اطاعت وفرمانبرداری کرنا ہے جو شخص اسلام کے احکام کے مطابق چلے گا وہی حقیقی مسلمان کہلائے گا۔ صرف اسلام کا دعویٰ کرلینا اور اس پر عمل نہ کرنا اس سے مسلمان نہیں بنتا۔ تمام عبادات حج، نماز وغیرہ میں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کرکے دکھایا ہے، اس طرح اس پر عمل کرنا چاہئے۔ وَتُبْ عَلَيْنَا۔ یہ لفظ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ انسان جس قدر بھی عظیم بن جائے اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہے اور اللہ سے رابطہ منقطع نہیں کرتا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

رَبَّ+نَا	وَ	ابْعَثْ	فِيْ+هِمْ	رَسُوْلًا	مِنْ+هُمْ
(اے) رب + ہمارے	اور	بھیج تو	میں + ان	رسول کو	سے + ان
مضاف+مضاف الیہ (منادی)	عاطفہ	فعل امر (اَنْتَ فاعل)	جار+مجرور	مفعول بہ	جار+مجرور

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

يَتْلُوْا	عَلٰى+هِمْ	آيَاتِ+كَ	وَ	يُعَلِّمُ+هُمْ
جو پڑھے	اوپر+ان کے	آیتیں + آپ کی	اور	تعلیم دے + ان کو
فعل مضارع (هُوَ فاعل)	جار+مجرور	(مفعول) مضاف + مضاف الیہ	عاطفہ	فعل مضارع +مفعول نمبر 1

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط

الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	يُزَكِّيْ+هِمْ
کتاب کی	اور	حکمت (سنت) کی	اور	پاک کرے وہ + ان کو
مفعول نمبر 2 / معطوف علیہ	عاطفہ	معطوف	عاطفہ	فعل مضارع (فاعل)+مفعول

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿129﴾

اِنَّ + كَ	اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ
یقیناً + تو	تو ہی ہے	بہت غالب	بہت حکمت والا
حرف مشبہ بالفعل + اسم	ضمیر منفصل	(اِنَّ کی) خبر اول	خبر ثانی

بامحاورہ ترجمہ: (اے) ہمارے رب ان میں انہی سے ایک رسول بھیج دے جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور ان کو کتاب (فرمانِ الٰہی) اور حکمت (سنت) کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے یقیناً تو بہت غالب ہے بڑی حکمت والا ہے۔

لغوی نکات:

رَبَّنَا اصل میں یَارَبَّ + نَا تھا "یا" حرف ندا کو گرا دیا گیا اور "رَبَّنَا" منادیٰ کو باقی رکھا گیا۔ "رَبَّ" منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (اے ہمارے رب)

وَابْعَثْ وَ + ابْعَثْ {ب ع ث} باب (ف) سے فعل امر۔ واحد مذکر اَنْتَ فاعل ہے۔ (تو بھیج)

مِّنْهُمْ (مِنْ + هُمْ) مرکب جاری (اُن میں سے) (یعنی ان اہل مکہ سے)

يَتْلُوْا {ت ل و} باب (ن) سے مضارع معروف۔ واحد مذکر غائب۔ اصل میں "يَتْلُوُ" واؤ (و) پر پیش تھی۔ جواب امر کی وجہ سے گرگئی (پڑھے، تلاوت کرے)

اٰيٰتِكَ اٰيَاتَكَ۔ اٰيَةٌ کی جمع "اٰيَاتٌ" ہے۔ جمع مؤنث (حالت نصب) مضاف + كَ۔ ضمیر خطاب (مضاف الیہ) (مفعول) (تیری آیتیں)

يُزَكِّيْهِمْ (يُزَكِّيْ + هِمْ) {ز ك ی} باب (تفعیل) سے مضارع معروف۔ واحد مذکر غائب + هُمْ ضمیر جمع غائب مفعول (پاک کرے وہ + ان کو)

الْعَزِيْزُ {ع ز ز} باب (ض) عَزَّ يَعِزُّ عَزٌّ سے صفت مشبہ / خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اس سے پہلے "اَنْتَ" کی ضمیر لگا کر اس کو معرفہ بنا کر حصر کا معنی پیدا کیا گیا ہے (سخت، جو سب پر غالب ہو اور طاقتور ہو)

الْحَكِيْمُ {ح ك م} باب (ن) حَكَمَ يَحْكُمُ سے "فَعِيْلٌ" کے وزن پر مبالغے کا صیغہ ہے (بہت حکمت و دانائی والا)

تفسیری نکات: جب ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ ان لوگوں میں ان ہی سے ایک رسول بھیج (مِنْ اَنْفُسِهِمْ) (انکی ہی جانوں میں سے) اس سے ان لوگوں کا نظریہ غلط ثابت ہوا جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ" ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماں، باپ، دادا سبھی کچھ تھے، کھاتے پیتے تھے، آپ کی بیویاں، اولاد سبھی تھے، تو حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر تھے۔ فرق اتنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی جسطرح سابقہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انبیاء پر وحی آتی تھی۔ جیسے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ" (النسا:163/4) "ہم نے جس طرح نوح و دیگر انبیاء پر وحی بھیجی آپ پر وحی بھیجی ہے"۔ دوسری جگہ صاف فرما دیا: قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" (الکھف:110/18) (يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب نبوت، کتاب الٰہی کی تلاوت کیساتھ ساتھ حکمت دین و دنیا کی تعلیم دینا بھی ہے (حکمت سے مراد سنت ہے) معلوم ہوا کہ جس طرح قرآن حجت ہے اسی طرح حدیث بھی حجت ہے۔ حدیث قرآن کے اجمال کی تفسیر و تشریح کرتی ہے۔ مثلاً نماز کا حکم قرآن میں ہے۔ جبکہ تشریحات و تفصیلات حدیث (حکمت) میں ملیں گی۔ (يُزَكِّيْهِمْ) تزکیہ سے مراد دل کی صفائی، نیتوں کا اخلاص، عمل میں للّٰہیت اور خشیت الٰہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کا اسی طرح تزکیہ فرمایا۔

وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ

وَ	مَنْ	يَّرْغَبُ	عَنْ	مِّلَّةِ	اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ
اور	کون ہے جو	بے رغبتی کرتا ہے	سے	دین (طریقہ)	ابراہیم علیہ السلام (کے)	مگر	جو شخص
مستانفہ	استفہام	مضارع	جار	مجرور مضاف	مضاف الیہ	حرف استثنا	موصولہ

سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ

سَفِهَ	نَفْسَ + هٗ	وَ	لَ + قَدْ	اصْطَفَيْنَا + هُ	فِي	الدُّنْيَا
بیوقوف بنائے	نفس کو + اپنے	اور	یقیناً + یقیناً	چن لیا ہم نے + اس کو	میں	دنیا
فعل ماضی (فاعل)	مفعول/مضاف + مضاف الیہ	عاطفہ	تحقیق در تحقیق	فعل ماضی جمع متکلم (فاعل) + مفعول	جار	مجرور

وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ {130}

وَ	اِنَّ + هٗ	فِي	الْاٰخِرَةِ	لَ + مِنَ	الصّٰلِحِيْنَ
اور	بے شک + وہ	میں	آخرت	یقیناً + سے	نیک لوگوں میں
عاطفہ	حرف مشبہ بالفعل + اسم	جار	مجرور	تاکید + جار	اِنَّ کی خبر، مجرور۔ اسم الفاعل جمع

بامحاورہ ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام کے طریقے سے وہی شخص بے رغبتی کرتا ہے جو اپنے آپ کو بے وقوف بناتا ہے اور ہم نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں منتخب کرلیا تھا اور آخرت میں بھی یقیناً وہ نیک لوگوں سے ہوں گے۔

لغوی نکات:

مَنْ — استفہام انکاری ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہوسکتا۔ (کون شخص ہے)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یَّرْغَبُ {ر غ ب} باب (س) سے مضارع معروف۔ واحد مذکر غائب۔ جب اس فعل (رَغِبَ) کے بعد "عَنْ" ہو تو معنی (روگردانی کرنا، منہ پھیرنا) ہوتا ہے اور جب اس کا صلہ اِلٰی یا فِیْ آجائے تو معنی (رغبت کرنا، چاہنا) ہوتا ہے۔ تو یہاں بعد میں عَنْ آیا ہے اس لئے معنی "بے رغبتی" کیا جائے گا۔

سَفِهَ {س ف ہ} باب (س) سے ماضی، واحد مذکر غائب "سَفَهٌ" مصدر ہے (بے وقوف، احمق، خفیف العقل ہونا / بننا)

اصْطَفَيْنٰهُ اِصْطَفَيْنَا + ہُ {ص ف ی} باب (افتعال) سے ماضی، جمع متکلم (فاعل) + ہُ ضمیر مفعول (ہم نے چن لیا + اس کو)

اِنَّهٗ (اِنَّ + ہٗ) (اِنَّ حرف مشبہ بالفعل + ہٗ اس کا اسم) بے شک + وہ (ابراہیم علیہ السلام)

لَمِنَ لَ + مِنَ (لَ) لام مفتوحہ تاکید کے لئے ہے اور "مِنْ" حرف جار (یقیناً + سے)

الصّٰلِحِيْنَ {ص ل ح} باب (ك) سے اسم الفاعل جمع مذکر "اَلصَّالِحُ" واحد ہے اور اَلصَّالِحِیْنَ اس کی جمع ہے جری حالت ہے کیونکہ اس سے پہلے حرف جار "مِنْ" آیا ہے (نیک لوگوں)

تفسیری نکات: ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بڑے اولوالعزم پیغمبر ہیں اور انکا دین / طریقہ عین اسلام ہے۔ فرمایا جو اس طریقہ سے روگردانی کرتا ہے، وہ بڑا احمق ہے اور ابراہیم علیہ السلام یقیناً آخرت میں وہ ہمارے نیک لوگوں سے ہیں اور انکا مقام بہت اونچا ہوگا۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ

قَالَ	اَسْلِمْ	رَبُّ + ہٗ	لَ + ہٗ	قَالَ	اِذْ
اس نے کہا	مطیع ہو جا	رب + اس کے نے	کے لئے + اس	کہا	جب
فعل ماضی	فعل امر (افعال)	مضاف+مضاف علیہ (فاعل)	جار+مجرور	فعل ماضی	ظرف زمان

اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ {131}

الْعٰلَمِيْنَ	رَبِّ	لِ	اَسْلَمْتُ
جہانوں کے	رب کے	واسطے	میں تابع فرمان ہوگیا
مضاف الیہ (مجرور)	مضاف	جار	فعل ماضی واحد متکلم (فاعل) (افعال)

بامحاورہ ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ اے ابراہیم میرے احکام ماننے کے لئے سر تسلیم خم کردو تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ ہاں میں نے اپنے آپ کو جہانوں کے رب کے لئے مطیع کرلیا ہے۔

لغوی نکات:

اِذْ "اِذْ" ظرف زمان ہے جو (اُذْکُرْ) فعل امر محذوف (غیر موجود) کا مفعول ہے (جب)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَبُّهٗٓ (ربُّ + ہٗ) باب (ن) سے "رَبٌّ" مصدر، مضاف ہے اور "ہٗ" ضمیر واحد مضاف الیہ۔ یہ مضاف + مضاف الیہ مل کر "قَالَ" کا فاعل ہوا۔ (اس کے رب نے)

اَسْلِمْ {س ل م} باب (افعال) سے فعل امر، واحد مذکر (مطیع ہوجا، یا مطیع کرنا)

اَسْلَمْتُ {س ل م} باب (افعال) سے فعل ماضی واحد متکلم (میں نے مطیع کرلیا)

الْعٰلَمِيْنَ {ع ل م} عَالَمٌ کی جمع "عَالَمُوْنَ" ہے۔ یہاں مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ قرآن مجید میں لفظ واحد استعمال نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شئی کو عَالَمٌ میں شمار کرتے ہیں، خواہ وہ مخلوق جاندار یا بے جان ہو، چاہے آسمان میں ہو یا زمین میں۔ (تمام جہانوں)

تفسیری نکات: اسلام کا معنی یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے زندگی کا ہر لمحہ اس کی اطاعت میں گزارے اور اس کی نافرمانی سے ہر لمحہ بچے۔ جس قدر انسان اللہ کا مطیع ہوگا اسی قدر اللہ کے ہاں اس کا مقام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اپنا فرمانبردار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ

وَ	وَصّٰى	بِ + هَا	اِبْرٰهٖمُ	بَنِيْ + هِ
اور	وصیت کی	ساتھ + اس کے	ابراہیم علیہ السلام نے	بیٹوں + اپنوں کو
عاطفہ	فعل ماضی (تفعیل)	جار + مجرور	فاعل (معطوف علیہ)	مضاف+مضاف الیہ (مفعول)

وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى

وَ	يَعْقُوْبُ	يَا + بَنِيَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى
اور	یعقوب علیہ السلام نے	(کہا) اے + میرے بیٹو	بے شک	اللہ تعالیٰ	پسند کرلیا
عاطفہ	معطوف	حرفِ ندا + منادیٰ	حرفِ مشبہ بالفعل	اسم	ماضی (بعد از جملہ اِنَّ کی خبر)

لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

لَ + كُمْ	الدِّيْنَ	فَ + لَا	تَمُوْتُنَّ	اِلَّا
لئے + تمہارے	دین کو	تو + نہ	فوت ہوتم	مگر
جار + مجرور	مفعول	عاطفہ + نافیہ	مضارع / جمع مخاطب	حرفِ استثناء

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ؕ {132}

مُّسۡلِمُوۡنَ	اَنۡتُمۡ	وَ
مسلمان ہو	(کہ) تم	اس حال میں
خبر (اسم الفاعل) جمع مذکر	مبتدا	حالیہ

بامحاورہ ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو چن لیا ہے اور جب تم مرو تو اس حالت میں مرو کہ تم مسلمان ہو۔

لغوی نکات:

وَصّٰی "وَصّٰی" کا مادہ {و ص ی} باب (تفعیل) سے ماضی معروف۔ واحد مذکر غائب، اصل میں (وَصَّیَ) تھا، "ی" سے پہلے زبر ہے مطابقت کے قاعدے سے "ی" کو الف (ا) سے بدل دیا، "وصّٰی" ہوگیا، باب تفعیل میں مبالغہ اور کثرت کا مفہوم پایا جاتا ہے (متواتر وصیت کرنا، کثرت سے وصیت کرنا)

بَنِیۡهِ "بَنِیۡ + ہٖ" مرکب اضافی ہے اور "وَصّٰی" کا مفعول ہے، بَنِیۡ اصل میں "بَنِیۡنَ" تھا ہٗ ضمیر کی طرف اِضافت کی وجہ سے ن گر گیا "اِبۡنٌ" کی جمع ہے جو حالت نصب میں ہے کیونکہ مفعول ہے (اپنے بیٹوں کو)

یَعۡقُوۡبُ "یَعۡقُوۡبُ" کی "ب" پر پیش (ُ) اس لئے ہے کہ اس کا عطف "اِبۡرٰهٖمُ" پر ہے اور یہ بھی "وَصّٰی" کا فاعل ہے۔ یہ اسحاق علیہ السلام کے بیٹے اور ابراہیم علیہ السلام کے پوتے تھے۔ یوسف علیہ السلام کے باپ تھے۔

یٰبَنِیَّ یَا + بَنِیَّ "یَا" حرفِ ندا "بَنِیَّ اصل میں بَنِیۡنَ + یَ۔ ضمیر متکلم تھا" منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں "بَنِیۡنَ" ہے اور اس کے آخر کا "ن" اضافت کی وجہ سے گر گیا اور یہ "بَنِیۡ" رہ گیا اس لئے کہ آگے "ی" متکلم کی طرف مضاف ہے۔ ی کا ی میں ادغام کر دیا۔ بَنِیَّ ہو گیا۔ (اے میرے بیٹوں)

اصۡطَفٰی {ص ف و} باب (افتعال) سے "اِصۡطَفَوَ" سے تعلیل کے بعد "اِصۡطَفٰی" ماضی واحد مذکر غائب [اس (اللہ) نے چن لیا]

الدِّیۡنَ {د ی ن} باب (ض) دَانَ یَدِیۡنُ سے مصدر ہے۔ اس کی جمع "اَدۡیَانٌ" ہے۔ آیت میں "ن" پر زبر اس لئے ہے کہ "اِصۡطَفٰی" کا مفعول ہے۔ اس سے مراد دین اسلام ہے جس طرح قرآن میں ہے "اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ" یقیناً دین اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔

لَا تَمُوۡتُنَّ {م و ت} باب (ن) (مَاتَ یَمُوۡتُ) سے مضارع منفی "بِ + لاَ" (فعل نفی لیکن فعل نہی کا مفہوم) ہے۔ جمع مذکر حاضر۔ نون ثقیلہ برائے تاکید مستقبل (نہ مروتم)

مُّسۡلِمُوۡنَ {س ل م} باب (افعال) سے اسم الفاعل۔ جمع مذکر سالم۔ حالت رفع کیونکہ یہ مبتدا ہے اور "اَنۡتُمۡ" کی خبر ہے (اسلام

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لانے والے)

تفسیری نکات: تمام اہل کتاب اور مشرکین اپنے آپ کو ملت ابراہیم علیہ السلام پر سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر واضح فرمایا: کہ دیکھو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اسلام قبول کرلو۔ کیونکہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اسلام کو اختیار کرنے کی ہی تلقین کی تھی اور کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند فرمایا ہے اور تمہاری موت اسلام پر ہی آنی چاہئے۔ جب انسان کی زندگی اسلام پر گزرے تو پھر موت بھی ان شاء اللہ اسلام پر ہی آئے گی۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ لا اِذْ

اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ
کیا	تم تھے	گواہ (جمع)	جب	حاضر ہوئی	یعقوب علیہ السلام کو	موت	جب
عاطفہ	فعل ناقص + اسم	خبر	ظرف زمان	ماضی / واحد مذکر (ن)	مفعول مقدم	فاعل مؤخر	ظرف زمان

قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ

قَالَ	لِ + بَنِیْ + هِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْۢ
اس نے کہا	واسطے + بیٹوں کے + اپنے	کیا / کس کی	عبادت کرو گے تم	سے
فعل ماضی (فاعل)	جار + مضاف + مضاف الیہ / مجرور	استفہامیہ	فعل مضارع جمع مذکر (فاعل)	جار

بَعْدِیْ ط قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ

بَعْدِ + یْ	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَ + كَ
بعد + میرے	انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	الٰہ (معبود) + تیرے کی
مضاف + مضاف الیہ (مجرور)	فعل ماضی جمع مذکر (فاعل)	مضارع جمع متکلم	مضاف + مضاف الیہ (مفعول) معطوف علیہ

وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ

وَ	اِلٰهَ	اٰبَآءِ + كَ	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ
اور	الٰہ، معبود	باپ + تیرے کے	ابراہیم علیہ السلام	اور	اسماعیل علیہ السلام	اور	اسحاق علیہ السلام
عاطفہ	مضاف	مضاف الیہ مضاف + مضاف الیہ (معطوف)	بدل	عاطفہ	بدل نمبر 2	عاطفہ	بدل نمبر 3

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ {133}

اِلٰهًا	وَّاحِدًا	وَّ	نَحْنُ	لَ + هٗ	مُسْلِمُوْنَ
(جو) معبود	ایک/اکیلا	اور	ہم	کے لئے + اس	مطیع وفرمانبردار
موصوف	صفت	عاطفہ	مبتدا	جار + مجرور	خبر۔ اسم فاعل جمع مذکر

بامحاورہ ترجمہ: (وہ وقت یاد کرو) جب یعقوب علیہ السلام کو موت آئی (موت سے پہلے) اس نے اپنے بیٹوں کو (اکٹھا کرکے) پوچھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے تو سب نے کہا ہم آپ کے اِلٰہ (معبود) اور ابراہیم و اسماعیل و اسحاق علیہم السلام کے اِلٰہ (معبود) کی عبادت کریں گے جو ایک (ہی) اِلٰہ ہے اور ہم تو اس کے سامنے سرتسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔

لغوی نکات:

اَمْ منقطعہ کا معنی دیتا ہے، یہ حقیقت میں استفہام انکاری ہے یا استفہامیہ/ "اَیُّ شَیءٍ" (کس چیز) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (کیا)

شُهَدَآءَ {ش ہ د} باب (س) سے اسم فاعل۔ "شَاهِدٌ" کی جمع "شُهَدَاءَ" ہے۔ یہ "کُنْتُمْ" کی خبر ہے اس لئے منصوب ہے (حاضر/موجود)

حَضَرَ {ح ض ر} باب (ن) سے فعل ماضی۔ واحد مذکر غائب۔ اس کا فاعل "موت" ہے۔ عربی زبان میں لفظ "مَوْت" مذکر ہے جبکہ اُردو زبان میں مؤنث ہے لہٰذا ترجمہ کریں گے (حاضر ہوئی)

تَعْبُدُوْنَ {ع ب د} باب (ن) سے مضارع معروف۔ جمع مذکر مخاطب کُنْتُمْ (فاعل) آگے لفظ "بَعْدِیْ" ہے یعنی میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟

مِنْۢ بَعْدِیْ مِنْ + بَعْدِیْ (مِنْ) حرف جار ہے اور "بَعْدِیْ" (مضاف + مضاف الیہ) (مجرور) "بَعْدُ" اسم ظرف مبنی علی الضم ہوتا ہے لیکن اس سے پہلے "مِنْ" ہے اس لئے "بَعْدُ" کی "د" پر مِنْ کی وجہ سے زیر ہے۔ (میرے بعد)

نَعْبُدُ {ع ب د} باب (ن) سے فعل مضارع۔ جمع متکلم سیاق و سباق کا لحاظ رکھتے ہوئے اس لفظ کا معنی مستقبل میں ہوگا۔ (ہم عبادت کریں گے)

اِلٰهَكَ {أ ل ہ} باب (س) (اَلِهَ یَاْلَهُ) سے مصدر مضاف + كَ مضاف الیہ "نَعْبُدُ" کا مفعول ہونے کی وجہ سے "اِلٰهَ" منصوب ہے۔ (تیرے معبود کی)

اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِلٰهَ مضاف "اٰبَآءِ" مضاف الیہ بھی اور مضاف بھی اور "كَ" مضاف الیہ ہے۔

اٰبَآءِ اَبٌ کی جمع "اٰبَآءٌ" اسمائے ستہ مکبرہ سے ہے جس کی رفعی حالت "و" کے ساتھ نصبی الف کے ساتھ اور جری "ی" کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہوتی ہے۔ (تمہارے باپ دادا کے معبود کی)

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ　یہ تینوں اسماء ابآءِ سے بدل ہیں غیر منصرف ہونے کی وجہ سے ان کے آخر پر فتحہ (زبر) آئی ہے۔

اِلٰهًا وَّاحِدًا　یہ مرکب توصیفی (حالت نصبی) ہے اور پہلے اِلٰهَکَ سے بدل ہے۔ (ایک معبود کی)

مُسْلِمُوْنَ　{س ل م} باب (افعال) سے اسم فاعل۔ جمع مذکر سالم۔ حالت رفع (مطیع ہونے والے/ فرمانبرداری کرنے والے/ اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کرنے والے)

تفسیری نکات: اس آیت میں یہودیوں کو خطاب ہے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کو اپنا مذہبی رہنما، پیشوا مانتے ہو تو کیا تمہیں علم ہے کہ ان کی دعوت کیا ہے؟ انہوں نے تو اس دعوت کا اہتمام عِنْدَ الموت بھی نہ چھوڑا۔ موت کے وقت بھی انہوں نے اپنی اولاد کو بلا کر ان سے استفسار کیا کہ ہمارے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب نے ایک اللہ ہی کی عبادت، اسی کی اطاعت کا عہد کیا تھا۔ تو تم بھی اسی ایک اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کرو۔ اگر تم ملت ابراہیمی علیہ السلام پر چلنے کے دعوے دار ہو۔ اس میں یہ بھی درس ہے کہ صرف دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قولاً دعوے دار نہ بنو بلکہ فعلاً آپ کی تابعداری بھی کرو۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ	خَلَتْ	لَ + هَا	مَا
وہ (مؤنث)	ایک امت	یقیناً	گزر گئی	لئے + اس کے	جو
مبتدا	خبر	حرفِ تحقیق	فعل ماضی (فاعل)	جار + مجرور (خبر مقدم)	موصولہ (مبتدا مؤخر)

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا

كَسَبَتْ	وَ	لَ + كُمْ	مَّا	كَسَبْتُمْ	وَ	لَا
اس نے کمایا	اور	لئے + تمہارے	جو	تم نے کمایا	اور	نہیں
فعل ماضی (ھِیَ ضمیر فاعل)	عاطفہ	جار + مجرور (خبر مقدم)	موصولہ مبتدا مؤخر	ماضی جمع مذکر مخاطب	عاطفہ	نافیہ

تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ {134}

تُسْـَٔلُوْنَ	عَنْ + مَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ
سوال کئے جاؤ گے تم	اس کی بابت + جو	وہ تھے	عمل کرتے
مضارع مجہول جمع مذکر مخاطب	جار + موصولہ/ مجرور	فعل ناقص فعل ماضی + اسم کَانَ	فعل مضارع جمع مذکر۔ کَانُوْا کی خبر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بامحاورہ ترجمہ: وہ ایک امت (جماعت) گزر گئی۔ جو اس نے کیا ہوگا اس کو اس کے مطابق جزا و سزا ملے گی اور جو تم کرو گے، تم کو اس کے مطابق جزا و سزا ملے گی۔

لغوی نکات:

تِلْكَ — اسم اشارہ بعید کے لئے (مبتدا) (وہ)

اُمَّةٌ — {ا م م} باب (ن) سے مصدر واحد مونث (خبر) (جماعت، گروہ)

خَلَتْ — {خ ل و} باب (ن) خَلَا يَخْلُوْ خَلْوَةٌ (خَلْوَةٌ۔ مصدر) سے ماضی معروف۔ واحد مؤنث غائب۔ ھِیَ ضمیر مونث۔ اس کا فاعل جو کہ اُمَّةٌ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ (گزر گئی، چلی گئی)

كَسَبَتْ — {ک س ب} باب (ض) سے فعل ماضی معروف۔ واحد مؤنث غائب (اس (اُمت) نے کمایا/عمل کیا)

لَا تُسْئَلُوْنَ — {س ء ل} باب (ف) سے مضارع مجہول منفی، جمع مذکر مخاطب (نہ سوال کئے جاؤ تم)

كَانُوْا — {ک و ن} باب (ن) سے فعل ناقص، ماضی معروف، جمع مذکر، اس میں "ھُمْ" اس کا فاعل یا اسم ہے (وہ تھے)

يَعْمَلُوْنَ — {ع م ل} باب (س) سے مضارع معروف۔ جمع مذکر غائب (وہ عمل کرتے تھے)

قاعدہ: فعل مضارع پر "کَانَ" داخل کرنے سے فعل مضارع، فعل ماضی استمراری کے معنی میں ہوجاتا ہے۔

تفسیری نکات: یہودی اس بات پر فخر کرتے تھے کہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں وہ ہمیں عذاب سے بچا لیں گے۔ نیک اعمال کی ضرورت نہیں۔ اسی بناء پر وہ بداعمالیوں اور نافرمانیوں میں مبتلا ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس گندے عقیدے کی جڑ کاٹ دی اور فرمایا: تِلْكَ اُمَّةٌ... الخ گزشتہ امتیں تو گزر گئیں وہ اپنے اپنے اعمال کی جواب دہ ہوں گی اور تمہارے اپنے اعمال کی جزا و سزا کے تم خود ذمہ دار ہو گے، تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى

وَ	قَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى
اور	انہوں نے کہا	ہو جاؤ تم	یہودی	یا	عیسائی
مستانفہ	فعل ماضی، جمع مذکر	فعل امر جمع مذکر + اسم	خبر کَانَ ۔معطوف علیہ	عاطفہ	معطوف

تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ

تَهْتَدُوْا	قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ	اِبْرٰهٖمَ
تم ہدایت پا جاؤ گے	کہہ دو	بلکہ	طریقہ	ابراہیم علیہ السلام کا
مضارع۔ جمع مذکر مخاطب (مجزوم)	فعل امر واحد	حرف اضراب	مفعول بہ/مضاف	(غیر منصرف) مضاف الیہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَنِيفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ {135}

الْمُشْرِكِيْنَ	مِنَ	كَانَ	مَا	وَ	حَنِيفًا
مشرکوں	سے	تھا وہ	نہیں	اور	جو یکسو ہو کر سیدھی راہ پر تھا
مجرور، اسم فاعل جمع مذکر	حرف جر	فعل ماضی ناقص ھُوَ ضمیر اسکا اسم	نافیہ	حالیہ	باب (س) حال

بامحاورہ ترجمہ: انہوں نے (یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں سے) کہا کہ تم یہودی یا عیسائی بن جاؤ تو تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے (تو اللہ نے فرمایا) (اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ فرما دیں کہ ہدایت یافتہ تب ہو گے جب ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر چلو گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہونے والا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

لغوی نکات:

كُوْنُوْا {ک و ن} باب (ن) سے فعل امر جمع مذکر مخاطب۔ کونوا میں جمع کی واؤ (اسم) ہے اور ھودًا اور نصاریٰ اسکی خبر ہے (ہو جاؤ تم)

تَهْتَدُوْا {ہ د ی} باب (افتعال) سے فعل مضارع معروف۔ جمع مذکر مخاطب۔ اصل میں "تَهْتَدُوْنَ" تھا، فعل امر "كُوْنُوْا" کا جواب امر ہونے کی وجہ سے "ن" گر گیا (ہدایت پا جاؤ گے تم)

بَلْ یہ حرفِ اضراب ہے یعنی اس سے پہلی بات کی نفی اور بعد والی چیز کا اثبات مقصود ہوتا ہے (بلکہ)

مِلَّةَ {م ل ل} یہ واحد ہے اس کی جمع "مِلَلٌ" ہے یہ فعل محذوف "نَتَّبِعُ" فعل مضارع جمع متکلم کا مفعول ہے۔ یعنی آیت کا مفہوم اس طرح ہے "بَلْ نَتَّبِعُ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ" (بلکہ ہم اتباع کرتے ہیں) ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی۔

حَنِيْفًا {ح ن ف} باب (س) سے "فَعِيْلٌ" کے وزن پر صفت مشبہ ہے اور یہ "اِبْرَاهِيْمُ" سے حال ہے (یکسو ہو جانے والا)

الْمُشْرِكِيْنَ {ش ر ک} باب (افعال) سے اسم الفاعل جمع مذکر سالم، حالت جر (شرک کرنے والے)

تفسیری نکات: یہود و نصاریٰ ہر ایک اپنے آپکو ابراہیم علیہ السلام کا متبع اور ہدایت یافتہ گردانتے تھے اور ہر ایک ابراہیم علیہ السلام کو اپنے مذہب کا بانی سمجھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نفی فرما دی کہ یہودیت و نصرانیت تو بعد کی پیداوار ہے۔ ابراہیم علیہ السلام اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ نیز ابراہیم علیہ السلام یکسو ہو کر ایک رب کی طرف متوجہ ہونے والے تھے۔ وہ شرک نہ کرتے تھے اور تم شرک کرتے ہو۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ

وَ	اِلَيْ + نَا	اُنْزِلَ	مَآ	وَ	بِ + اللّٰهِ	اٰمَنَّا	قُوْلُوْٓا
اور	طرف + ہماری	اتارا گیا	جو	اور	ساتھ + اللہ (کے)	ہم ایمان لائے	تم کہو
عاطفہ	جار + مجرور	ماضی مجہول	موصولہ	عاطفہ	جار + مجرور	فعل ماضی جمع متکلم	فعل امر/جمع مذکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ

اِسْحٰقَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِبْرٰهٖمَ	اِلٰٓى	اُنْزِلَ	مَآ
اسحاق علیہ السلام	اور	اسماعیل علیہ السلام	اور	ابراہیم علیہ السلام (کی)	طرف	اتارا گیا	جو
معطوف	عاطفہ	معطوف	عاطفہ	مجرور، معطوف علیہ	جار	ماضی مجہول	موصولہ

وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ

وَ	مُوْسٰى	اُوْتِيَ	مَآ	وَ	الْاَسْبَاطِ	وَ	يَعْقُوْبَ	وَ
اور	موسیٰ علیہ السلام	دیئے گئے	جو	اور	اولاد (ان کی)	اور	یعقوب علیہ السلام	اور
عاطفہ	نائب فاعل، معطوف علیہ	ماضی مجہول واحد	موصولہ	عاطفہ	معطوف	عاطفہ	معطوف	عاطفہ

عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا

لَا	رَبِّ + هِمْ	مِنْ	النَّبِيُّوْنَ	اُوْتِيَ	مَآ	وَ	عِيْسٰى
نہیں	رب + ان کے	سے	انبیاء علیہم السلام	دیئے گئے	جو	اور	عیسیٰ علیہ السلام
نافیہ	مضاف+مضاف الیہ مجرور	حرفِ جر	نائب فاعل	ماضی مجہول	موصولہ	عاطفہ	معطوف

نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ {136}

مُسْلِمُوْنَ	لَ + هٗ	نَحْنُ	وَ	مِنْ + هُمْ	اَحَدٍ	بَيْنَ	نُفَرِّقُ
فرمانبردار ہیں	کے لئے+اس	ہم	اور	سے + اُن	کسی کے	درمیان	فرق کرتے ہم
خبر، اسم فاعل جمع	جار + مجرور	مبتدا	عاطفہ	حرفِ جر + مجرور	مضاف الیہ	مضاف	مضارع، جمع متکلم (فاعل)

بامحاورہ ترجمہ: تم کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جو ہماری طرف اتارا گیا (قرآن) اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولادوں پر اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور ہم اس (اللہ) کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔

لغوی نکات:

قُوْلُوْٓا — {ق و ل} باب (ن) سے فعل امر، جمع مذکر (کہو تم اے لوگو)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اٰمَنَّا {ء م ن} باب (افعال) سے ماضی جمع متکلم "اٰمَنْنَا" "ن" "ن" کا "ن" میں ادغام کیا ہے (ہم ایمان لائے)

اُنْزِلَ {ن ز ل} باب (افعال) سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب (اتارا گیا)

یَعْقُوْبَ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے "ب" پر زبر ہے جبکہ حالت جر ہونے سے زیر ہونی چاہئے تھی۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسحاق علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ان کا لقب اسرائیل تھا۔

الْاَسْبَاطِ {س ب ط} "سِبْطٌ" کی جمع "اَسْبَاطِ" ہے، حالت جر میں ہے (ایک دادے کی اولاد)

اُوْتِیَ {ء ت ی} باب (افعال) سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب (دیئے گئے)

النَّبِیُّوْنَ {ن ب ء} نبی کی جمع سالم "النَّبِیُّوْنَ" ہے۔ حالت رفع ہے۔ "اُوْتِیَ" کا نائب فاعل ہے (انبیاء علیہم السلام)

لَا نُفَرِّقُ {ف ر ق} باب تفعیل سے مضارع جمع متکلم، شروع میں لا نافیہ ہے (ہم فرق نہیں کرتے)

بَیْنَ {ب ی ن} ظرف اور زبر پر مبنی ہے، لفظ "بَیْنَ" ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے۔ اگر اس کی اضافت "اَیْدِیْهِمْ" کی طرف ہو تو اس کا معنی آگے، سامنے، قریب ہوتا ہے جس طرح قرآن میں ہے "ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ" (الاعراف: 17/7) شیطان نے کہا کہ میں ان کے آگے سے آؤں گا۔ یہاں معنی "درمیان" ہے

نَحْنُ جمع متکلم کی ضمیر ہے، مبتدا مبنی ہے (ہم)

مُسْلِمُوْنَ {س ل م} باب افعال سے اسم الفاعل، جمع مذکر سالم، حالت رفع ہے کیونکہ خبر ہے (مطیع ہونے والے، اطاعت کرنے والے)

تفسیری نکات: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور سابقہ انبیاء علیہم السلام اور اُن پر اتاری ہوئی کتابوں کو مانتے ہوئے ان پر عمل کرتے ہیں۔ ہم یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں ہیں کہ بعض نبیوں کو مان لیا اور بعض سے انکار کردیا بلکہ ہم تو سبھی کو مانتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں اور ان کے درمیان تفریق نہیں کرتے، ہاں اللہ کے ہاں ان کے مراتب میں فرق ہے۔ جس طرح فرمایا: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ (البقرۃ: 253/2)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ

فَ + اِنْ	اٰمَنُوْا	بِ + مِثْلِ	مَآ	اٰمَنْتُمْ
تو + اگر	وہ ایمان لائیں	ساتھ + مانند	جو	تم ایمان لائے ہو
عاطفہ + حرف شرط	فعل ماضی جمع مذکر (فاعل)	حرف جر + مجرور	موصولہ	فعل ماضی، جمع مخاطب (فاعل)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ

بِ + هٖ	فَ + قَدِ	اهْتَدَوْا	وَ	اِنْ
ساتھ + اس کے	تو + یقیناً	ہدایت پا گئے وہ	اور	اگر
جار + مجرور	عاطفہ + حرف تحقیق	فعل ماضی جمع غائب (فاعل)	عاطفہ	حرف شرط

تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ

تَوَلَّوْا	فَ + اِنَّمَا	هُمْ	فِيْ	شِقَاقٍ
وہ پھر جائیں	تو + صرف	وہ	میں	بدبختی
فعل ماضی جمع مذکر غائب	جزائیہ + کلمہ حصر	ضمیر جمع غائب مبتدا	حرف جر	مجرور خبر

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ

فَ + سَ + يَكْفِيْ + كَ + هُمْ	اللّٰهُ	وَ	هُوَ
تو + عنقریب + کفایت کرے گا + تجھ کو + اُن کے بارے میں	اللہ تعالیٰ	اور	وہ
عاطفہ + حرف استقبال + مضارع + ضمیر منصوب مفعول 1 + ضمیر جمع مفعول 2	فاعل	عاطفہ	مبتدا

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ {137}

السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ
خوب سننے والا	خوب جاننے والا
خبر اول	خبر ثانی

بامحاورہ ترجمہ: اگر وہ (غیر مسلم) اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم (صحابہ کرام) ایمان لائے ہو تو پھر وہ ہدایت یافتہ سمجھے جائیں گے اور اگر وہ اس (کلمہ) سے اعراض کرلیں تو وہ بدبختی میں مبتلا ہوگئے ہیں (آپ گھبرائیں مت) عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو اُن کے مقابلہ میں کفایت کرے گا اور وہ بہت سننے والا، بہت جاننے والا ہے۔

لغوی نکات:

اٰمَنُوْا {أ م ن} باب افعال سے ماضی معروف/ جمع مذکر غائب (فاعل) (ایمان لائیں وہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِمِثْلِ "بِ" حرف جر ہے اور "مِثْلِ" مجرور ہے۔ یہ جار مجرور "اٰمَنُوْا" کے متعلق ہے (ساتھ، مثل، مانند)

اهْتَدَوْا {ہ د ی} باب (افتعال) سے ماضی معروف جمع مذکر غائب (فاعل)۔ اصل میں "اِهْتَدَيُوْا" تھا، تعلیل کے بعد "اِهْتَدَوْا" ہوگیا، (ہدایت پانا، صحیح راستہ پر چلنا)

تَوَلَّوْا {و ل ی} باب (تفعّل) سے ماضی معروف۔ جمع مذکر غائب۔ اصل میں "تَوَلَّيُوْا" تھا، تعلیل ہونے کے بعد "تَوَلَّوْا" رہ گیا (پھر جائیں وہ) (بات نہ مانیں)

فَاِنَّمَا "فَ" جزائیہ ہے اور "اِنَّمَا" کلمہ حصر ہے جس کا معنی (صرف، محض)

شِقَاقٍ {ش ق ق} باب (مفاعلہ) سے مصدر حالت جر ہے "شَاقَقَ يُشَاقِقُ" "شِقَاقٌ" (دوری، مخالفت، عداوت)

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ فَ جزائیہ ہے اور س حرف استقبال کیلئے ہے، "سَ" جب فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو مضارع کو مستقبل قریب کے معنی میں کردیتا ہے اور "يَكْفِيْ" {ك ف ی} باب (ض) "كَفٰى يَكْفِيْ" سے مضارع معروف۔ واحد مذکر غائب (کفایت کرے گا) وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) "اللّٰهُ" فاعل ہے جو بعد میں آیا ہے "+كَ"۔ ضمیر واحد مخاطب۔ مفعول نمبر 1 (آپ کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "هُمْ" ضمیر جمع مذکر غائب۔ مفعول نمبر 2 (ان کے بارے میں، مشرکوں کے بارے میں)

تفسیری نکات: اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے صحابہ کرام سے مخاطب ہوکر یہود و نصاریٰ اور دیگر غیر مسلمین کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم (صحابہ) ایمان لائے ہوتو پھر ان کے ایمان کا اعتبار ہوگا۔ اور وہ ہدایت یافتہ سمجھے جائیں گے اور اگر اس سے اعراض کرلیا تو یہ ان کی ہٹ دھرمی اور ضدی ہونے اور بدبختی کی بہت بڑی دلیل ہوگی۔ اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اُن کی مخالفت کی پروا نہ کریں، آپ اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں آپ کو کفایت کرے گا۔ وہ سب کچھ سن رہا اور سب کچھ خوب جانتا ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ

صِبْغَةَ	اللّٰهِ	وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	مِنَ
(لازم پکڑو) رنگ (دین) (کو)	اللہ کے	اور	کون	زیادہ اچھا ہے	سے
فعل محذوف (اِلْزَمُوْا) کا مفعول، مضاف	مضاف الیہ	عاطفہ	استفہامیہ مبتدا	اسم تفضیل خبر	حرف جار

اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ {138}

اللّٰهِ	صِبْغَةً	وَّ	نَحْنُ	لَ + هٗ	عٰبِدُوْنَ
اللہ تعالیٰ	رنگ (دین) میں	اور	ہم	کے لئے، کی + اس	عبادت کرنے والے ہیں
مجرور	تمیز	عاطفہ	مبتدا	جار + مجرور	اسم فاعل جمع مذکر۔ خبر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بامحاورہ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے رنگ (دین) کو (لازم پکڑو) اللہ تعالیٰ کے رنگ (دین) سے بہتر کس کا رنگ (دین) ہوسکتا ہے اور ہم اسی (اللہ) کی عبادت کرنے والے ہیں۔

لغوی نکات:

صِبۡغَةَ اللّٰهِ "صِبۡغَةَ" مضاف ہے اور "اللّٰهِ" مضاف الیہ ہے اور فعل محذوف اِلۡزَمُوۡا کا مفعول بنتا ہے (اللہ کے رنگ (دین) کو اختیار کرو۔ لازم پکڑو)

اَحۡسَنُ باب (ك) سے اسم تفضیل مرفوع۔ مَنۡ مبتدا کی خبر ہے (بہت زیادہ اچھا)

عٰبِدُوۡنَ {ع ب د} باب (ن) سے اسم فاعل جمع مذکر، حالت رفع نَحۡنُ مبتدا کی خبر ہے (عبادت کرنے والے)

تفسیری نکات: (صِبۡغَةَ اللّٰهِ) (اللہ تعالیٰ کے رنگ) سے مراد ہے، اس کے دین پر چلنا۔ اللہ کے دین کو اختیار کرنا۔ اس کے دین کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگ لو۔ یہودی، عیسائی اس طرح کرتے تھے کہ جو ان کے مذہب میں داخل ہوتا، اس کو غسل دیتے اور یہ سمجھتے کہ سابقہ گناہ سب دُھل گئے ہیں۔ یہ ان کا بدعقیدہ تھا۔ اصل کام اللہ تعالیٰ کی بندگی ہے اور اللہ کا دین سب سے عمدہ ہے، اسی کو اختیار کرنا چاہئے، باقی مذاہب تحریف کا شکار ہوچکے ہیں۔ اس لئے وہ قابل اعتماد نہیں رہے۔ صرف غسل سے کام نہیں بنتا بلکہ اللہ کے دین پر عمل کرنا چاہئے۔ اسلام میں داخل ہونے کے لئے بھی غسل واجب ہے لیکن ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔

قُلۡ اَتُحَآجُّوۡنَنَا فِى اللّٰهِ

قُلۡ	اَ	تُحَآجُّوۡنَ + نَا	فِىۡ	اللّٰهِ
کہہ دیجئے	کیا	تم جھگڑا کرتے ہو + ہم سے	میں/متعلق	اللہ تعالیٰ
فعل امر واحد مذکر	استفہام	فعل مضارع جمع مذکر مخاطب (فاعل) + مفعول	حرف جر	مجرور

وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ ۚ

وَ	هُوَ	رَبُّ + نَا	وَ	رَبُّ + كُمۡ
اور	وہ	رب ہے + ہمارا	اور	رب ہے + تمہارا
حالیہ	مبتدا	مضاف + مضاف الیہ/ خبر/ معطوف علیہ	عاطفہ	مضاف + مضاف الیہ معطوف

وَلَنَآ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ

وَ	لَ + نَا	اَعۡمَالُ + نَا	وَ	لَ + كُمۡ
اور	لئے + ہمارے	عمل + ہمارے	اور	لئے + تمہارے
عاطفہ	جار + مجرور (خبر مقدم)	مضاف + مضاف الیہ/ مبتدا موخر	عاطفہ	جار + مجرور (خبر مقدم)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَعۡمَالُكُمۡ ۚ وَنَحۡنُ لَهٗ مُخۡلِصُوۡنَ ۙ {139}

مُخۡلِصُوۡنَ	لَ + هٗ	نَحۡنُ	وَ	اَعۡمَالُ + كُمۡ
مخلص ہیں	کے لئے + اس	ہم	اور	اعمال + تمہارے
خبر۔ اسم فاعل جمع مذکر	جار + مجرور	مبتدا	عاطفہ	مضاف + مضاف الیہ / مبتدا موخر

بامحاورہ ترجمہ: (اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ فرمادیں) کیا (تم) ہم سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہ تو ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ ہمیں ہمارے عمل کام دیں گے اور تمہیں تمہارے عمل۔ ہم تو اسی (اللہ) کے لئے اخلاص رکھتے ہیں۔

لغوی نکات:

اَ — ہمزہ استفہام کے لئے ہے (کیا)

تُحَآجُّوۡنَنَا — {ح ج ج} باب مفاعلہ سے مضارع / جمع مذکر مخاطب (فاعل) اور نَا مفعول ہے (ایک دوسرے سے جھگڑا کرنا)

رَبُّنَا — (رَبُّ + نَا) باب (ن) سے مصدر، حالت رفع، نَا مضاف الیہ / هُوَ مبتدا کی خبر ہے۔ (ہمارا رب)

لَنَآ — لَ + نَا مرکب جاری، خبر مقدم ہے (ہمارے لئے)

اَعۡمَالُنَا — اَعۡمَالُ + نَا۔ مرکب اضافی / مبتدا موخر۔ (ہمارے عمل)

اَعۡمَالُكُمۡ — اَعۡمَالُ۔ عَمَلٌ کی جمع اَعۡمَالٌ ہے۔ مرکب اضافی یہ بھی مبتدا مؤخر اور اس سے پہلے لَكُمۡ خبر مقدم ہے (تمہارے عمل ہیں)

مُخۡلِصُوۡنَ — {خ ل ص} باب (افعال) سے اسم الفاعل، جمع مذکر، نَحۡنُ مبتدا کی خبر ہے عمل کو اللہ کے لئے خالص کرنے والے (کسی چیز کو ملاوٹ سے پاک وصاف رکھنا)

تفسیری نکات: ہر انسان کو اس کے اعمال ہی کام آئیں گے۔ رب تو وہ سب کا ہے ہمارا بھی اور تمہارا بھی۔ لیکن اعمال اپنے اپنے کام آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو مخلص ہوکر پکارنا چاہئے اور کتاب وسنت کے مطابق عمل کریں گے تو فائدہ وگرنہ نقصان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال (جو کتاب وسنت کے مطابق ہوں) کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ

اِسۡمٰعِيۡلَ	وَ	اِبۡرٰهٖمَ	اِنَّ	تَقُوۡلُوۡنَ	اَمۡ
اسماعیل علیہ السلام	اور	ابراہیم علیہ السلام	یقیناً	تم کہتے ہو	کیا
اِنَّ کا اسم۔ معطوف	عاطفہ	اِنَّ کا اسم۔ معطوف علیہ	حرف مشبہ بالفعل	مضارع۔ جمع مخاطب (فاعل)	حرف استفہام

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ إِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطَ كَانُوۡا

كَانُوۡا	الۡاَسۡبَاطَ	وَ	يَعۡقُوۡبَ	وَ	إِسۡحٰقَ	وَ
وہ تھے	اولادیں (ان کی)	اور	یعقوب علیہ السلام	اور	اسحاق علیہ السلام	اور
فعل ناقص + اسم	اِنَّ کا اسم معطوف	عاطفہ	اِنَّ کا اسم معطوف	عاطفہ	اِنَّ کا اسم ـ معطوف	عاطفہ

هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ

اَنۡتُمۡ	ءَ	قُلۡ	نَصٰرٰى	اَوۡ	هُوۡدًا
تم	کیا	کہہ دیجیے	عیسائی	یا	یہودی
ضمیر منفصل (مبتدا)	حرف استفہام	فعل امر	معطوف	عاطفہ	كَانُوۡا کی خبر/معطوف علیہ

اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ

مِنۡ + مَنۡ	اَظۡلَمُ	مَنۡ	وَ	اللّٰهُ	اَمِ	اَعۡلَمُ
اُس سے + جو	زیادہ ظالم ہے	کون	اور	اللہ تعالٰی	یا	زیادہ علم والے ہو
حرف جر + موصولہ	اسم تفضیل (خبر)	حرف استفہام (مبتدا)	عاطفہ	معطوف	عاطفہ	اسم تفضیل معطوف علیہ (خبر)

كَتَمَ شَهَادَةً عِنۡدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ

اللّٰهُ	مَا	وَ	اللّٰهِ	مِنَ	عِنۡدَ + هٗ	شَهَادَةً	كَتَمَ
اللہ تعالٰی	نہیں	اور	اللہ تعالٰی	سے	(جو) پاس (ہے) + اس کے	گواہی	چھپایا (اس نے)
اسم	نافیہ	عاطفہ	مجرور	حرف	ظرف مکان مضاف + مضاف الیہ	مفعول	ماضی

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ {140}

تَعۡمَلُوۡنَ	عَنۡ + مَا	بِ + غَافِلٍ
عمل کرتے ہو تم	اُس سے + جو	ساتھ + بے خبر
مضارع جمع مذکر حاضر	حرف جر + (موصولہ) مجرور	جار + مجرور (خبر)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بامحاورہ ترجمہ: اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ سے مخاطب ہے کہ تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق و یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولادیں یہ سب یہودی یا عیسائی تھے۔ تو آپ (اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کو فرما دیجئے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف سے گواہی کو چھپا لے اور اللہ تعالیٰ تو تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

لغوی نکات:

اَمْ — اَمْ حرف اضراب۔ کبھی یہ انکار کے لئے آتا ہے/اور کبھی بَلْ (لیکن) کے معنی میں آتا ہے۔ یہاں پہلا معنی ہے۔

تَقُوْلُوْنَ — {ق و ل} باب (ن) سے مضارع معروف، جمع مذکر مخاطب (تم کہتے ہو)

اِنَّ — حرف مشبہ بالفعل۔ آیت میں ابراہیم علیہ السلام اور دیگر جو انبیاء کے اسماء ہیں، وہ سب "اِنَّ" کے اسم ہیں۔

کَانُوْا — {ک و ن} باب (ن) سے ماضی معلوم جمع مذکر غائب، فعل ناقص اس کا اسم ھُمْ اِسی میں ہے اس کی خبر بعد میں ہے اور یہ جملہ بن کر اِنَّ کی خبر بنتی ہے (وہ تھے)

اَعْلَمُ — {ع ل م} باب (س) سے اسم تفضیل اَنْتُمْ مبتدا کی خبر ہے (بہت زیادہ علم والا)

اَظْلَمُ — {ظ ل م} باب (ض) سے اسم تفضیل مَنْ مبتدا کی خبر ہے (بہت زیادہ ظلم والا)

کَتَمَ — {ک ت م} باب (ن) سے ماضی معلوم۔ واحد مذکر غائب (چھپانا)

شَهَادَةً — {ش ہ د} باب (س) سے مصدر۔ "کَتَمَ" کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (گواہی)

بِغَافِلٍ — بِ + غَافِلٍ {غ ف ل} باب (ض) سے اسم الفاعل۔ واحد مذکر۔ حالت جر (بے خبر)

تَعْمَلُوْنَ — {ع م ل} باب (س) سے مضارع معلوم۔ جمع مذکر مخاطب (تم عمل کرتے ہو)

تفسیری نکات: یہود و نصاریٰ۔ سیدنا ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ یہودی یا عیسائی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سے کہو کہ اُنکے بارے میں تم کو زیادہ علم ہے یا اللہ تعالیٰ کو۔ (ظاہر ہے جس نے سب کو پیدا کیا اور کب پیدا کیا اسی کو زیادہ علم ہے حالانکہ پہلے گزر گیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام یہودیت و نصرانیت سے پہلے کے ہیں کیونکہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تو ابراہیم علیہ السلام کے کافی عرصہ بعد میں ہوئے بہرحال ان یہود و نصاریٰ کو تنبیہ کر دی گئی کہ) تمہارے اعمال سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں ہے۔ تمہیں تمہارے اعمال کی بات پوچھ گچھ ہوگی۔ نسبت سے کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ اپنے اپنے اعمال پر نجات و عذاب منحصر ہے۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ	خَلَتْ	لَ + هَا	مَا	كَسَبَتْ
وہ	اُمت	یقیناً	گزر گئی	لئے + اس کے	جو	اس نے کمایا
مبتدا	خبر	حرف تحقیق	فعل ماضی (فاعل)	جار + مجرور	اسم موصول	فعل ماضی (فاعل)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْـَٔلُونَ

تُسْـَٔلُونَ	لَا	وَ	كَسَبْتُمْ	مَّا	لَ+كُمْ	وَ
تم سوال کئے جاؤ گے	نہ	اور	تم نے کمایا	جو	لئے+تمہارے	اور
مضارع مجہول، جمع مذکر حاضر	نافیہ	عاطفہ	ماضی جمع مخاطب (أَنْتُمْ فاعل)	موصولہ (مبتدا مؤخر)	جار+مجرور (خبر مقدم)	عاطفہ

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿141﴾

يَعْمَلُونَ	كَانُوا	عَنْ+مَّا
وہ عمل کرتے	تھے وہ	(اس) سے+جو
مضارع جمع مذکر غائب بمعنی ماضی (كَانُوا کی خبر)	فعل ناقص (ماضی) + هُمْ اسم ہے	جار+(موصولہ) مجرور

بامحاورہ ترجمہ: (اے یہود و نصاریٰ) وہ (ابراہیم علیہ السلام وغیرہ) ایسی جماعت تھی جو گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام آئیں گے اور تمہیں ان کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

لغوی نکات:

تِلْكَ — اسم اشارہ (مؤنث) بعید کے لئے مبتدا۔ (وہ)

خَلَتْ — {خ ل و} باب (ن) سے ماضی معلوم۔ واحد مؤنث غائب هِيَ فاعل۔ خبر (گزر گئی)

كَسَبَتْ — {ک س ب} باب (ض) سے ماضی معلوم۔ واحد مؤنث غائب [اس (اُمت) نے کمایا]

مَّا كَسَبْتُمْ — مَا موصولہ ہے (جو) {ک س ب} باب (ض) سے ماضی معلوم۔ جمع مذکر مخاطب (تم نے جو عمل کمایا)

لَا تُسْـَٔلُونَ — {س ء ل} باب (ف) سے مضارع مجہول (منفی) جمع مذکر مخاطب (نہ سوال کیا جائے گا تم سے)

يَعْمَلُونَ — {ع م ل} باب (س) سے مضارع معلوم۔ جمع مذکر غائب (وہ عمل کرتے ہیں/ تھے)

تفسیری نکات: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سابقہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے ان کا زمانہ ختم ہو گیا وہ تو ایسے اعمال کرتے تھے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور حقیقت میں وہ کامیاب انسان تھے، باقی تمہارے اعمال اگر ان کی اتباع میں ہیں تو ٹھیک ہے۔ انسان کو اس کے اپنے اعمال کے متعلق سوال و جواب ہوگا، کسی دوسرے کے متعلق پوچھ گچھ نہ ہوگی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قرآن — اعراب

قصص القرآن

المكتبة الرحمانية
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی لغوی تشریح

سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جو پوری کائنات کا خالق ہے اور انگنت درود وسلام اللہ کے پیارے محبوب نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ پر جن پر اُس نے اپنا آخری پیغام قرآن مجید فرقان حمید نازل فرمایا تاکہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی کی طرف راہنمائی فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ (ابراہیم: 1/14) [الف۔ لام۔ را (اے پیغمبر، یہ قرآن) ایک کتاب ہے جسے ہم نے تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاؤ اس زبردست خوبیوں والے (اللہ) کی راہ کی طرف]

اہل عرب کی زبان عربی تھی اور اللہ رب العزت نے قرآن مجید بھی عربی میں ہی نازل فرمایا تاکہ اللہ کا کلام سمجھنے میں مشکل پیش نہ آئے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (یوسف: 2/12) [یقیناً ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو]

برصغیر پاک وہند میں اکثر وبیشتر مسلمان قرآن مجید کو صرف ثواب حاصل کرنے کے لئے پڑھتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کو بغیر سمجھے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ہر ہر حرف کے بدلے نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ سوچنا یہ ہے کہ کیا بغیر سمجھے قرآن مجید پڑھنے سے اس کے نزول کا مقصد حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ پاک کتاب انسانیت کے لئے قیامت تک ایک ضابطہ حیات ہے اور بغیر سوچے سمجھے پڑھنے سے انسان اس ضابطے پر عمل پیرا نہیں ہوسکتا۔

عربوں کے علاوہ عجمی لوگوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھنے کیلئے عربی زبان سیکھنا پڑتی ہے اور عربی زبان اس وقت تک سمجھ نہیں آئے گی جب تک عربی کے ابتدائی قواعد سیکھ کر براہ راست قرآن مجید کا مفہوم سمجھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہید ؒ نے اکتوبر 1995ء میں قرآن مجید کا فہم عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے فہم قرآن کورس (بلامعاوضہ) کا آغاز کیا، اس کورس میں ہر وہ شخص حصہ لے سکتا ہے جو صرف عربی اور اردو پڑھ سکتا ہو۔ اس کورس کو اللہ تعالیٰ نے بہت مقبول کیا اب تک ایک معمولی پڑھے لکھے آدمی سے لے کر ڈاکٹر، وکلا اور انجینئر تک کے ہزاروں لوگ استفادہ کر چکے ہیں۔

پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہید ؒ نے سب سے پہلے 1996ء میں ایک مختصر سلیبس مرتب کیا جسے "تیسیر القرآن" کے نام سے شائع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہی "تیسیر القرآن لیکچرز" کے نام سے ایک سی ڈی (CD) اپنی ہی آواز میں تیار کروائی تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ تیسیر القرآن کی ایک گائیڈ بک تیار کی جائے۔ ان کی شہادت کے بعد ان کی خواہش کو فہم قرآن انسٹیٹیوٹ ٹرسٹ کی انتظامیہ نے فروری 2007ء میں عملی جامہ پہنایا اور شرح تیسیر القرآن کے نام سے ایک گائیڈ بک شائع کی جس سے فہم قرآن کے طلبہ بھرپور استفادہ کر رہے ہیں اور قرآن مجید کا ترجمہ سمجھنے میں بہت آسانی ہوگئی ہے۔

پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہید ؒ نے قرآن فہمی کا پیغام گھر گھر پہنچانے کیلئے ستمبر 1999ء میں ماہنامہ "مجلہ فہم قرآن" کا آغاز کیا جو تادم تحریر نہایت خوش اسلوبی سے مسلسل شائع ہو رہا ہے جس میں شرح تیسیر القرآن، قرآن مجید کی لغوی تشریح، تیسیر القرآن ڈکشنری، لغۃ القرآن اور دیگر فرقہ واریت سے پاک خالص توحید ورسالت پر مبنی مضامین ہر ماہ قسط وار تسلسل سے شائع ہو رہے ہیں۔

"مجلہ فہم قرآن" کی اشاعت کے بعد فہم قرآن کے طلبا نے مشورہ دیا کہ قرآن فہمی سے متعلق سلسلوں کو کتابی شکل دی جائے۔ لہٰذا فہم قرآن انسٹیٹیوٹ ٹرسٹ کی انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ "تیسیر القرآن" اور "شرح تیسیر القرآن" کے فوراً بعد جتنی جلد ممکن ہو سکے "قرآن مجید کی لغوی تشریح" کو ایک ایک پارہ کر کے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔

الحمدللہ! حافظ عبدالجبار مدنی صاحب نے پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہید ؒ کی شہادت کے بعد ان تینوں سلسلوں کو اللہ کی توفیق سے مکمل کرنے کی ذمہ داری اٹھائی اور "قرآن مجید کی لغوی تشریح" کا پہلا پارہ مکمل کر کے دوسرے پارے پر کام شروع کر دیا ہے۔

فہم قرآن کورس کو مزید آسان بنانے کیلئے انتظامیہ فہم قرآن انسٹیٹیوٹ ٹرسٹ کثیر سرمائے سے تیسیر القرآن لیکچرز کی ڈی وی ڈی (DVD) کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ جس کا تین چوتھائی کام مکمل ہو چکا ہے جس سے فہم قرآن کورس آسان سے آسان تر ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو قرآن کا فہم حاصل کر کے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ابو عاصم مرزا رحمت بیگ
فہم قرآن انسٹیٹیوٹ ٹرسٹ

ISBN 978-969-8738-11-2
9 789698 738112

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
ولایت سنز (پبلشرز) محمدی ہاؤس، 14-ایبٹ روڈ لاہور۔ 54000 پاکستان
فون: 514 11 363 042-363 11 513 فیکس: 042-363 11 512
ای میل walayatsons@yahoo.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"